لاصلوة الا بحضور القلب

صلوٰۃ حضوری

بزرگان دین کی نماز سے محبت

مؤلف

ابن الصدیق محمد حضور بخش صدیقی مجددی











صلوٰۃ حضوری

بزرگان دین کی نماز سے محبت



مؤلف

فقیر ابن الصدیق محمد حضور بخش نقشبندی مجددی

سجادہ نشین

درگاہ مسکین پور شریف نزد شہداد کوٹ

نام کتاب: **صلٰوۃ حضوری** ۔بزرگان دین کی نماز سے محبت

مؤلف: فقیر ابن صدیق محمد حضور بخش صدیقی غفاری
مجددی نقشبندی دامت برکاتہم العالیہ

ناشر: درگاہ مسکین پور شریف نزد مستوئی شاخ تحصیل میرو خان ضلع قمبر شہداد کوٹ، سندھ، پاکستان

طباعت: بار اول 27 محرم الحرام سنہ 1433ھ۔ 23-12-2011

کمپوزنگ: فقیر شعیب احمد حضوری مسکین پوری

ٹائیٹل: کپتان ابڑو

قیمت: 300روپے

تعداد: ایک ہزار 1000

پرنٹر: عریبہ پبلیکیشنز، کراچی 0336-3559905، 0300-2152634

کتاب خریدنے کے پتے

1۔ دارالعلوم جامعہ صدیقیہ غفاریہ، درگاہ مسکین پور شریف نزد مستوئی شاخ تحصیل میرو خان ضلع قمبر شہداد کوٹ، سندھ، پاکستان۔
2۔ خانقاہ احسن پور شریف نزد سری روڈ سپرہائے وے، 7نمبر چوکی تحصیل بولا خان ضلع جامشورو، سندھ، پاکستان
3۔ مکتبہ غوثیہ بالمقابل مین گیٹ عسکری پارک، مین یونیورسٹی روڈ، کراچی
4۔ نورانی بک ڈپو، بندر روڈ لاڑکانہ، سندھ، پاکستان
5۔ حضوری فوٹو اسٹیٹ، پی۔سی۔او، جروار مارکیٹ، شہداد کوٹ، سندھ، پاکستان

رابطہ کے لئے

03337504458-03337503426-03342010260

انتساب

یہ فقیر صدیقی اس کاوش کو مرشدی و مربی حضرت خواجہ قبلہ غلام صدیق غفاری مجددی نقشبندی قدس سرہ کی طرف منسوب کر رہا ہوں جن کی تعلیمات اور صحبت کی فیوضات سے غافل ذاکر، جاہل عالم، ناقص کامل، اور کامل مکمل بن گئے۔

یہ فقیر صدیقی کہتا ہے کہ اے مرشدی و مربی خواجہ مسکین پوری قدس سرہ:

صد سال سفر کردم عاشق نہ شدم، یک بار ترا دیدم دیوانہ شدم

اے میرے مرشد کریم قدس سرہ میں نے سَو سال سفر کیا عاشق نہ بن سکا۔ ایک بار آپ کی زیارت نصیب ہوئی تو میں مست بنا۔

در دیوار من آئینہ شد از کثرت شوق
ہر کجا می نگرم روئے ترا می بینم

اے مرشدی و مربی قدس سرہ تیری زیارت کی کثرت شوق کی وجہ سے تمام دروازے اور دیوار میرے لیے آئینہ بنی ہوئیں ہیں۔ اب کہیں بھی نظر کرتا ہوں تیرا چہرہ ہی دیکھتا ہوں۔

ندانندم چہ فسوں کردہ کہ می بینم
زماں زماں بتو مائل نفس نفس مشتاق

اے مرشدی و مربی قدس سرہ یہ فقیر تو ازل سے ہی آپ کی طرف مائل اور آپ کا مشتاق ہے۔ لیکن زمانہ والوں کے متعلق یہ جاننا چاہتا ہے کہ آپ نے ان کو کیا پھونک دی ہے کہ تمام زمانے والے آپ کی طرف متوجہ اور آپ ہی کے مشتاق ہیں۔

تقریظ

پیر طریقت حضرت عبدالغفارجان غفاری
المعروف پیر مٹھا ثانی مدظلہ العالیہ
سجادہ نشین درگاہ عالیہ رحمت پور شریف لاڑکانہ

الحمدللہ بفضل خدا فقیر محمد حضور بخش نقشبندی نے جو کتاب بزرگان دین کی نماز کے بارے میں لکھی ہے نہایت ہی عمدہ اور قابل ستائش کاوش ہے ناظرین غور فرمایئے کہ کس طرح تابعین، تبع تابعین اور دیگر بزرگان دین نے اپنی زندگی مالک رب العزت کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے شب وروز رکوع اور سجدہ میں گذاری ہے۔ یہ باتیں ہمارے لیے مشعل راہ ہیں۔ نماز کے بغیر مالک رب العزت کی خوشنودی اور ذکر الٰہی میں لذت حاصل نہ ہوگی اس لیے ہمیں چاہیے کہ آقاعلیہ الصلاۃ وسلام اور بزرگان دین کے نقش قدم پر چلتے ہوئے نماز کی پابندی کریں اور اللہ تعالیٰ راقم محمد حضور بخش صدیقی نقشبندی کو اس کار خیر میں دارین کی سعادت بخشے۔

آمین بجاہ رب العالمین

ایں دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد

الفقیر المحتشی حضرت عبدالغفار جان ثانی غفاری
آستانہ عالیہ رحمت پور شریف
لاڑکانہ

18 محرم 1433ھ

تقریظ

پیر طریقت صاحبزادہ محمد دیدہ دل غفاری نقشبندی مدظلہ العالیہ

سجادہ نشین درگاہ عالیہ غریب آباد شریف لاڑکانہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علیٰ سید المرسلین وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین امابعد:

ایک عجیب و غریب پر کشش کتاب "صلوٰۃ حضوری" کے مطالعہ کا شرف حاصل ہوا۔ ماشآء اللہ مصنف کتاب کی محنت قابل تعریف و تحسین ہے۔ کتاب میں مختلف اکابرین اور اولیاء و علماء کرام کی نماز کو جنہوں نے خشوع و خضوع سے پڑھی تھی بیان کیا گیا ہے۔ ایسے تمام واقعات تمام امت مسلمہ کے لئے مشعل راہ اور صراط مستقیم ہیں۔

ایسی کتاب لکھنے کی اشد ضرورت تھی جس کو صاحبزادہ سائیں محمد حضور بخش نے بڑی خوبصورت انداز میں جمع کر کے لکھا ہے۔ ہر مسلمان کو ایسی تحریر پڑھنی چاہیے تاکہ ایمان تازہ ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے مؤلف کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین

11-11-11

ناچیز دیدۂ دل غفاری طاہری

تقریظ

پیر طریقت خلیفہ سید غلام حسین شاہ بخاری غفاری مجددی نقشبندی مدظلہ العالیہ درگاہ عالیہ درگاہ حسین آباد شریف قمبر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی و نسلم وعلی رسولہ الکریم

محترم مولانا محمد حضور بخش نقشبندیہ عالیہ کے کتاب صلوٰۃ حضوری کو مصروفیت کی وجہ سے مختصر دیکھا۔ ماشاء اللہ کتاب بہت پیارے انداز میں لکھی گئی ہے۔ اس میں بہت خوبصورتی سے مختلف اولیاء اللہ بزرگان دین کے اعمال یعنی عبادت و ریاضت کو بیان کیا گیا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ ان نفوس قدسیہ کا گروہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کے ذوق و شوق میں ہمیشہ کمربستہ رہتے اور راتوں کو جاگ کر اپنے رب کے حضور عاجزی کرتے رہتے تھے۔ قرآن مجید کی تلاوت صلوٰۃ و سلام ان کی غذا تھی۔ امید کی جاتی ہے کہ قارئین کتاب کو پڑھ کر ان نفوس صالحین کی مشابہت میں عبادت و ریاضت کو اپنی غذا تصور کریں گے۔ اللہ تعالیٰ فاضل مصنف کو دین متین کا کام کرنے کی مزید ترقی عطا فرمائے اور اس سعی جمیل کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ۔

دعا گو

فقیر غلام حسین غفرلہ غفاریہ نقشبندیہ

تقریظ

پیر طریقت حضرت محمد طاہر بخشی غفاری مجددی نقشبندی المعروف سجن سائیں مدظلہ العالیہ سجادہ نشین درگاہ اللہ آباد کنڈیارو

نماز کا شمار اسلام کے بنیادی فرائض میں ہوتا ہے اور اس کی فضیلت و اہمیت سے ہر مسلمان بخوبی واقف ہے۔ ہمارے پیارے محترم جناب حضور بخش صدیقی صاحب نے بڑے مطالعہ اور عرق ریزی سے کام لے کر مختلف بزرگان دین کی نماز سے محبت اور ان اولیاء اللہ کی فرض، سنت و نوافل کی ادئیگی کے واقعات اپنے کتاب "صلوٰۃ حضوری" میں بمع حوالہ جات ذکر کیے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی اس کوشش کو اپنے حضور میں قبول فرمائے۔

محمد طاہر بخشی

درگاہ اللہ آباد شریف کنڈیارو

تقریظ

مفسر القرآن علامہ مولانا محمد ادریس ڈاہری مجددی نقشبندی مدظلہ العالیہ

سرپرست اعلیٰ دارالعلوم جامعہ عربیہ محمدیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

امابعد:

محترم المقام جناب عزت ماب سائیں حضور بخش نقشبندی مجددی غفاری زید عمرہ کی لکھی ہوئی کتاب "صلوٰۃ حضوری" بزرگان دین کی نماز سے محبت کے مختلف مقامات نظر سے گذرے الحمدللہ بہت اچھا کام ہے اور آپ کی یہ محنت نہایت تحسین اور تعریف کے قابل ہے۔ جزاہ اللہ خیرا۔ اس گنہگار کی دلی دعا ہے کہ اللہ عزوجل آپ کی تصنیف اور تالیف کی شوق میں ترقی پیدا فرمائے اور آپ کو مزید ہمت فرمانے کے ساتھ آپ کی یہ خدمت قبول اور منظور فرمائے۔ آمین یا رب العالمین بوسیلۃ حبیبك الامین علیہ و علیٰ آلہ و صحبہ الصلوٰۃ و السلام الی یوم الدین۔

الفقیر محمد ادریس ڈاہری عفی عنہ

3 محرم الحرام 1433ھ



JAMIA ISLAMIA
MADINATUL ULOOM
UNDER THE MANAGEMENT OF JAMIA ABI HANIFA
(TRUST) BLOCK 15 GULISTAN-E-JOHAR KARACHI
TEL: ~~8119190~~ 34619190 —



جامعہ اسلامیہ مدینۃ العلوم
زیرِ اہتمام: جامعہ ابی حنیفہ (ٹرسٹ) بلاک نمبر 15 گلستان جوہر، کراچی

تقریظ

حضرت مولانا مفتی محمد رفیق حسنی مدظلہ العالیہ
مہتمم جامعہ مدینۃ السلام گلستان جوہر کراچی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

محترم المقام حضرت مولانا محمد حضور بخش نقشبندی مجددی کی تصنیف "صلوٰۃ حضوری" کا بعض مقامات سے مطالعہ کیا آپ نے سلف صالحین کی نمازوں کی کیفیت اور خشوع اور خضوع کے متعلق معلومات جمع کر کے ہم عصر مسلمانوں کو ترغیب دینے کی کوشش فرمائی ہے کہ حقیقت میں نماز وہی نماز ہے جس میں خشوع و خضوع ہو اور غفلت سے پڑھی گئی نماز کا شاید اللہ تعالیٰ کے نزدیک شمار نہ ہو۔ آج عوام سے لیکر خواص تک نماز غفلت کی کیفیت میں ادا کر رہے ہیں الا ماشاء اللہ لہذا کوشش ہونی چاہیئے کہ ہماری نمازیں اسلاف کے طریقہ پر ہوں۔ اللہ تعالیٰ موصوف کو اجر عظیم عطا فرمائے۔ آمین۔

خادم مدینۃ العلوم محمد رفیق حسنی عفی عنہ
جامعہ مدینۃ الاسلام گلستان جوہر

30 محرم الحرام 1433ھ

26 دسمبر 2011




JAMIA GHOUSIA RIZWIA TRUST SUKKUR PAKISTAN Tel: 071-5625572 Fax: 071-5620062



باغ حیات علی شاہ سکھر

جامعہ غوثیہ رضویہ ٹرسٹ

بانی مفتی اعظم ابوالخیر مفتی محمد حسین قادری رضوی نوری برکاتی رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ 28-11-01

حوالہ نمبر ______

تقریظ

حضرت مولانا مفتی محمد ابراہیم القادری مدظلہ العالیہ
مہتمم و مدرس اعلیٰ جامعہ غوثیہ رضویہ سکھر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آپ کی پیش نظر کتاب "صلوٰۃ حضوری" (بزرگان دین کی نماز سے محبت) مؤلف جناب پیر طریقت مولانا محمد حضور بخش نقشبندی زید مجدہم سجادہ نشین درگاہ مسکین پور شریف نزد شہداد کوٹ ایک اچھوتے موضوع پر عمدہ اور دلچسپ کتاب ہے۔ مجھے امید ہے کہ مسلمان اس کتاب سے استفادہ کرکے اپنے اندر نماز کا سچا ذوق و شوق پیدا کرنے کا سامان کرینگے۔

اللہ تعالیٰ اس کتاب کے ذریعے اپنی مخلوق کو نفع پہنچائے اور مؤلف زید مجدہ کو اسکا اجر عطا فرمائے اور مزید زور قلم و وسعت مطالعہ عطا فرمائے۔ آمین

فقط

مفتی محمد ابراہیم القادری

خادم جامعہ غوثیہ رضویہ سکھر

تقریظ

پیر طریقت حضرت محمد کرم اللہ الٰہی غفاری مجددی نقشبندی المعروف دلبر سائیں مد ظلہ العالیہ سجادہ نشین درگاہ فضل آباد شریف ماتلی

الحمد للہ الذی جعل الصلاۃ معراج المؤمنین و اعراج العارفین والصلاۃ والسلام علیٰ خاتم النبیین و سید المرسلین وعلیٰ آلہ و صحبہ الغر المیامین الذین کانوا فی صلاتھم خاشعین و من تبعھم باحسان الی یوم الدین۔ اما بعد:

نماز صالحین کی سیرت، عارفین کی علامت اور واصلین کی زینت ہے۔ نماز بندے کو مولیٰ سے ملاتی ہے، مقام غیبوبیت سے مقام حضور تک پہنچاتی ہے۔ خشوع و خضوع سے ادا کی جانے والی نماز دلوں کے زنگ دھو ڈالتی ہے اور بندے کو درجہ احسان پر پہنچاتی ہے جس کے لئے سرور عالم ﷺ نے فرمایا ہے:

ان تعبد اللہ کانک تراہ (بخاری و مسلم)

اللہ کی عبادت اس طرح کرو گویا تم اسے دیکھ رہے ہو۔

عرفاء فرماتے ہیں کہ قرب الٰہی کے تین مدارج ہیں:

قرب فرائض، قرب نوافل، الجمع بین القربین

یہ وہ مقامات ہیں جو بندے کو مقام محبوبیت اور مقام رضا تک پہنچاتے ہیں اور ان کا حصول نماز سے ہی میسر ہوتا ہے۔ فرائض کے بدل کوئی عبادت نہیں نوافل بعد کو قرب میں بدل دیتے ہیں۔ خصوصاً شب کی نماز تہجد وہ سر من الاسرار اور نور من الانوار ہے۔

نماز میں اپنے قلب کو اس طرح حاضر کرے جس طرح قالب کو حاضر کیا ہے تو اس نماز کو نماز حضوری کہتے ہیں۔ یہی وہ نماز حضوری ہے جس کے ذریعے عبد

اپنے معبود کا مقرب بن جاتا ہے۔ نماز حضوری میں ذکر بھی ہے فکر بھی ہے، مراقبہ بھی ہے مجاہدہ بھی ہے۔ ایسی نماز کی برکات سے اصلاح نفس ہوتی ہے۔ فحشاء اور منکرات سے نجات ملتی ہے۔ جن خوش نصیب بندوں نے نماز حضوری کی لذت پالی وہ ساری ساری رات نماز پڑھتے رہے مگر ان کا جی نہیں بھرا۔

فاضل جلیل عالم نبیل حضرت صاحبزادہ حضور بخش زیدہ مجدہ، اللہ کریم ان کے علم و عمل اور فیض: میں مزید برکتیں نازل فرمائے۔ آپ نے اس کتاب میں اولیاء کاملین، صالحین، عارفین، مجتہدین کی نماز حضوری کے واقعات کو جمع فرمایا ہے جن کے پڑھنے سے دلوں کو تسکین ملتی ہے اور نماز کی اہمیت و افادیت اوس اس کے اثرات و ثمرات اور فوائد و فرائد پر آگاہی، لتی ہے۔ ہر قاری کے قلب و باطن میں خواہشات مچلتی ہیں کہ اے کاش! اسے بھی نماز حضوری نصیب ہو جائے۔

حضرت صاحبزادہ مدظلہ کی تالیف لطیف غافلوں کو بیدار کرے گی خفتہ دلوں کو حضوری بنائے گی۔ آپ نے بہت بڑی محنت و عرق ریزی اور جانفشانی سے یہ کتاب لکھ کر جماعت اہلسنت پر احسان فرمایا ہے۔

سب بڑی پر مسرت بات یہ کہ غفاری سلسلہ کے اکابرین نے امت کی رہبری اور رہنمائی کے لئے جو کاوشیں کیں اور کر رہے ہیں وہ قابل ستائش ہین۔ حضرت صاحبزادہ صاحب نے ان کتب تعلیم و تربیت میں ایک حسین اضافہ فرمایا ہے۔

فجزاہ اللہ خیرا الجزاء

اللہ کرے زور قلم اور بڑھتا رہے،

ایں دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد

فقیر کرم اللہ قادری نقشبندی

خادم خانقاہ عالیہ فضل آباد شریف ماتلی

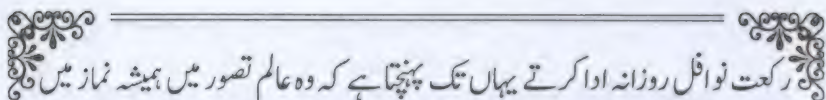
تقریظ

پیر طریقت حضرت خلیل احمد جان نقشبندی اشرفی ازہری مدظلہ العالیہ

سجادہ نشین درگاہ ویہڑ شریف بھان سعید آباد

الحمد للہ الذی جعل الصلوٰۃ معراج المؤمنین ○ والصلوٰۃ والسلام علی امام الانبیاء والمرسلین ○ سیدنا ونبینا محمد قائد الغر المحجلین ○ وعلیٰ الہ واصحابہ الذین اقاموا الصلوٰۃ فی السراء والضراء بالخشوع والخضوع حتیٰ اتاھم الیقین ○ وعلی الذین یبیتون لرھم سجدا وقیاما وقاموا للہ قانتین ○ اما بعد:

نماز افضل العبادات ہے کیوں کہ اس میں مؤمن کا قلب اور قالب مصروف ذکر رہتے ہیں۔ یہی معبود بالحق جل وعلا کے حریم قدس تک پہنچنے کا وسیلہ ہے اسی لیے نماز کو مؤمن کی معراج قرار دیا گیا جو اس عبادت کی روحانی لذت سے آشنا ہوگئے وہ زندگی کا اکثر حصہ نماز میں گذارتے ہیں۔ ان کے لیے ساری رات کھڑا ہونا، پندرہ، بیس یا چالیس دن تک ایک ہی وضو میں رہنا بہت ہی آسان ہوتا ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا: وانہا لکبیرۃ الا علی الخاشعین(45) الذین یظنون انھم ملقو ربھم وانھم الیہ راجعون(46)(البقرہ) اور بیشک یہ گراں ہیں مگر (ان) عاجزوں پر ہرگز نہیں (جن کے دل محبت الٰہی سے خستہ اور خشیت الٰہی سے شکستہ ہیں (یہ وہ لوگ ہیں) جو یقین رکھتے ہیں کہ وہ اپنے رب سے ملاقات کرنے والے ہیں اور وہ اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے ہاں ایک اصطلاح ”دائمی نماز“ کی ہے، جس کا مفہوم ہے کہ اسی سلسلہ کے طالب کا یہ حال ہوتا ہے کہ وہ ابتدا میں تہجد، اوابین، اشراق، ضحیٰ اور زوال کے نوافل کی پابندی کرنے کے بعد پھر نفل لطیفہ اخفیٰ، صلوٰۃ الاستغفار، صلوٰۃ التسبیح، صلوٰۃ العاشقین اور مزید ایک سو



رکعت نوافل روزانہ ادا کرتے یہاں تک پہنچتا ہے کہ وہ عالم تصور میں ہمیشہ نماز میں رہتا ہے اور اقم الصلوٰۃ لذکری (سورۃ طه آیة 14) (نماز میری یاد میں قائم کر) کی زندہ تفسیر بن جاتا ہے۔ زیر نظر کتاب "صلوٰۃ حضوری" اسی غرض کو بہت ہی اجاگر کر رہی ہے۔ یہ کتاب سراسر محبت معبود بالحق اور عشق الٰہی میں لکھی گئی ہے۔ اس میں حضرات حضوری اور نفوس نور کے اقوال و افعال سے واضح کیا گیا ہے کہ وہ نماز سے کتنا پیار کرتے ہیں۔

اس کتاب میں ہر عبارت کا حوالہ بمع جلد اور صفحہ نمبر سے دیا گیا ہے اور بہت سے مقامات پر صرف ایک حوالہ پر اکتفاء نہیں کیا گیا بلکہ تین، تین، چار چار اور مزید حوالہ جات سے بھی محکم و مزین کیا گیا ہے اور یہ خوبی مولف کتاب ہذا پیر طریقت رہبر شریعت واقف اسرار حقیقت و معرفت حضرت علامہ محمد حضور بخش نقشبندی مجددی دام فیوضہ زیب سجاد آستانہ عالیہ مسکین پور شریف کے علم و عرفان کو ظاہر کر رہی ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں ان اولیاء و عرفاء کے نقش قدم پہ چلاتے ہوئے نماز سے محبت حتیٰ کہ کانک تراہ کی منزل پر پہنچائے اور مؤلف کتاب کو عمر دراز، صحت سلامت، علم و عرفان اور فیوض و برکات میں مزید ترقی عطا فرمائے۔

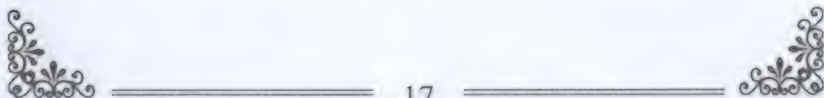
آمین بجاہ الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علیٰ الہ و اصحبہ و اتباعہ اجمعین

الفقیر ابو المعروف خلیل احمد جان

النقشبندی الاشرفی الازہری عفا عنہ المنان

11 محرم الحرام سنہ 1433ھ

7 دسمبر 2011ع بروز بدھ



تقریظ

پیر طریقت حضرت منظور احمد مشوری مدظلہ العالیہ

درگاہ مشوری شریف لاڑکانہ

قابل احترام پیر طریقت رہبر شریعت حضرت قبلہ جناب فقیر محمد حضور بخش غفاری نقشبندی سجادہ نشین درگاہ مسکین پور شریف نزد شہداد کوٹ نے بہت عرق ریزی اور شب و روز کی محنت سے بزرگان دین کی نماز کے متعلق وافر حکایات کثیر کتب سے چن کر اپنی کتاب صلاۃ حضوری میں جمع کیے ہیں۔ جو کہ قابل تعریف اور پسندیدہ ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ مؤلف کی محنت کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور انہیں اجر عظیم عطا فرمائے اور ہمہ امت مسلمہ کو نماز ادا کرنے کی پابندی نصیب فرمائے۔ آمین

دعا طلب، دعا گو

حافظ منظور احمد مشوری

درگاہ مشوری شریف لاڑکانہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

FAQIR ABDUL KHALIQ QADRI
Sajada Nashin Khanka Alia Qadria
Bhurchoondi Sharif
Markzi Ameer Markzi Jamat
Ahale-e-sunat Pakistan
Daharki Distt: Ghotki
Date: ______



فقیر عبدالخالق قادری سجادہ نشین
خانقاہ عالیہ قادریہ بھرچونڈی شریف ڈہرکی
مرکزی امیر مرکزی جماعت اہلسنت پاکستان
Ph: 0723-641466

تقریظ

پیر طریقت حضرت عبدالخالق قادری مدظلہ العالیہ
سجادہ نشین و مرکزی امیر جماعت اہلسنت پاکستان
خانقاہ عالیہ قادریہ بھرچونڈی شریف ڈہرکی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کتاب بنام صلوٰۃ حضوری کے مطالعہ کا شرف ملا الحمدللہ مؤلف کی عظیم کاوش ہے جنہوں نے بزرگوں کی نماز سے محبت کے متعلق بڑی تحقیق کے ساتھ عوام الناس کیلئے عظیم تحفہ مرتب کیا ہے اور انداز سادہ اور دلکش ہے۔ اللہ تعالیٰ انکی اس سعی جمیلہ کو حضور ﷺ کے طفیل اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور مؤلف زید مجدہ کو مزید دین متین کی خدمت کا شرف بخشے۔ آمین

2-12-11

فون نمبر 0761-513783
0721-2778
021-5831243

من دارالافتاء الشرعی
درگاہ عالیہ ہمایون شریف
ضلع و تحصیل شکارپور سندھ



تاریخ ۱۱ ماہ محرم الحرام سنہ ۱۴۳۱ھ
مطابق
تاریخ ۲ ماہ ۱ سنہ ۲۰۱۰ء

تعریظ

پیر طریقت حضرت عبدالباقی ہمایونی مدظلہ العالیہ
سجادہ نشین درگاہ ہمایونی شریف شکارپور
علامہ مفتی غلام مصطفی مدظلہ العالیہ
مفتی و صدر مدرس دارالعلوم درگاہ عالیہ ہمایوں شریف

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

اما بعد:

کتاب صلوٰۃ حضوری مؤلف جناب فقیر ابن الصدیق محمد بخش نقشبندی مجددی کی نظر سے گذری۔ چند مقامات ملاحظہ کیے۔ بہت بڑی اچھی لکھی ہوئی ہے کہ کس بزرگ نے کس طریقے سے نماز ادا فرمائی ہے مؤلف ہر واقعہ کو حوالہ جات سے لکھا ہے یقیناً بڑی محنت اور کاوش فرمائی ہے۔ اس سے پہلے ایسی کتاب میرے خیال میں شاید بہت کم شایع ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ مؤلف ہذا کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین

فقیر عبدالباقی عفی اللہ عنہ — غلام مصطفیٰ اعفر عنہ

سجادہ نشین درگاہ ہمایوں شریف

صدر مدرس دارالعلوم
دارالعلوم درگاہ عالیہ ہمایوں شریف

۹۲/۷۸۶
جَامِعَہ رَاشِدِیَہ
درگاہ شریف حضرت پیر صاحب پاگارو پیر جو گوٹھ کنگری خیرپور میرس
0300-2686680 0243-610401
تاریخ: ۱۱ محرم الحرام ۱۴۳۳ھ 07-12-2011 حوالہ نمبر

تعریظ

حضرت مولانا دوست علی بروہی سکندری مدظلہ العالیہ
مدرس جامعہ راشدیہ درگاہ شریف پیر جو گوٹھ خیرپور میرس

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی و نسلم علیٰ حبیبہ الکریم و علیٰ آلہ و صحبہ اجمعین اما بعد:

نماز دین اسلام کا وہ اہم رکن ہے جسے میرے آقا اور مولا اللہ تعالیٰ کے محبوب ﷺ نے دین کی بنا اور اپنی آنکھوں کی ٹھنڈک کہا اور وہ عبادت جس میں بندہ اپنے رب تعالیٰ سے قریب تر ہو وہ نماز ہے۔ اسلئے نماز کو مؤمنین کا معراج کہا گیا کیونکہ وہ نماز کی حالت میں اپنے مالک رب تعالیٰ سے مناجات کرتا ہے اسی وجہ سے رحمۃ للعالمین ﷺ نماز سے بے پناہ محبت فرمائی اور نماز میں کھڑے ہونے کی وجہ سے پاؤں مبارک میں ورم آتا تھا اور امت کو بھی زیادہ سے زیادہ نماز کی تاکید فرمائی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور دیگر صلحاء امت کی بھی نماز سے وہ محبت تھی کہ پوری رات رکوع و سجدہ میں گذارتے تھے اور ایک رات میں پانچ سو اور ہزار رکعت پڑھتے تھے۔

پیر طریقت حضرت علامہ فقیر حضور بخش دامت برکاتہم العالیہ نے بہت محنت اور جانفشانی سے اپنی کتاب صلوٰۃ حضوری میں نماز کی محبت کی وہ جھلکیاں جمع کی ہیں کہ پڑھنے والے کیلئے اس میں ہدایت اور نصیحت ہے باری تعالیٰ انکی سعی جمیل کو قبول فرمائے اور امت کو اس سے مستفیض فرمائے آمین۔ بجاہ سید المرسلین ﷺ

فقیر دوست علی بروہی سکندری
مدرس جامعہ راشدیہ درگاہ شریف پیر جو گوٹھ خیرپور میرس

تقریظ

حضرت مولانا ابوالشرف محمد عمر خلجی قادری
مدرس ومفتی: رکن الاسلام جامعہ مجددیہ حیدرآباد

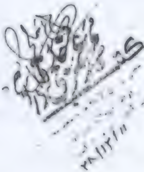
الحمد للہ رب العٰلمین والصلواۃ والسلام علیٰ خیر الخلق افضل البشر سید الانبیاء والمرسلین وعلیٰ الہ الطیبین واصحابہ انطاھرین وازواجہ المطھرات اجمعین

اللہ رب العزت نے جمیع مخلوق کو اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے۔ نماز رسول اللہ ﷺ کے آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔ عارف کے لئے وصال الٰہی کا ذریعہ ہے۔ مسلمان کو بے حیائی اور برائی سے بچانے والی، اخلاق وعادات کو سنوارنے والی ہے۔ جس کے ذریعے صلحاء امت عروج کی منزلیں طے کرتے ہوئے درجہ کمال پر فائز ہوئے۔

سلف صالحین کی نماز حضوری کی کیفیت کو مخدوم: مأمون صوفی باصفا حضرت مولانا ابن الصدیق حضور بخش نقشبندی مجددی زید مجدہ دامت برکاتہم العالیہ سجادہ نشین درگاہ مسکین پور شریف نے اپنی تالیف جلیل صلوۃ حضوری میں جمع کیا ہے۔

فاضل جلیل کی تالیف لطیف کا مسودہ بعض چیدہ چیدہ مقامات سے غور سے پڑھنے کا شرف حاصل ہوا عمدہ پایا۔ دور حاضر میں ایک اہم کارنامہ انجام دیا ہے کہ اکابرین امت کی شب بیداری کی کیفیت کو عوام الناس کے سامنے آشکارا کیا ہے کہ جسے پڑھ کر عوام وخواص، صالحین کے طریقہ خیر کو اپنائیں خاص طور عام سجادہ نشین جو محض مریدوں کے ساتھ مراقبہ اور ذکر کا حلقہ لگانا اپنے لئے درجہ کمال سمجھتے ہیں۔

اللہ رب العزت اس رسالہ شریفہ کو ترتیب وجیز بنائے اور راہ سلوک کے راہی کے لئے مشعل راہ بنائے اٰمین بجاہ سید المرسلین ﷺ۔



اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ

JAMIAT ULMA-E-TAHIRIA

جمعیت علمائے طاہریہ

مرکزی دفتر: درگاہ اللہ آباد شریف کنڈیارو ضلع نوشہرو فیروز ☎ 0242-449297

تقریظ

حضرت مولانا قاری محمد مسعود طاہری
خطیب جامع مسجد جنت الفردوس قاسم آباد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عزیز گرامی حضرت مولانا محمد حضور بخش نقشبندی مجددی کی تالیف کردہ کتاب مستطاب بنام "صلوٰۃ حضوری" کو پڑھنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ میں نے اس موضوع پر اب تک چھپنے والا لٹریچر گہری نظر سے دیکھا ہے اور میں بلا جھجک کہنے میں حق بجانب ہوں کہ ہمارے عزیز گرامی زیب سجادہ حضرت مولانا محمد حضور بخش نقشبندی مجددی مدظلہ کی یہ کتاب عمدہ مخلصانہ کامیاب سعی ثابت ہوگی جو کہ صاحب علم و عمل اور صاحب فہم و ادراک کیلئے بیحد مفید اور تاریکیوں میں بھٹکنے والوں کیلئے صراط مستقیم اور راہ ہدایت ثابت ہوگی۔

دعا ہے رَب کریم انکی اس کاوش کو شرف قبولیت بخشے اور اسے مسلمانوں کے لیے نافع بنائے۔ میری ہر سنی بھائی سے گذارش ہے کہ وہ اس طرح کی ہر عملی اور مفید کوشش کی قدر افزائی کریں اور ایسے نیک کاموں میں دست تعاون دراز کریں کیونکہ فرمان باری تعالی ہے۔

وتعاونوا علی البر والتقوی ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان

خاک پائے علماء حق

قاری محمد مسعود طاہری

(رجسٹرڈ) ملیر کراچی
دارُالعُلوم مُجدّدیہ نعیمیہ
بانی فقیہ العصر، شمس العلماء، بانی فقیہ العصر شمس العلماء
شیخ الحدیث مفتی اعظم سندھ الحاج
محمد عبداللہ نعیمی شہید
Darululoom
Mujaddadia
Naeemia
DMN
اہل سنت وجماعت کی عظیم دینی و روحانی درسگاہ

تقریظ

حضرت مولانا مفتی محمد جان نعیمی صاحب
دارالعلوم مجددیہ نعیمیہ ملیر پاکستان و امیر مرکزی
جماعت اہلسنت (سندھ) پاکستان

الحمد اللہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علی امام الانبیاء والمرسلین وعلی آلہ واصحابہ

اما بعد: محترم جناب پیر طریقت مولانا محمد حضور بخش صدیقی غفاری نقشبندی مجددی زید مجدہم کی تالیف "صلوٰۃ حضوری" کے چند اقتباسات نظر گذار ہوئے پڑھ کر قلبی مسرت ہوئی مصلین کے لئے بہتر نفع بخش اور مفید پایا اور اس موضوع پر مضامین کو محقق اور گراں مایہ پایا۔ امید کرتا ہوں کہ راہ گم گشتہ کیلئے چراغ راہ مستقیم اور ہدایت کا ذریعہ بنے گی صمیم قلب کے ساتھ دعا گو ہوں کہ اللہ بطفیل سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم اس کتاب کو مقبولیت عامہ و تامہ نصیب فرمائے اور قارئین کے لئے مشعل راہ وہدایت بنائے۔ اور مؤلف کے لئے سرمایہ آخرت۔ آمین

مفتی محمد جان نعیمی

شیخ الحدیث و مفتی دارالعلوم مجددیہ نعیمیہ ملیر پاکستان

وامیر مرکزی جماعت اہلسنت (سندھ) پاکستان

3صفر المظفر 1433ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مقدمہ

الحمد للہ الذی ذکر الصلاۃ فی القرآن الکریم کثیرا یامر عبادہ باداۂھا والقیام بھافقال سبحانہ و تعالیٰ الذین یؤمنون بالغیب و یقیمون الصلوٰۃ۔

والصلوٰۃ والسلام علیٰ سید الرسل الذی قال الصلوٰۃ قرۃ عینی و الصلوٰۃ معراج المؤمنین وعلیٰ اصحابہ الذین ھم علیٰ صلاتھم دآئمون و علی سائر الصالحین اجمعین۔

یہ فقیر، حقیر، خطادار، خاکسار، قصور وار، کمینہ روز گار ابن الصدیق محمد حضور بخش صدیقی غفاری مجددی نقشبندی ثبت اللہ قلبی علیٰ دینک مرشدنا، امامنا، و مقتدانا، وسیلتنا، وشفیعنافی دارین حضرت خواجہ قبلہ غلام صدیق غفاری مجددی نقشبندی قدس سرہ کے درگاہ عالی و متعالی کے ادنیٰ ترین خدام میں سے سال 1433ھ بتاریخ 20 محرم بروز جمعہ دارالعلوم جامعہ صدیقیہ درگاہ مسکین پور شریف نزد شہداد کوٹ تحصیل میرو خان ضلع قمبر شہداد کوٹ سندھ پاکستان میں اپنی عمر کے چھتیسویں سن میں عرض کرتا ہے کہ فقیر کو بارہا خیال آتا رہا کرتا تھا کہ نماز کے متعلق کوئی رسالہ لکھا جائے کیونکہ اسلام کی بنیادی چیز، اسلام کا دوسرا رکن، دین و دنیا کی کامیابی اور ولایت کے درجات پر پہنچنا نماز ادا کرنے پر ہی منحصر ہیں۔

اے طالب حضور الٰہی یہ خیال بارہا آنے کے بعد آخر چند واقعات بالخصوص تین واقعات فقیر راقم الحروف کو قلم اٹھانے اور لکھنے میں مددگار ثابت ہوئے۔ تین واقعات نقل کرنے سے پہلے چند آیات و احادیث وآثار و اقوال پیش کیے جاتے ہیں:

اے طالب حضور الٰہی! اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں مختلف اور کثرت

مقام پر نماز ادا کرنے کا حکم فرمایا ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ سورۃ بقرہ آیت مبارک تر الیس میں فرماتے ہیں:

واقیموا الصلوٰۃ۔ اور نماز قائم رکھو۔

اے طالب حضور الٰہی! اللہ تبارک و تعالیٰ نے جماعت سے نماز پڑھنے کا حکم فرمایا ہے:

وارکعوا مع الراکعین۔ اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو

اے طالب حضور الٰہی! اللہ تبارک و تعالیٰ نے نماز کی حفاظت کرنے کے متعلق سورۃ بقرہ میں آیت مبارک دو سو اڑتیس میں فرمایا ہے:

حٰفظوعلی الصلاۃ۔ نگہبانی کرو سب نمازوں کی۔

اللہ تبارک و تعالیٰ نے سورۃ عنکبوت آیت مبارک پینتالیس میں فرمایا ہے:

ان الصلوٰۃ تنھیٰ عن الفحشاء والمنکر

بیشک نماز منع کرتی ہے بے حیائی اور بری بات سے، یعنی ممنوعات شرعیہ سے لہذا جو شخص نماز کا پابند ہوتا ہے اور اس کو اچھی طرح ادا کرتا ہے نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ایک نہ ایک دن وہ ان برائیوں کو ترک دیتا ہے جن میں مبتلا تھا۔

علامہ محمد نعیم الدین مراد آبادی رحمتہ اللہ علیہ (المتوفیٰ 1367ھ) تفسیر القرآن خزائن العرفان میں صفحہ پانچ سو اکیس پر لکھتے ہیں کہ:

حضرت حسن بصری رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جس کی نماز اس کو بے حیائی اور ممنوعات سے نہ روکے وہ نماز ہی نہیں۔

علامہ عبد الرحمٰن صفوری رحمتہ اللہ علیہ نزھۃ المجالس جلد اول میں صفحہ ایک سو تین پر ایک حکایت نقل فرماتے ہیں:

ثم دعتہ الی نفسھا فقال انی تبت الی اللہ عزوجل

حضرت نیشاپوری رحمتہ اللہ علیہ اپنی کتاب "نزہت" میں بیان کرتے ہیں

کہ کسی شخص نے کسی عورت کو اپنی طرف مائل کرنا چاہا تو اس خاتون نے اپنے خاوند سے کیفیت بیان کر دی اور آپ کے خاوند کسی مسجد میں پیش امام تھے اس لئے بیوی صاحبہ سے خاوند نے کہا تم اس سے کہو کہ وہ میری اقتدا میں صبح کی چالیس نمازیں ادا کرے گا تو بات مان لونگی ۔ چنانچہ وہ شخص نمازیں ادا کرنے لگا۔ جب چالیس روز گذرے تو اس خاتون نے اس سے بات کی تو وہ کہنے لگا اب میرے دل میں تیری رغبت نہیں رہی اللہ تعالیٰ نے مجھے توبہ کی توفیق سے نواز دیا ہے۔

سچ فرمایا اللہ تعالیٰ نے: ان الصلواۃ تنھی عن الفحشاء والمنکر۔

اے طالب حضور الٰہی! اگر آپ کو دین و دنیا اور دارین میں کسی بھی وقت کسی بھی حاجت کے لیے مدد کی ضرورت پڑے تو اس کے متعلق اللہ تبارک وتعالیٰ سورۃ بقرہ آیت مبارک ایک سوترپن میں فرماتے ہیں:

یاایھا الذین اٰمنوا استعینوا بالصبر والصلواۃ ۔(البقرۃ آیت153)

ترجمہ: اے ایمان والو صبر اور نماز سے مدد چاہو۔

علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمتہ اللہ علیہ تفسیر مظہری جلد اول میں صفحہ ایک سو اکاون پر مذکور بالا آیت کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

علی قضاء حوائجکم الدینیۃ والدنیویۃ خصوصا علی نیل درجات القرب والمعارف اللدنیۃ۔ (تفسیر مظہری ج1ص151)

اپنے حوائج دینی اور دنیوی میں خاص کر درجات قرب و معرفت کے حاصل کرنے میں صبر اور نماز سے مدد لو۔

جاننا چاہیئے کہ صبر میں اگرچہ نماز بھی داخل ہو گئی تھی لیکن نماز کے مہتم بالشان اور ام العبادات کی وجہ سے اسے خاص طور پر جداگانہ ذکر فرمایا۔

حضرت شیخ احمد مجدد الف ثانی سرہندی نقشبندی رحمتہ اللہ علیہ مذکور بالا آیت کے تحت فرماتے ہیں:

قال المجدد رضی اللہ عنہ غایت مقامات العابدین حقیقۃ الصلوٰۃ و الترقی ھناك بکثرۃ الصلواۃ۔ (تفسیر مظہری ج1 ص 152)

عبادت گذاروں کے درجات کی انتہا نماز کی حقیقت ہے۔ نماز کی کثرت سے درجات میں ترقی ہوتی ہے۔

حضرت علامہ رؤف احمد رافت نقشبندی رحمتہ اللہ علیہ در المعارف میں صفحہ انسٹھ پر لکھتے ہیں:

یاراں را فرمایند کہ کثرت اشغال و مراقبات و تہلیل و تسبیح و تلاوت و نوافل نمایند تا عروج واقع شود۔

(در المعارف ص 59)

حضرت مجدد الف ثانی نقشبندی رحمتہ اللہ علیہ کی طرف ایک بزرگ شخصیت نے ایک عنایت نامہ تحریر فرمایا جس میں یہ بھی تھا کہ ہمارے یاران طریقت ایک مقام پر جاکر ٹھہر گئے ہیں اور آگے عروج واقع نہیں ہوتا تو آپ رحمتہ اللہ علیہ نے جواب میں تحریر فرمایا کہ یاران طریقت سے فرمائیے کہ اشغال، مراقبات، تسبیح، تہلیل، تلاوت اور نوافل نماز کی کثرت کریں تاکہ عروج واقع ہو جائے۔

حضرت شیخ عبداللہ انصاری ہروی رحمتہ اللہ علیہ کشف الاسرار جلد اوّل میں صفحہ چار سو بائیس پر مذکور بالا آیت مبارک کے تحت فرماتے ہیں:

خائفاں نماز ادا کنند تابنور عصمت رسند محباں نماز ادا کنند تا بنور فراست رسند، راجیاں نماز ادا کند تابانس خلوت رسند۔

(کشف الاسرار وعدۃ الابرار ج1 ص 422)

ڈرنے والوں کو نماز ادا کرنا چاہئے تاکہ عصمت کے نور کو پہنچ جائیں۔ محبت رکھنے والوں کو نماز ادا کرنا چاہئے تاکہ فراست کے نور کو پہنچ جائیں۔ امیدواروں کو نماز ادا کرنا چاہئے تاکہ خلوت کے انس کو پہنچ جائیں۔

اے طالب حضور الٰہی! نماز کی فضیلت میں چند احادیث و آثار ذیل میں

نقل کیے جاتے ہیں:

وعن ابی مسعود قال سالت النبی ﷺ ای الاعمال احب الی اللہ تعالیٰ قال الصلوٰۃ لوقتها۔ متفق علیه

حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور اکرم ﷺ سے پوچھا کہ کونسا عمل اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا وقت پر نماز ادا کرنا۔

اے طالب حضور الہیٰ! علامہ ملا علی قاری رحمتہ اللہ علیہ مرقاۃ المفاتیح جلد دوم میں صفحہ دو سو باون پر مذکور بالا حدیث کی تشریح میں لکھتے ہیں:

وفی الحدیث دلیل علی ما قاله العلماء من ان الصلوٰۃ افضل العبادات بعد الشهادتین۔ (مرقاۃ المفاتیح ج2 ص252)

اس حدیث میں دلیل ہے جیسا کہ علماء کرام نے فرمایا ہے کہ کلمہ کے بعد افضل عبادت نماز ہے۔

علامہ ملا علی قاری رحمتہ اللہ علیہ مرقاۃ المفاتیح جلد دوم میں صفحہ دو سو اکسٹھ پر لکھتے ہیں:

لان الصلوٰۃ اول ما یُسال عنه من العبادات۔

(مرقاۃ المفاتیح ج2ص261)

قیامت کے دن، قبر و حشر میں جس عبادت کے متعلق اول پوچھا جائے گا وہ نماز ہے۔

شیخ سعدی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

روز محشر که جان گداز بود　　اولین پر سش نماز بود

ترجمہ: محشر کے دن جان خوف و حراس میں ہو گی، تو اس دن اول نماز کے متعلق پوچھا جائے گا۔

اے طالب حضور الہیٰ! علامہ ملا علی قاری رحمتہ اللہ علیہ مرقاۃ المفاتیح

جلد دوم میں صفحہ دوسو اکسٹھ پر مذکور ذیل حدیث کی تشریح میں لکھتے ہیں:

نور و برھان و نجاۃ لہ۔

(احمد، دارمی، شعب الایمان، مشکوٰۃ، مرقاۃ المفاتیح ج2ص261)

جو شخص نماز کی نگہبانی کرتا ہے اس کے لیے نماز قیامت کے دن، قبر و حشر میں نور، دلیل اور نجات ہو گا اور وہ نمازی قیامت کے دن نبیین، صدیقین، شہداء یا صالحین میں سے کسی ایک کے ساتھ ہو گا۔ بے نمازی کے لیے قیامت کے دن نہ نور نہ دلیل اور نہ نجات ہو گی اور وہ بے نمازی قیامت کے دن قارون، فرعون، ہامان یا ابی بن خلف میں سے کسی ایک کے ساتھ ہو گا۔

مزید چند احادیث و آثار:

الصلاۃ تسود وجہ الشیطان۔ عن ابن عمر

الصلاۃ عماد الایمان۔ عن علی

الصلاۃ عماد الدین۔ عن عمر

الصلاۃ خدمۃ اللہ فی الارض۔ عن ابن عباس

الصلاۃ نور المؤمن۔ عن انس (جمع الجوامع ج5ص102،100،99)

الصلاۃ معراج المؤمن۔ (تفسیر مظھری ج1ص152)

الصلاۃ شفاء (کشف الاسرار وحدۃ الابرار ج1ص416)

نماز شیطان کے منہ کو کالا کر دیتی ہے۔ نماز ایمان کا ستون ہے۔

نماز دین کا ستون ہے۔ نماز زمین میں اللہ تعالیٰ کی خدمت ہے۔

نماز مؤمن کا نور ہے۔ نماز مؤمن کی معراج ہے۔ نماز شفا ہے۔

اے طالب حضور الٰہی! بے نمازی شخص فاسق و فاجر اور یقیناً قرب الٰہی اور ولایت و معرفت سے محروم ہے۔ چند احادیث و آثار و اقوال پیش کیے جاتے ہیں۔

و من لم یصل فلا دین لہ۔ عن ابا عبد الرحمٰن

من لم یصل فقد کفر۔ عن علی




(المصنف ابن ابی شیبۃ ج5ص210،209)

واخرج احمد: بین الرجل (العبد) و بین الکفر ترک الصلاۃ۔

(مسلم، ابوداؤد، نسائی، مشکواۃ)

والترمذی: بین الکفر والایمان ترک الصلاۃ۔

(مرقاۃ المفاتیح ج2ص254)

والترمذی: کان اصحاب محمد ﷺ لا یرون شیئا من الاعمال ترکہ کفر غیر الصلاۃ۔ (مرقاۃ المفاتیح ج2ص254)

والطبرانی: من ترک الصلاۃ متعمدا فقد کفر جھارا

واطبرانی والبیہقی: من ترک الصلاۃ فکانما وتر اھلہ و مالہ

وقال ایوب: ترک الصلاۃ کفر لا یختلف فیہ

یقول اسحٰق: صح عن النبی ﷺ ان تارک الصلاۃ کافر

(مکاشفۃ القلوب باب فی بیان عقوبۃ تارک الصلاۃ ص263)

جس شخص نے نماز نہیں پڑھی پھر اس کا کوئی دین نہیں۔ جس شخص نے نماز نہیں پڑھی پھر اس نے بے شک کفر کیا۔ مسلمان اور کافر کے درمیان نماز چھوڑنے کا فرق ہے۔ کفر اور ایمان کے درمیان نماز چھوڑنے کا فرق ہے۔ جو قصدا نماز چھوڑ دے اس نے کھلم کھلا کفر کیا۔ حضور اکرم کے صحابہ کرام اعمال میں سے نماز کے علاوہ کسی چیز کے چھوڑنے کو کفر نہ سمجھتے تھے۔ جس نے نماز چھوڑ دی گویا اس کا اہل و مال تباہ کر دیا گیا۔

ترک نماز کفر ہے اور اس میں کسی کا اختلاف نہیں۔ حضور اکرم سے صحیح روایت ہے کہ نماز کا تارک کافر ہے۔

اے طالب حضور الٰہی! مذکور صحابہ کرام حضرت عمر، عبدالرحمٰن بن عوف، معاذ بن جبل، ابی ہریرہ، عبداللہ بن مسعود، عبداللہ بن عباس، جابر بن عبداللہ، ابو الدرداء رضوان اللہ علیہم اجمعین اور غیر صحابہ اسحاق بن راہویہ، عبداللہ بن مبارک، والنخعی، حاکم بن عتبہ، ابو ایوب سختیانی، ابو داؤد طیالسی، ابو بکر بن ابی

شیبۃ، اور زہیر بن حرب رضوان اللہ علیہم اجمعین کے نزدیک جو شخص جان بوجھ کر ایک فرض نماز کو ترک کرے حتیٰ کہ نماز کا وقت نکل جائے تو وہ کافر ہے۔

(فقہ الائمۃ الاربعۃ ص226)

اے طالب حضور الٰہی ! بے نمازی کے متعلق ائمہ اربعہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے فتاویٰ ذیل میں بیان کیے جاتے ہیں۔

یری لامام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ قتل تارك الصلاۃ عمدا ردۃ و کفرا

ویری مالك و الشافعی رحمہما اللہ تعالیٰ قتلہ حدا و عقوبۃ

ویری ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ حبسہ و ضربہ حتی یموت او یصلی

(الکافی فی الفقہ الحنفی ج1ص361)

(الغنیۃ لطالبی طریق الحق الجزء الثانی ص383)

(فقہ الائمۃ الاربعۃ ص227، اشعۃ اللمعات ج1ص301)

امام احمد بن حنبل رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ عمداً تارک نماز کو بطور مرتد اور کافر قتل کیا جائے۔

امام مالک اور امام شافعی رحمہا اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ عمداً تارک نماز کو بطور حد یا سزا قتل کیا جائے نہ کہ کفراً۔

امام ابو حنیفہ رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ عمداً تارک نماز کو قید کیا جائے اور اسے اتنا مارا جائے حتیٰ کہ مر جائے یا نماز پڑھے۔

فقہ الائمۃ الاربعۃ میں صفحہ دو سو ستائیس پر لکھا ہوا ہے:

وقال ابوحنیفۃ یحبس ابدا حتی یصلی

بے نمازی کو ہمیشہ قید میں رکھا جائے حتیٰ کہ توبہ کر کے نماز پڑھنا شروع کر دے۔

حضرت شاہ عبد الحق محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ اشعۃ اللمعات جلد اول صفحہ تین سو ایک پر لکھتے ہیں:

نزد حنیفه واجب است ضرب و حبس و زندان تا وقتی که بگذارد نماز را۔

حضرت امام ابو حنیفہ رحمتہ اللہ علیہ کے نزدیک بے نمازی کو قید و جیل میں رکھنا اور اسے مارنا حتیٰ کہ نماز پڑھنا شروع کر دے واجب ہے۔

حضرت شیخ عبد القادر بن موسیٰ جیلانی رحمتہ اللہ علیہ (المتوفیٰ 561ھ) الغنیۃ میں صفحہ تین سو تراسی پر فرماتے ہیں:

ولا یصلی علیہ ولا یدفن فی مقابر المسلمین۔

بے نمازی کے جنازے پر نماز نہ پڑھیں اور بے نمازی کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہیں کیا جائے۔

علامہ علی بن سلطان محمد قاری رحمتہ اللہ علیہ متوفی 1014ھ المعروف ملا علی قاری مرقاۃ المفاتیح جلد دوم میں صفحہ دو سو چون پر لکھتے ہیں:

وقال صاحب الرای لا یقتل، بل یحبس حتی یصلی، وبہ قال الزھری قلت نعم الرای، رای ابی حنیفۃ اذا الاقول باقیھا ضعیفۃ۔

ملا علی قاری رحمتہ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ امام ابو حنیفہ اور امام زہری رضی اللہ عنہما کے نزدیک بے نمازی کو قتل نہیں کیا جائے بلکہ اسے قید کیا جائے حتیٰ کہ نماز پڑھنا شروع کر دے۔ ملا علی قاری رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے بھی یہی فتویٰ پسند ہے باقی اقوال ضعیف ہیں۔

اے طالب حضور الٰہی! مذکور ذیل تین واقعات فقیر صدیقی کو قلم اٹھانے میں مددگار ثابت ہوئے۔

(اول) ایک بار کسی شخص نے فقیر کو بتایا کہ فلاں علاقہ میں ایک قطب رہتا ہے کیا آپ کو ان کے متعلق علم ہے؟ فقیر راقم الحروف نے عرض کیا جی نہیں۔ اس شخص نے کہا کہ پھر آپ پیر ہی نہیں۔ فقیر نے عرض کیا کہ اگر واقعی ایسی بات ہے تو انشاء

اللہ ایسی شخصیت کی زیارت کریں گے۔ چند دنوں کے بعد ماہ رمضان المبارک میں یہ فقیر بمع فقیر غلام صابر دیگر دو صاحبان اس شخصیت کی زیارت کے لئے اپنی گاڑی میں روانہ ہوئے۔ مختلف درگاہوں اور پیر صاحبان کی زیارت سے مشرف ہوتے ہوئے بوقت عشاء مذکور پیر صاحب کے ہاں پہنچے تو وہاں دیکھا گیا کہ امام صاحب نماز تراویح پڑھا رہے ہیں اور وہ پیر صاحب صحن پر ننگے سر کرسی پر بیٹھا ہے۔ فقیر دیکھتے ہی مرشدی و مربی اور بزرگان اکابر سلسلہ نقشبندیہ کے طفیلے سمجھا کہ یہ شخص قطب نہیں بلکہ ڈنڈی پیر ہے۔

اے طالب حضور الٰہی! بحر حال اپنا کثیر نقصان کرتے ہوئے وہاں سے روانہ ہوئے راستہ میں نیشنل ہائے وے پر صبح کے وقت فقیر نے دونوں صاحبان سے عرض کیا کہ چند لحظہ کے لیے (رمضان کی وجہ سے) بند پڑے ہوئے ہوٹلوں پر آرام کرنا چاہیئے۔ انہوں نے عرض سن کر ہاں کر دی۔ ہم بمع احباب ہوٹل میں جا کر چند لحظہ کے لیے چارپائی پر قیلولہ کرنے کے لیے لیٹنے لگے۔ فقیر راقم الحروف کو لیٹتے ہی فوراً نیند آئی اور فقیر خواب میں دیکھ رہا ہے کہ ایک بزرگ شخصیت جو سفید لباس، سفید ریش، سفید عمامہ سے مزین اور نورانی چہرہ رکھنے والے فقیر راقم الحروف کے قریب آکر پوچھنے لگے کہ آپ جس شخص سے مل کر آئے ہیں وہ آپ کے خیال میں کیا (قطب یا ڈنڈی پیر) ہیں؟ فقیر نے ادباً عرض کیا کہ حضور آپ بتا دیجئے۔ آپ نے فرمایا آپ (راقم الحروف) بتا دیجئے فقیر نے عرض کیا قبلہ اس فقیر بیچارے کو کیا علم کہ کچھ کہہ سکے۔ آپ ہی بہتر بتا سکتے ہیں کہ وہ کیا ہیں۔ پھر وہ بزرگ فرمانے لگے کہ ہم آپ کی زبان سے سننا چاہتے ہیں آپ ہی بتا دیجئے۔ یہ فقیر بزرگ شخصیت کے بار بار اصرار سے سمجھا کہ اب فقیر کو بتانا چاہیئے۔ اس لئے عرض کیا کہ وہ شخص ولی و قطب نہیں ہے بلکہ انسانی صورت میں شیطان ہے۔ یہ سن کر وہ بزرگ شخصیت اپنا دایاں ہاتھ اور اشہد انگلی ہلاتے اور اشارہ کرتے ہوئے فرمانے لگے کہ شاباش شاباش!

آپ نے سچ کہا بیشک وہ شیطان ہے۔ اسی دوران فقیر بیدار ہو گیا اور اللہ تعالیٰ کا شکر بجا لایا کہ اللہ تعالیٰ نے رہنمائی فرمائی اور فقیر کی زبان سے سچ بات نکلوادی۔

اے طالب حضور الٰہی! ایسے بنام پیروں کے متعلق حضرت مرشدنا و مربینا قبلہ محمد عبد الغفار فضلی نقشبندی المعروف حضور پیر مٹھار حمتہ اللہ علیہ المتوفیٰ 1384ھ نے خوب فرمایا ہے:

مسجد وچ نا پیر رکھن، مونہہ پھیر پروں لنگھ ویندے۔ (دیوان غفاری ص300)

ترجمہ: ڈنڈی پیر مسجد شریف میں کبھی پاؤں نہیں رکھتے۔ بلکہ مسجد شریف میں کسی کو نماز پڑھتے دیکھتے ہیں تو اپنا چہرہ موڑ کر مسجد شریف کے دور سے گذر جاتے ہیں۔

جیسا کہ حضرت مولانا جلال الدین محمد بن بہاؤالدین محمد بلخی رومی رحمتہ اللہ علیہ المتوفیٰ 672ھ نے فرمایا ہے:

اے بسا ابلیس آدم روئے ہست ۔پس بہر دستے نباید داد دست

ترجمہ: بہت سے شیاطین حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد کا چہرہ رکھتے ہیں پس ہر ایسے ہاتھوں میں اپنا ہاتھ نہیں دینا چاہئے۔

اے طالب حضور الٰہی! حضرت شاہ عبد اللہ بن عبد اللطیف المعروف شاہ غلام علی دہلوی مجددی نقشبندی رحمتہ اللہ علیہ المتوفیٰ 1240ھ درالمعارف میں صفحہ ایک سو ایک پر ایک حکایت بیان فرماتے ہیں کہ ایک روز حضرت غوث اعظم محی الدین ابو محمد عبد القادر بن ابی صالح جیلانی بغدادی رحمتہ اللہ علیہ (المتوفیٰ 561) پر تجلی واقع ہوئی۔ انہوں نے روشنی کے اندر سے اپنے کانوں سے یہ آواز سنی کہ:

ای دوست ترا نماز و روزہ معاف کردیم

اے دوست! میں نے تیرے لئے نماز روزے معاف کردیئے اور تیرے دل کو کدورت سے صاف کر دیا۔ یہ حیران ہوئے کہ سرور کون و مکاں ﷺ کے لیے بھی صوم و صلاۃ کی معافی نہ ہوئی تو میں اس بارگاہ کا جبکہ ایک ادنیٰ غلام ہوں تو

میرے لئے یہ معافی کیسے ہو سکتی ہے اور فوراً آپ زبان مبارک سے کلمہ توحید پڑھنا شروع کر دیا اور شیطان لعین کے وسوسے سے چھٹکارا پالیا۔ ان کا ہادی و معین خدائے ذوالمنن تھا جس نے شیطان کے فریب سے محفوظ رکھا اور ہدایت دکھائی وہ شیطانی تجلی ان کی نگاہوں سے اوجھل ہو گئی۔ اس کے بعد شیطان نے آواز دی کہ میں نے کتنے ہی لوگوں کو اس عالی منصب سے گمراہی کے گڑھے میں دھکیل دیا چونکہ تمہارا ہادی خود پروردگار ہے اور تمہاری پشت پناہ محمد مصطفیٰ ﷺ ہیں اس لیے میرا کوئی داؤ تم پر کارگر نہیں ہوتا۔

(دوم) ایک بار فقیر راقم الحروف کو کسی پیر صاحب کے ساتھ ماہ رمضان المبارک میں سفر کرنے کا اتفاق ہوا۔ راستہ میں کئی زیارتوں کی دولت سے دولتمند ہوتے ہوئے بوقت عصر ہم ایک جگہ پہنچے جہاں ہماری رہائش اور افطاری تھی۔ وہاں عصر کی آذان ہونے کے بعد یہ فقیر صدیقی کا ہم سفر پیر صاحب لیٹنے کی تیاری شروع کی اور خود کو چادر سے اوڑھ کر کہنے لگے کہ میری طبعیت ٹھیک نہیں ہے اور لیٹ گئے۔ الحمد للہ اس فقیر صدیقی کی عادت ہے سفر ہو یا حضر بالخصوص درگاہ شریف میں تو فقیر کو امامت کی سعادت حاصل ہے اور سفر میں بھی بمع فقرا جماعت سے نماز ادا کرنے کی پابندی کرتے رہتے ہیں۔ اس لیے ہم عصر نماز باجماعت ادا کرنے کے لیے کھڑے ہو گئے اور پیر صاحب سے بھی عرض کیا کہ آپ تیاری کریں اور آکر جماعت نماز ادا کریں۔ پیر صاحب نے چادر کے اندر سے جواب دیا کہ مجھے بخار کی وجہ تکلیف ہو رہی ہے، مجھ سے بات مت کریں اور آپ نماز پڑھیں۔ ہم نے بمع فقرا عصر نماز باجماعت ادا کی۔ آخر کار عصر نماز کا وقت نکل گیا اور پیر صاحب نے نماز نہیں پڑھی۔ افطاری کے وقت پیر صاحب فوراً چادر کو پھینک کر ایسے اٹھے کہ گویا کہ بیمار ہی نہیں تھے اور بہت مزے سے افطاری کر رہے تھے۔

میں صفحہ ترپن پر لکھتے ہیں:

یحی معاذ را گفتند قومی اند که می گویند ما به جایی رسیده ایم که مارا نماز نباید کرد گفت بگو رسیده اید اما به دوزخ رسیده اید۔

حضرت یحیٰ بن معاذ رازی رحمتہ اللہ علیہ سے لوگوں نے کہا کہ ایک جماعت ہے جو کہتی ہے کہ ہم ایسے مقام پر پہنچ چکے ہیں جو ہمیں نماز ادا کرنے کی ضرورت نہیں ہے. آپ نے فرمایا کہد یجئے کہ پہنچے ہیں پر دوزخ تک پہنچے ہیں۔

حضرت شیخ عبدالرحمٰن جامی نقشبندی رحمتہ اللہ علیہ متوفیٰ 898ھ نفحات الانس میں صفحہ اسی پر لکھتے ہیں:

من صحح باطنه بالمراقبة والاخلاص زين الله ظاهره بالمجاهدة السنة۔

حضرت حارث بن اسد محاسبی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جس شخص کا باطن مراقبہ اور اخلاص سے صحیح ودرست ہو جائے تو خدا تعالیٰ اس کو مجاہدہ اور اتباع سنت سے آراستہ کر دیتا ہے۔

اے طالب حضور الٰہی !ایک بار حضرت پیر سید مہر علی بن سید نذر دین شاہ جیلانی گولڑوی رحمتہ اللہ علیہ (المتوفیٰ 1356ھ) سفر مدینہ طیبہ کے دوراں آپ کا قافلہ وادی حمراء میں شب باش ہوا۔بدوؤں کے حملے اور قافلے والوں کے خوف و حراس اور اضطراب کے باعث حضرت قبلہ رحمتہ اللہ علیہ نماز عشاء کی ابتدائی سنتیں ادا نہ کر سکے، تو آپ رحمتہ اللہ علیہ خواب میں آں حضور سید عالم ﷺ کے جہاں آرا چہرہ سے مستفیض ہوئے اور حضور اکرم ﷺ نے فرمایا:

آل رسول را نباید که ترک سنت کند

حضور اکرم ﷺ کی اولاد کو لائق نہیں کہ وہ نماز کی سنتوں کو(چاہے خوف وتکلیف کی حالت ہو) ادا نہ کرے۔

(مهرمنیر ص 15، تذکرہ اکابر اهل سنت پاکستان ص 538)

(سوم) ایک بار فقیر راقم الحروف کو کسی دعوت میں کسی بیبی صاحبہ نے کہا کہ قبلہ سائیں میرے بھائی کہتے پھرتے ہیں کہ نماز کی ضرورت نہیں ہے اور نماز نہیں پڑھنا چاہیے صرف دل کو صاف و شفاف رکھنا چاہئے۔ میں نے اپنے بھائی سے کہا کہ بھائی صاحب یہ کیسے؟ بلکہ تمام بزرگان دین نے تو نماز پڑھی ہے۔ بھائی صاحب نے مجھے دلیل دیتے ہوئے کہا ادی جی حضرت سلطان باہو رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا ہے:

نہ میں عالم، نہ میں فاضل، نہ مفتی نہ قاضی ہو
نہ دل میرا دوزخ منگے، نہ بہشتیں راضی ہو
نہ میں تریہے روزے رکھے، نہ میں پاک نمازی ہو
باجھ وصال اللہ دے باہو دنیا کوڑی بازی ہو

(شرح ابیات باھوص 430)

مرشد قبلہ (راقم الحروف) جی میں بھائی کی یہ عجیب دلیل سن کر بے بس ہو کر خاموش ہو گئی اور میں ابھی پریشان ہوں کہ میرے بھائی سیدھی راہ سے بھٹک کر ٹیڑھے راستہ چل رہا ہے۔ بھائی بد صحبت میں آکر بزرگان دین کے ظاہری الفاظ دیکھ کر قساوت قلب ہونے کی وجہ سے غلط مطلب نکال کر خود تو پھنس ہی گئے ہیں اور دوسروں کو بھی پھنسانے اور بھلانے کی کوشش کرتے ہیں۔ میں تو اپنے مرشد (راقم الحروف) کے صدقے پابند نماز اور تہجد ہوں کبھی ایسی حرکتوں میں پھنسنے والی نہیں ہوں۔ لیکن سوچتی ہوں کہ کبھی بھائی صاحب آپ کی صحبت میں آئے اور سیدھا راستہ اختیار کرے۔

اے طالب حضور الہیٰ! فقیر نے ان ابیات کی تفصیلی تشریح کی تو بیبی صاحبہ سن کر کہنے لگی کہ قبلہ (راقم الحروف) آپ نے جو ان ابیات کی قرآن و سنت کی روشنی میں تشریح کی ہے تو آج میری مزید حقیقتاً آنکھیں کھل کر روشن ہو گئیں ہیں۔

اے طالب حضور الہیٰ! ان مذکور ابیات کی تشریح کا خلاصہ یہ ہے کہ

حضرت شیخ سلطان باہو رحمتہ اللہ علیہ کے ان ابیات میں تواضع اختیار کی گئی ہے اور اسی وجہ سے کمال نماز ادا کرنے کی نفی کی گئی ہے۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں یہ عرض کر رہے ہیں نہ کہ لوگوں کو بتا رہے ہیں کہ واقعتاً میں نماز ادا نہیں کرتا۔ جیسا کہ ایک دن اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے پوچھا کہ اے موسیٰ کیا آپ سے زیادہ کوئی علم رکھنے والا ہے؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے رسول تھے اور (اللہ تعالیٰ کے سوا رسول سے زیادہ علم رکھنے والا کوئی نہیں) اس لیے آپ نے عرض کیا کہ اے اللہ نہیں اللہ تعالیٰ کو یہ جواب پسند نہیں آیا اس لیے فرمایا اے موسیٰ! تجھ سے زیادہ علم رکھنے والا ایک اور شخص ہے اور وہ خضر ہے۔ جس کا واقعہ تفصیل سے قرآن مجید سورہ کہف میں بیان کیا گیا ہے۔

اے طالب حضور الٰہی! جب ایک رسول کو حکم ہوا کہ ایک اور (جو اکثر علمائے مفسرین کے نزدیک رسول و نبی نہیں ہیں) بھی عالم ہے تو اب آپ بتا دیجئے کہ حضرت سلطان باہو رحمتہ اللہ علیہ اولیاء کاملین میں سے ہو کر یہ کیسے اللہ کی بارگاہ میں کہہ سکتے ہیں کہ میں عالم ہوں۔

اے طالب حضور الٰہی! آپ رحمتہ اللہ علیہ تو بچپن سے ہی اپنی بزرگی اور پرہیزگاری میں مشہور تھے۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ ایک عالم اور شریعت کے سخت پابند تھے۔

اے طالب حضور الٰہی! تذکرہ صوفیائے پنجاب میں صفحہ ایک سو بیانوے پر لکھا ہوا ہے کہ حضرت شیخ سلطان محمد باہو بن بازید (بایزید) محمد رحمتہ اللہ علیہ (المتوفیٰ 1102ھ) نے فرمایا ہے کہ: اگر کوئی فقیر سر مو بھی خلاف شریعت چلے اسی وقت اس کی تمام نعمتیں سلب ہو جاتیں ہیں، وہ اپنے ایک شعر میں اپنے تمام باطنی سر بلندیوں کو اتباع شریعت کا نتیجہ قرار دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

ہر مراتب از شریعت یافتم
پیشوائے خود شریعت ساختم

ترجمہ: میں نے تمام درجات شریعت پر عمل کرنے سے پائے ہیں اس لیے تو اپنا رہنما شریعت کو بنایا ہے۔

اے طالب حضور الٰہی! خوب سمجھئے اور دنیا و نفس پرست لوگوں کی صحبت سے اپنے آپ کو بچایئے اور اسی طرح حضرت سلطان باہو رحمتہ اللہ علیہ کے دوسرے اقوال کو بھی جو مذکور ابیات میں ہیں اسی جواب پر قیاس کیجئے۔

اے طالب حضور الٰہی! مرشدی و مربی قدس سرہ کی نماز سے اتنی محبت تھی کہ ایک بار فقیر راقم الحروف کے بڑے اور اول بھائی جناب محمد قاسم رحمتہ اللہ علیہ سے عصر نماز کی تکبیر اولیٰ فوت ہوئی تو آپ قدس سرہ نے اسے درخت کے ساتھ رسی سے باندھ دیا حتیٰ کہ برادر محترم عشاء تک درخت کے ساتھ رسی سے بندھے رہے اور مرشدی و مربی قدس سرہ سے بات بھول گئی اور میری محترمہ امی جان رحمتہ اللہ علیہا نے بات یاد ہونے کے باوجود بھی نماز سے محبت اور ادب شیخ کی وجہ سے اپنے بیٹے کو درخت میں رسی سے بندھے ہوئے بار بار دیکھ کر بھی نہیں کھولا، حتیٰ کہ آپ نے رحلت فرمائی اور فقیر راقم الحروف بہزار خوشی کہتا ہے کہ مرشدی و مربی مسکین پوری قدس سرہ کے تمام گھر والے پانچ وقت فرض نماز، تہجد گذار اور اکثر افراد تہجد کے پابند ہیں۔

اے طالب حضور الٰہی! فقیر راقم الحروف نے الحمدللہ پوری زندگی میں کوئی فرض نماز قضا نہیں کی سوائے ایک مرتبہ کہ جب فقیر راقم الحروف بمع رفیق و شفیق اپنے محب برادر (چہارم) ابن الصدیق محمد حنیف حضوری، فقیر صدورا بھٹو حضوری اور فقیر گل حسن حضوری صاحب تہجد کے وقت کراچی سے گاؤں مسو دیرو تحصیل رتو دیرو کی طرف جلسہ میں شرکت کرنے کے لیے روانہ ہوا۔ لہذا خانقاہ احسن پور شریف نزد نوری آباد سے چالیس کلومیٹر جامشورو کی طرف کراچی۔ حیدرآباد سپر ہائی وے پر ہماری گاڑی کو حادثہ پیش آیا اور گاڑی تین بار الٹتے الٹتے جا کر کسی ایک

کھائی میں جا گری۔ فقیر راقم الحروف بمع تمام فقرا فوراً گاڑی سے باہر نکلے اور نکلتے ہی فقیر صدورا صاحب جذبے سے فقیر راقم الحروف سے لپٹ گئے اور خیریت دریافت کرنے لگے۔ فقیر باوجود زخمی ہونے کے ان سے ان کی خیریت پوچھنے لگا تو وہ کہنے لگے کہ سب احباب خیریت سے باسلامت ہیں آپ بتادیجئے کہ آپ کی تو خیریت ہے؟ فقیر راقم الحروف نے عرض کیا کہ خیریت ہے اور اس دوران فقیر راقم الحروف کے سر میں چوٹ کی وجہ سے بہت خون نکل رہا تھا جو ناچیز کے چہرہ اور کپڑوں پر بہہ رہا تھا۔ ہم اٹھے اور روڈ پر آئے تاکہ کسی سواری پر ہسپتال پہنچیں۔ فقیر راقم الحروف اس وقت بار بار محترم بھائی محمد حنیف صدیقی صاحب کو کہہ رہا تھا کہ بھائی فجر کی نماز ادا کرنا ہے لیکن بھائی محبت کی وجہ سے پریشان تھے کہ قبلہ (فقیر راقم الحروف) آپ کے سر سے مسلسل خون نکل رہا ہے پہلے آپ کی طبعیت کی خیریت کی تسلی ہو بعدہ پڑھتے ہیں۔ اسی دوران ہم بس میں سوار ہو کر کراچی کی طرف روانہ ہوئے اور نماز کا وقت نکل گیا۔ کراچی ٹول پلازہ پر میرے شفیق سسر جناب فقیر غلام انور بن غلام قادر بھنگر (سیکریٹری سندھ ہائی کورٹ) ہمیں گاڑی سے کار پر سوار کر کے ہسپتال لے گئے۔ الحمدللہ اللہ والوں کی نظر سے ڈاکٹروں نے کہا کہ کوئی خطرہ والی بات نہیں آپ ٹھیک ہیں لیکن آپ دو تین دن سفر نہ کیجئے، کراچی میں ہی قیام فرمائیں۔ فقیر راقم الحروف اسی سلسلہ میں بھائی محمد حنیف صاحب کے گھر داؤد بنگلوز سہراب گوٹھ میں قیام کیا۔ ادھر درگاہ مسکین پور شریف میں میری پیاری امی جان رحمتہ اللہ علیہا فقیر کے زخمی ہونے کی خبر سنتے ہی کراچی کے لیے روانہ ہوئیں۔ وہ کراچی پہنچیں، فقیر راقم الحروف کو دعائیں کیں بہت شفقت و محبت سے خیال رکھتیں، حتیٰ کہ رات کو فقیر کے کمرہ میں سوتیں اور بار بار ہر آدھے گھنٹے کے بعد طبیعت کا حال دریافت فرماتیں۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ کا معمول ہوتا کہ طبیعت دریافت فرمانے کے بعد پوچھتیں کہ بچہ تہجد کا ٹائم ہوا ہے؟ تاکہ میں تہجد ادا کرسکوں۔ فقیر راقم الحروف

پیاری امی جان رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں عرض کرتا تھا کہ قبلہ امی جان رحمتہ اللہ علیہا آرام کریں بار بار مت اٹھا کریں میری طبیعت ٹھیک ہے اور نماز تہجد میں بھی کافی ٹائم ہے یہ سن پیاری امی جان رحمتہ اللہ علیہا فرماتیں بچہ (راقم الحروف) آپ مجھے پیارے ہیں اور اپنے والد محترم قدس سرہ کو بھی پیارے تھے اور ہیں اس لیے میں اپنے آپ کو روک نہیں سکتی بار بار اٹھتی ہوں اور طبیعت کے متعلق پوچھتی ہوں اور یہ بھی ڈرتی ہوں کہ تہجد کا وقت نکل نہ جائے۔

اے طالب حضور الٰہی! فقیر راقم الحروف نماز کی پابندی کرنے میں سر مو بھی سستی نہیں کرتا چاہے اسکے لئے کتنی بھی تکلیف اٹھانی پڑے۔ ایک مرتبہ فقیر راقم الحروف بذریعہ جہاز کراچی سے لاہور اپنے سالانہ جلسہ میں شرکت کے لئے روانہ ہوا۔ دونوں طرف کی ٹکٹیں پہلے سے بک کروادیں تھیں۔ فقیر راقم الحروف نے الحمدللہ لاہور میں منعقد اجتماع میں شرکت کی۔ حضور اکرم ﷺ اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی سنت پر عمل کرتے ہوئے تبلیغ کے فرائض سرانجام دیئے۔ بالآخر اپنے طئے شدہ اجتماعات سے فرصت پاکر واپسی کے لیے ایئرپورٹ پہنچا۔ فقیر راقم الحروف کے ساتھ محب فقرا بھی الوداع کرنے ہوائی اڈے پر آئے ہوئے تھے۔ پرواز کا ٹائم کچھ ایسا تھا کہ اگر فقیر راقم الحروف اس میں سوار ہوتا تو فقیر راقم الحروف کی عصر نماز قضا ہوتی تھی اور اگر ٹکٹ باہر سے ہی منسوخ کرواتا تو دوسری ٹکٹ کا بوجھ محب فقرا اپنے سر لے لیتے جو بھی مجھے منظور نہ تھا۔ فقیر دونوں حالتوں کو ناگوار اور نامناسب سمجھتے ہوئے فقرا کو الوداع کرتے انہیں گھر بھیج دیا اور خود انتظار گاہ میں جاکر بیٹھ گیا حتیٰ کہ پرواز روانہ ہوگئی۔ فقیر راقم الحروف نے نماز ادا کی اور دوسری ٹکٹ کا خرچہ اٹھاتے ہوئے ٹکٹ کٹوا کر کراچی روانہ ہوا اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ دنیا پر دین کو ترجیح دینے کا جذبہ دل میں رکھا ہوا ہے۔

مرشدی و مربی قدس سرہ اور محترمہ امی جان رحمتہ اللہ علیہا کی نماز کے

متعلق چند واقعات کتاب کے مختلف فصول میں بیان کیے گئے ہیں آپ وہاں دیکھ اور پڑھ سکتے ہیں۔

اے طالب حضور الٰہی! حضرت حجۃ الاسلام امام محمد بن محمد طوسی غزالی رحمۃ اللہ علیہ المتوفیٰ 505ھ مکاشفۃ القلوب میں صفحہ اڑتالیس پر لکھتے ہیں:

لو رایت شیخا یطیر فی الھواء، او یمشی علی البحر، او یاکل النار اوغیر ذلک وھو یترک فرضا من فرائض اللہ تعالیٰ، او سنۃ من السنن عامدا فاعلم انہ کذاب فی دعواہ، ولیس فعلہ کرامۃ، بل استدراج، نعوذ باللہ منہ۔

ترجمہ: تو اگر کسی کو ہوا میں اڑتا یا سمندر میں چلتا یا آگ کھاتا یا ایسے عجائبات وغیرہ کرتا دیکھے، مگر وہ قصدا اللہ تعالیٰ کے فرائض میں سے کسی فرض کا تارک ہے یا کسی سنت کا تارک ہے تو جان لو وہ اپنے دعویٰ میں جھوٹا ہے اس کا یہ فعل کرامت نہیں بلکہ استدراج ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں استدراج سے بچائے۔

اے طالب حضور الٰہی! اگر کوئی شخص اس فقیر راقم الحروف سے کہنا چاہے کہ فقیر صاحب آپ نے حق و سچ سے گذشتہ واقعات بہت دلائل و تحقیق سے بیان کیے لیکن اپنے مذکور بالا تین واقعات تو بیان کیے لیکن ان واقعات میں شہر اور شخص کے ناموں کا کوئی تذکرہ نہیں کیا آخر کیوں؟ تو یہ فقیر صدیقی دست بستہ معزز سائل سے یہ عرض کرنا چاہے گا کہ اس فقیر صدیقی کا ارادہ کسی شخص کو رنجیدہ یا کسی کی عیب جوئی کرنا نہیں بلکہ یہ فقیر صدیقی پہلے اپنی اصلاح بعدہ دوسروں کو راہ راست و پاک دکھانے کی کوشش کرنا چاہتا ہے۔

اے طالب حضور الٰہی! شیخ قاضی ثناء اللہ پانی پتی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ مالابد منہ میں صفحہ ایک سو دو پر لکھتے ہیں:

مباش در پئے آزار و ہرچہ خواہی کن
کہ در شریعت ما غیر ازیں گناہے نیست

ترجمہ: جو کرنا چاہے کر اور کسی کو تکلیف پہنچانے کے درپئے نہ ہو، اس کے علاوہ اور کوئی گناہ ہماری شریعت میں نہیں ہے۔

اور اٹھانوے پر لکھتے ہیں:

مرا پیر دانائے روشن شہاب
دو اندرز فرمودہ بر روئے آب
یکے آنکہ بر خویش خود بیں مباش
دوم آنکہ بر غیر بدبیں مباش

ترجمہ: حضرت شیخ سعدی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے میرے مرشد، عقلمند تابندہ ستارے حضرت شیخ شہاب الدین ابو حفص عمر بن محمد سہروردی رحمتہ اللہ علیہ المتوفیٰ 632ھ نے دریا کے سفر میں دو نصیحتیں فرمائیں۔ ایک یہ کہ اپنی نیکی مت دیکھنا اور خود پسندی میں مبتلا نہ ہونا دوسری یہ کہ کسی کی عیب جوئی اور برائی تلاش کرنے والا نہ بننا۔

اے طالب حضور الٰہی! یہ فقیر راقم الحروف یہ ارادہ نہیں رکھتا کہ میں کسی پیر و فقیر سے عبادت یا کسی شرف میں بڑھ کر ہوں کیونکہ عبادت کرنا اور پھر دوسروں کو حقیر و ذلیل سمجھنا کاملوں کے نزدیک بدتر ہے بلکہ بہتر یہ ہے کہ پوری رات آرام کرے اور دوسروں کی عیب سے بے خبر رہے۔ جیسا کہ حضرت شیخ مصلح الدین شرف الدین بن عبداللہ سعدی شیرازی سہروردی رحمتہ اللہ علیہ المتوفیٰ 691ھ اپنے بچپن کا ایک واقعہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ رات کے وقت اپنے والد رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں تمام شب بیداری اور قرآن پڑھنے میں گذاری یعنی تمام رات نہ سویا اور درویشوں کی ایک جماعت ہمارے گرد سو رہی تھی۔ میں نے اپنے والد بزرگوار سے عرض کیا کہ ان میں سے کوئی بھی اٹھ کر دو رکعت تہجد ادا کرنے کی توفیق نہیں رکھتا۔ ایسے غفلت میں پڑے ہیں جیسے مردے ہوں۔ اس پر

والد نے مجھے ڈانٹ ڈپٹ کی اور سرزنش فرمائی۔

گفت اے جان پدر اگر تو نیز بہ خفتی ازاں بہ کہ در پوستن خلق افتی

اے میرے بیٹے اگر تو بھی سو جاتا تو اس عیب جوئی سے بہتر ہوتا یعنی درویش کو اپنی عبادت پر گھمنڈ کر کے دوسروں کو حقیر و کمتر نہ سمجھنا چاہیئے۔

(تحفہ دوستان ص5)

اے طالب حضور الٰہی! فقیر راقم الحروف طوالت گفتگو سے پرہیز کرتے ہوئے مختصر کتاب کے متعلق کہنا چاہتا ہے کہ فقیر نے پسند کرتے ہوئے اس تصنیف کا نام "صلوٰۃ حضوری۔ بزرگان دین کی نماز سے محبت" رکھا ہے اور اصطلاح صوفیہ میں حضور مقام وحدت کو کہتے ہیں۔ "صلوٰۃ حضوری" یعنی مقام وحدت کے درجہ پر پہنچانے والی نماز۔ فقیر راقم الحروف نے علمائے کرام مشائخ عظام یعنی تابعین، تبع تابعین رضی اللہ عنہم مفسرین، محدثین اور مرشدی و مربی خواجہ مسکین پوری رحمتہ اللہ علیہم اجمعین تک نماز کے متعلق حکایات، روایات، آثار، واقعات اور اخبار کو اس کتاب میں درج کیا ہے۔ فقیر راقم الحروف نے کتاب ہذا میں مذکور حکایات و واقعات کو پچاس فصول پر مشتمل کیا ہے تاکہ ہر شخص نفع بسیار حاصل کر سکے۔

اے طالب حضور الٰہی! کتاب "صلوٰۃ حضوری" کے حوالہ جات اگر عربی یا فارسی کتاب سے نقل کیے گئے ہیں تو فقیر راقم الحروف نے حد کوشش کر کے بمع عربی و فارسی متن کے پیش کرنے کی کوشش کی ہے تاکہ کتاب سخن چین سے پاک و صاف اور اس کی بنیاد مضبوط و قائم اور پاک وصاف رہے۔

اے طالب حضور الٰہی! کتاب صلوٰۃ حضوری میں بعض ایسے واقعات بھی ذکر کیے گئے ہیں جو قابل تقلید نہیں ہیں بلکہ مکروہ ہیں اور بزرگان دین نے ریاضت و مجاہدہ کی وجہ سے اس طرح کی نماز ادا کی ہے اس لیے فقیر راقم الحروف قارئین کرام

کی خدمت میں عرض کرتا ہے کہ اگر کہیں کوئی واقعہ سمجھ میں نہیں آئے تو اس پر اعتراض مت کیا کریں کیونکہ فقیر راقم الحروف نے ہر واقعہ کو معتبر کتب کے حوالہ سے پیش کیا ہے اور ضرورت کے باوجود بھی احتیاط کرتے ہوئے فقیر نے اپنی طرف سے کوئی بات نہیں لکھی۔ کسی صاحب بصیرت نے فرمایا ہے کہ:

خطائے بزرگان گرفتن خطا ست

اے طالب حضور الٰہی! فقیر راقم الحروف نے ہر حوالہ جات کو کتاب کے نام، جلد، اور صفحہ کے ساتھ مرقوم کیا ہے۔ اور ہر واقعہ کو بیان کرنے سے پہلے بزرگ شخص بمع والد کا نام، کنیت یا لقب، شہر اور وفات کے سن کو بڑی مشقت سے جستجو کر کے لکھا ہے۔ مزید کتاب صلواۃ حضوری کو سولہ علماء کی تقاریظ سے خوب آرائش و روشن، پر فیض و پر نور کیا ہے۔

اے طالب حضور الٰہی! فقیر راقم الحروف انشاءاللہ حضور سید المرسلین رحمت اللعالمین ﷺ اور صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین کی نماز کے متعلق کوئی اور رسالہ تصنیف کرنے کا ارادہ رکھتا ہے اور اس لیے "صلٰوۃ حضوری" میں ان کی نماز کا کوئی ذکر نہیں کیا۔

اے طالب حضور الٰہی! فقیر راقم الحروف اپنی اس تصنیف کو علامہ بیہقی رحمۃ اللہ علیہ اور حضور پیر مٹھار رحمۃ اللہ علیہ کے چند اشعار پر اختتام پذیر کرتا ہے۔

من اعتزبالمولیٰ فذاك جليل، ومن رام عزا عن سواه ذليل

ولوان نفسی مذ بداها مليكها، مضیٰ عمرها فی سجدة لقليل

ترجمہ: جس شخص کو خدا تعالیٰ نے عزت دی تو وہ بزرگ ہے اور خدا کے سوا اگر کسی دوسرے سے عزت کا طالب ہوا تو وہ ذلیل ہے۔ میرے نفس کی جب سے اس کو اس کے مالک نے پیدا کیا ہے اگر تمام عمر سجدہ (عبادت) میں گذر جائیں تو نہایت قلیل ہے۔ (بستان المحدثین ص136)

خداوند عالم سے آئی نماز ، تیں سمجھی ہے گل دی پہاہی نماز

مگر نہیں سمجھدا قیامت دے ڈینہہ ، وچ جو دوزخ توں ویسے بچائی نماز

پچھے تھیسی ارمان دل دیوچ توں یارا ، جو ہئے ہئے میں کیوں چا چکائی نماز

کریں ہا عبادت صداقت جو والی ، صفا کر قلب دی صفائی نماز

بہ برکت فضلِ پیر (حضرت) عبدالغفارؒ ، عجب خوب لذت چکھائی نماز

(دیوان غفاری ص 299)

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ قدس میں التجا ہے کہ فقیر راقم الحروف کی اس ادنیٰ کاوش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔ فقیر کو دین و دنیا کی عافیت ، دارین کی سعادت اور اپنی محبت و عشق و ولایت عطا فرمائے۔

یا مقلب القلوب ثبت قلوبنا علیٰ دینك یا مصرف القلوب صرف قلوبنا علیٰ طاعتك

آمین بوسیلة سید المرسلین شفیع المذنبین رؤف الرحیم ﷺ ۔

تمت بالخیر

(فائدہ) فقیر راقم الحروف کے فرزند ارجمند جناب فقیر دھنی بخش صاحب اور بھتیجہ ارجمند جناب فقیر عبدالمالک صاحب پانچ وقت کی نماز باجماعت پابندی کے ساتھ ادا کرتے ہیں اور فقیر راقم الحروف کے عصر تا مغرب اور مراقبہ میں بیٹھتے ہیں ، ہمہ وقت پناہ دستار مبارک سے مزین رہتے ہیں۔

فہرست

فصل اول

کثرت سے نماز ادا کرنے والے بزرگان دین

حضرت ابو میسرہ عمرو بن شرحبیل ھمدانی کوفی رحمۃ اللہ علیہ

(المتوفیٰ 63ھ)

عن ابن حبان قال ؛ کان من العباد وکانت رکبتہ کرکبۃ البعیر من کثرۃ الصلوٰۃ۔ (تھذیب التھذیب ج4 ص 346)

علامہ ابن حبان کہتے ہیں کہ حضرت عمرو ھمدانی رحمۃ اللہ علیہ عبادت گذار لوگوں میں سے تھے نمازوں کی کثرت سے ان کے جوڑوں پر اونٹوں کی طرح گھٹے بڑھ گئے تھے۔

حضرت ابو بحر احنف بن قیس بن معاویہ تمیمی سعدی بصری رحمۃ اللہ علیہ

(المتوفیٰ 72، 71ھ)

وکان کثیر الصلاۃ باللیل۔۔ویصلی ویبکی حتی الصباح

(البدایۃ والنھایۃ ج9ص101)

حضرت احنف بن قیس رحمۃ اللہ علیہ رات کے وقت کثرت سے نماز ادا کرتے تھے۔ حتیٰ نماز ادا کرنے اور رونے میں صبح کردیتے تھے۔

حضرت عراک بن مالک غفاری مدنی رحمۃ اللہ علیہ

(المتوفیٰ 104ھ او قبلھا)

قال عمر بن عبد العزیز ما اعلم احدا اکثر صلاۃ من عراك بن مالك و ذلك انہ یرکع فی کل عشر و یسجد۔

(شعب الایمان ج3 ص 158، سیر اعلام النبلاء ج5 ص 542)

حضرت عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں حضرت عراک

بن مالک رحمۃ اللہ علیہ سے زیادہ نماز پڑھنے والا کسی ایک کو نہیں جانتا یہ اس لیے کہ بے شک وہ ہر دس آیات میں رکوع اور سجدہ کرتے تھے۔

حضرت ابورجاء عمران بن ملحان عطاردی تمیمی بصری رحمۃ اللہ علیہ (المتوفیٰ 107ھ)

قال ابن الاعرابی کان شجاعا عابدا کثیرالصلوٰۃ والتلاوۃ۔

(تذکرۃ الحفاظ ج1 ص53، سیر اعلام النبلاء ج5 ص240)

حضرت ابورجاء عمران رحمۃ اللہ علیہ بہادر، عبادت گذار، کثرت سے نماز پڑھنے والے اور بہت تلاوت کرنے والے تھے۔

حضرت ابوعبدالرحمٰن قاسم بن عبدالرحمٰن بن عبداللہ ہذلی کوفی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفیٰ 116ھ)

عن محارب بن دثار قال صحبنا القاسم بن عبدالرحمٰن فغلبنا بثلاث کثرۃ الصلاۃ و طول لصمت و سخاء النفس۔

(شعب الایمان ج3 ص157، سیر اعلام النبلاء ج6 ص34)

حضرت محارب بن دثار رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں ہم نے حضرت قاسم بن عبدالرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت اختیار کی۔ وہ ہم سے تین چیزوں میں غالب رہے کثرت صلاۃ، لمبی خاموشی اور سخاوت نفس۔

حضرت امام ابوحنیفہ نعمان بن ثابت بن زوطی تمیمی کوفی رضی اللہ عنہ (المتوفیٰ 150ھ)

وکان لاینام اللیل وسموہ الوتد لکثرۃ صلاتہ

(الطبقات الکبریٰ۔ شعرانی ص79، سیر اعلام النبلاء ج6 ص535)

(تہذیب الاسماء واللغات ج2 ص220، تاریخ بغداد ج13 ص352)

(تہذیب التہذیب ج5 ص630، الخیرات الحسان ص74، شذرات الذہب ج1 ص372)

(الجواہر المضیئۃ فی طبقات الحنفیہ ص404)

حضرت امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ راتوں کو نہیں سوتے تھے اور نماز کی کثرت کے باعث لوگوں نے ان کا نام میخ رکھا تھا۔

حضرت امام ابو عمرو عبد الرحمٰن بن عمرو بن یحمد اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ

(المتوفیٰ 157ھ)

ولید بن مسلم یقول ما رایت اکثر اجتهادا فی العبادة من الاوزاعی

(سیر اعلام النبلاء ج7 ص94، مراۃ الجنان ج1 ص259، شذرات الذهب ج1 ص393)

ولید بن مسلم کہتے ہیں کہ میں نے کثرت نماز کی کوشش کرنے میں حضرت امام اوزاعی رحمتہ اللہ علیہ سے زیادہ کسی کو نہیں دیکھا۔

حضرت ابو معاویہ یزید بن زریع بصری عیشی رحمۃ اللہ علیہ

(المتوفیٰ 182ھ)

قال نصر بن علی رایت یزید بن زریع فی المنام فقلت ما فعل الله بك؟ قال دخل الجنة قلت بماذا؟ قال بكثرة الصلاة۔

(تذکرۃ الحفاظ ج1 ص188، شذرات الذهب ج1 ص478)

(مراۃ الجنان ج1 ص297)

نصر بن علی جھضمی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت یزید بن زریع رحمتہ اللہ علیہ کو خواب میں دیکھا تو پوچھا اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا سلوک کیا؟ بولے جنت میں داخل ہو گیا ہوں میں نے کہا کس عمل کی بدولت؟ فرمایا بکثرت نماز پڑھنے کی وجہ سے۔

حضرت ابو بدر شجاع بن ولید بن قیس سکونی کوفی رحمۃ اللہ علیہ

(المتوفیٰ 205،204ھ)

وقال محمد بن سعد كان كثير الصلاة ورعا۔ (سیر اعلام النبلاء ج8 ص225)

علامہ ابن سعد کہتے ہیں کہ حضرت شجاع بن ولید رحمتہ اللہ علیہ پرہیز گار، کثرت سے عبادت کرنے والے تھے۔

حضرت ابو سری ہناد بن سری بن مصعب تمیمی دارمی کوفی رحمۃ اللہ علیہ

(المتوفیٰ 243ھ)

عرف بالعابد لکثرۃ عبادتہ۔ (الانساب۔ سمعانی ج4ص84)

حضرت ہناد بن سری رحمۃ اللہ علیہ کثرت عبادت کرنے کی وجہ سے عابد مشہور ہوئے تھے۔

حضرت عبدالرحمٰن بن ابان بن عثمان قرشی رحمۃ اللہ علیہ

کان کثیر العبادۃ و التالہ۔ (سیر اعلام النبلاء ج5ص502)

حضرت عبدالرحمٰن بن ابان رحمۃ اللہ علیہ کثرت سے عبادت کرنے والے اور آہ (دعا مانگنے) والے تھے۔

حضرت ابوالحسن علی بن عثمان بن علی جلابی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ

(المتوفیٰ 465ھ)

پس نماز اہل مجاہدت واہل استقامت بیشتر کنند و فرمایند چناں کہ مشایخ مر مریداں رادر شبانروزے چہار صد رکعت نماز فرمایند مر عادت تن را بر عبادت و مستقیماں نیز نماز بسیار کنند مر شکر قبول را در حضرت۔

(کشف المحجوب ص438)

حضرت داتا علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ پس اہل مجاہدہ اور ارباب استقامت نماز بہت زیادہ ادا کرتے ہیں اور کثرت سے نماز ادا کرنے کا حکم دیتے ہیں۔ چنانچہ مشائخ عظام اپنے مریدوں کے جسم کو عبادت کا عادی بنانے کے لیے دن رات میں چار سو رکعت نماز ادا کرنے کا حکم دیتے ہیں۔ نیز ارباب استقامت خود بھی کثرت سے نماز ادا کرتے ہیں تاکہ بارگاہ الٰہی میں قبولیت کا شکر ادا کر سکیں۔

تذکرہ صوفیائے پنجاب صفحہ اڑتالیس پر لکھا ہوا ہے کہ حضرت داتا علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ مسلسل چار سال تک سفر میں رہنے کے باوجود کبھی نماز

باجماعت ترک نہیں ہوئی۔

فائدہ: نماز باجماعت ادا کرنے والے بزرگان دین کو فصل بیست میں ملاحظہ کر سکتے ہیں۔

حضرت محمد عابد سنامی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ

(المتوفیٰ 1160ھ)

کثیر العبادت کثیر الذکر بودند۔ (مقامات مظہریہ ص 17)

حضرت محمد عابد سنامی مجددی رحمۃ اللہ علیہ زیادہ عبادت کرنے والے زیادہ ذکر کرنے والے تھے۔

حضرت خواجہ محمد زبیر بن شیخ ابو العلی بن حجۃ اللہ مجددی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ

(المتوفیٰ 1152ھ)

وکان عالما کثیر العبادۃ

(المناقب الاحمدیۃ والمقامات السعیدیۃ ص 40، انوار العارفین ص 476)

حضرت خواجہ محمد زبیر مجددی رحمۃ اللہ علیہ بڑے عالم اور کثرت سے عبادت کرنے والے تھے۔

حضرت صفی القدر بن عزیز القدر مجددی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ

(والد شاہ ابو سعید مجددی رحمۃ اللہ علیہ)

(المتوفیٰ 1236ھ)

عالم باعمل ،کثیر العبادات و الطاعات بحدے بودند که یک لمحه ازاں فراغت نه داشتند و استقامت بر شریعت و طریقت تا حد نهایت داشتند۔ (مقامات اخیار ص 63)

حضرت صفی القدر رحمۃ اللہ علیہ عالم باعمل کثیر عبادت کرنے اور اطاعت کرنے میں بہت زیادہ تھے۔ ایک لمحہ بھی اس سے فارغ نہیں ہوتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ شریعت و طریقت پر استقامت کرنے میں انتہائی کامل تھے۔

فصل دوم

عبادت گذار بزرگان دین

حضرت ابو عمر عامر بن عبد اللہ بن عبد قیس بن ثابت تمیمی عنبری رحمتہ اللہ علیہ

(توفی فی زمن معاویہ)

وکان اذا کان اللیل جعلہ نہارا قام و اذا کان النہار جعلہ لیلا صام و نام۔

(الطبقات الکبریٰ ج7 ص 79، صفۃ الصفوۃ ص 612)

جب رات آجاتی تو حضرت ابو عمر عامر بن عبد اللہ رحمتہ اللہ علیہ رات کو دن بنا کر پوری رات نماز پڑھتے تھے اور جب دن ہو جاتا تو دن کو رات بنا کر روزہ رکھ کر سو جاتے تھے۔

حضرت اسود بن یزید نخعی کوفی رحمتہ اللہ علیہ

(المتوفیٰ 75ھ)

وکانوا یسمون الاسود من اہل الجنۃ۔

(تذکرۃ الحفاظ ج1 ص 41)

حضرت اسود بن یزید نخعی رحمتہ اللہ علیہ کا نام لوگ کثرت عبادت وریاضت کی وجہ سے جنتی رکھا تھا۔

(فائدہ) حضرت اسود بن یزید رحمتہ اللہ علیہ کی نماز فصل سی و ہفتم میں دیکھ سکتے ہیں۔

حضرت ابو القاسم محمد بن علی بن ابی طالب ہاشمی المعروف ابن حنفیہ رحمتہ اللہ علیہ

(المتوفیٰ 81ھ)

وکان ابن الحنفیۃ نہایۃ فی العلم غایۃ فی العبادۃ۔

(شذرات الذہب ج1 ص 165)

حضرت محمد بن حنفیہ رحمتہ اللہ علیہ علم میں نہایت اور عبادت میں انتہائی درجہ کامل تھے۔

حضرت ابو عمرو اویس بن عامر بن جزء قرنی مرادی، الیمنی رحمۃ اللہ علیہ
(المتوفیٰ 85ھ)

کان اویس مشغولا بالعبادۃ۔ (صفۃ الصفوۃ ص540)

حضرت اویس قرنی رحمۃ اللہ علیہ ہر وقت عبادت میں مشغول رہتے تھے۔

علامہ فرید الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ تذکرۃ الاولیاء میں صفحہ سولہ پر لکھتے ہیں:

و ربیع گوید کہ رفتم تا اویس را بہ بینم در نماز بامداد یافتم چوں از نماز فارغ شد و بہ تسبیح مشغول گشت تا نماز پیشین شد بعد ازاں تا نماز دیگر ہمچنیں تا سہ روز ہیچ نخورد و نخفت شب چہارم اورا گوش داشتم اند کے خواب کرد و از جائے برجست و در مناجات آمد و گفت الٰہی بتو پناہ میگرم از چشم پر خواب و از شکم پر گشتم۔

ربیع کہتا ہے کہ میں حضرت اویس قرنی رحمۃ اللہ علیہ کی تلاش میں روانہ ہوا۔ چنانچہ جب میں ان کے پاس پہنچا وہ صبح کی نماز میں مشغول تھے۔ نماز سے فارغ ہو کر تسبیح شروع کی یہاں تک کہ ظہر کی نماز کا وقت آ گیا۔ ظہر کے بعد اسی طرح عصر تک پڑھتے رہے۔ یہاں تک کہ تین دن کامل گذر گئے نہ کچھ کھایا نہ کچھ پیا اور نہ ہی آرام کیا۔ چوتھی رات میں نے دیکھا کہ یونہی ذرا سی آنکھ لگی مگر فورا بیدار ہو کر مناجات کرنے لگے کہ خداوند میں ایسی آنکھ سے جو زیادہ سوئے اور ایسے پیٹ سے جو زیادہ کھائے تیری پناہ مانگا ہوں۔

حضرت ام ھذیل حفصہ بنت سیرین انصاریہ رحمۃ اللہ علیہا
(المتوفیٰ 101ھ)

وقال المھدی بن میمون: مکثت حفصۃ بنت سیرین ثلاثین سنۃ لا

تخرج من مصلاھا الا لقائلۃ او قضاء حاجۃ۔

(سیر اعلام النبلاء ج5 ص416)

مہدی بن میمون کہتے ہیں کہ حضرت حفصہ بنت سیرین رحمۃ اللہ علیہا تیس سال تک جائے نماز کو سوائے قیلولہ اور قضاحاجت کے چھوڑ کر نہیں نکلتی تھیں۔

حضرت ابو اسحاق عمرو بن عبد اللہ سبیعی ہمدانی کوفی رحمۃ اللہ علیہ

(المتوفیٰ129،128،127ھ)

قال عون بن عبداللہ لابی اسحاق مابقی منک ؟قال ؛اصلی فاقرا البقرۃ فی رکعۃ۔

(تذکرۃ الحفاظ ج1ص 87 ، سیر اعلام النبلاء ج6ص190)

ایک دن عون بن عبد اللہ نے (بوڑھاپے کے زمانہ میں) حضرت ابو اسحٰق عمرو بن عبد اللہ رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا اب عبادت گذاری میں آپ کی طاقت کتنی باقی رہ گئی ہے؟ آپ نے فرمایا اب تو میں نماز پڑھتا ہوں تو ایک رکعت میں صرف سورۃ بقرۃ ہی پڑھ سکتا ہوں۔

حضرت ابو عبد اللہ کرز بن وبرہ حارثی کوفی رحمۃ اللہ علیہ

(المتوفیٰ141ھ)

عن ابن شبرمۃ قال صحبت کرزا فکان اذا نزل یلتفت قبل ان یضرب خباءہ فاذا رای موضعا طیبا صلی فیہ۔

(شعب الایمان ج3ص167، سیر اعلام النبلاء ج6ص316)

حضرت ابن شبرمہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں حضرت کرز رحمۃ اللہ علیہ کا ساتھی رہا ان کی عادت تھی کہ وہ جہاں کہیں اترتے تھے تو خیمہ نصب کرنے سے پہلے ادھر ادھر دیکھتے تھے جب وہ کوئی پاک جگہ دیکھتے تھے تو اس میں وہ نماز پڑھ لیتے تھے۔

حضرت امام ابو عبد اللہ جعفر صادق بن محمد باقر بن علی زین العابدین ہاشمی علوی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفیٰ 148ھ)

وقال مالك اختلف اليه زمانا فما كنت اراه الاعلى ثلاث خصال؛ اما مصل و اما صائم و اما يقرا القرآن وما رايته يحدث الاعلى طهارة۔

(تہذیب التہذیب ج1 ص386)

حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں ایک زمانہ تک امام جعفر صاق رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں آتا جاتا رہا۔ میں نے آپ کو ہمیشہ تین خصال (عادت) پر ہی دیکھا۔ نماز ادا کرتے ہوئے یا روزہ رکھے ہوئے یا قرآن کی تلاوت کرتے ہوئے اور احترام کی وجہ سے آپ ہمیشہ طہارت کی حالت میں حدیث بیان کرتے تھے۔

علام ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ صفۃ الصفوۃ میں صفحہ تین سو چھپن پر لکھتے ہیں:

كان مشغولا بالعبادة عن حب الرياسة۔

حضرت جعفر صادق رحمۃ اللہ ریاست (جاہ ومال) کی محبت سے منہ موڑ کر ہر وقت عبادت میں مشغول رہتے تھے۔

حضرت ابو سلمہ مسعر بن کدام بن ظہیر ہلالی کوفی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفیٰ 155ھ)

ولم يكن له ماوى الا منزله والمسجد۔ (الطبقات الکبریٰ ج6 ص345)

حضرت مسعر بن کرام رحمۃ اللہ علیہ کے صرف دو ٹھکانے تھے گھر اور مسجد۔

حضرت ابو عمارہ حمزۃ بن حبیب بن عمارہ زیات تیمی کوفی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفیٰ 158، 156ھ)

وكان من خيار عباد الله عبادة وفضلا وورعا ونسكا۔

(تہذیب التہذیب ج2 ص19، الانساب۔ سمعانی ج1 ص523)

حضرت ابو عمارہ حمزہ بن زیات رحمتہ اللہ علیہ عبادت، فضلیت، پرہیز گاری اور دنیا سے بے تعلقی میں اللہ تعالیٰ کے جلیل القدر بندے تھے۔

حضرت ابو حارث محمد بن عبد الرحمٰن بن مغیرہ بن حارث بن ابی ذئب قرشی عامری رحمتہ اللہ علیہ المعروف ابن ابی ذئب (المتوفیٰ 159ھ)

وقال الواقدی کان ابن ابی ذئب یصلی اللیل اجمع و یجتهد فی العبادۃ۔

(تهذیب التهذیب ج5 ص196، شذرات الذهب ج1 ص399)

(تاریخ بغداد ج3 ص102، مراۃ الجنان ج1 ص265)

علامہ واقدی کہتے ہیں کہ حضرت ابن ابی ذئب رحمتہ اللہ علیہ پوری رات نماز پڑھتے تھے اور عبادت میں پوری کوشش کرتے تھے۔

حضرت ابو محمد سعید بن عبد العزیز بن یحیٰ تنوخی دمشقی رحمتہ اللہ علیہ (المتوفیٰ 167ھ)

کان من عباد اهل شام۔

(تهذیب التهذیب ج2 ص321)

حضرت سعید بن عبد العزیز تنوخی رحمتہ اللہ علیہ ملک شام کے عبادت گذاروں میں سے تھے۔

حضرت ابو عبد اللہ حسن بن صالح بن حی ہمدانی ثوری کوفی رحمتہ اللہ علیہ (المتوفیٰ 169ھ)

وقال ابوزرعة اجتمع فی الحسن بن صالح اتقان و فقه و عبادۃ و زهد۔

(تذکرۃ الحفاظ ج1 ص159، سیر اعلام النبلاء ج7 ص279)

(تهذیب التهذیب ج1 ص495)

ابوزرعۃ کہتے ہیں کہ حضرت حسن بن صالح رحمتہ اللہ علیہ اتقان، فقہ، زہد اور عبادت کا مرکز تھے۔

حضرت ابو عبد الرحمٰن عبد اللہ بن مبارک بن واضح حنظلی رحمۃ اللہ علیہ

(المتوفیٰ 181ھ)

و در تواریخ ثقات مذکور ست کہ جماعت از بزرگاں در مقامے مجتمع شدند سر آمد اہل زمان خود دریں صفات ابن المبارک قرار دادند و در ہر باب ازین بابہائے بتفوق و بیعدیلی اواقرار کردند علم فقہ ، ادب ، نحو ، لغت ، زہد ، شعر گوئی ، فصاحت،شب بیداری وتہجد گذاری،عبادات، انصاف و بایاران خود بحسن صحبت گزرانیدن و مخالفت بآنہانہ کردن۔

(بستان المحدثین ص 152، شذرات الذہب ج1ص 475)

ثقات کی تاریخ میں مذکور ہے ایک دفعہ بزرگوں کی ایک جماعت ایک مقام پر مجتمع ہوئی اور علم فقہ ، ادب ، نحو،لغت،زہد،شعر گوئی،فصاحت، شب بیداری، تہجد گذاری، عبادت ،انصاف کی پابندی،اپنے احباب سے حسن صحبت اور ان کی مخالفت سے احتراز کرنا ان سب صفات حمیدہ میں اپنے زمانہ کا سردار حضرت عبد اللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ کو تسلیم کیا۔

علامہ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ سیر اعلام النبلاء جلد ہفتم میں صفحہ چھ سو انیس پر لکھتے ہیں کہ

وقال نعیم ما رایت اعقل من ابن المبارك ولا اکثر اجتهادا فی العبادة۔

نعیم کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ سے زیادہ عاقل اور زیادہ عبادت میں کوشش کرنے والا کسی شخص کو نہیں دیکھا۔

حضرت ابوزکریا یحیٰ بن یمان عجلی کوفی رحمۃ اللہ علیہ

(المتوفیٰ 189ھ)

قال ابوبکر بن عیاش ذاك راهب یعنی لعبادته۔

(تہذیب التہذیب ج6 ص193، سیر اعلام النبلاء ج7 ص 587)




(شذرات الذھب ج2ص 21)

ابو بکر بن عیاش رحمتہ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت یحیٰ بن یمان رحمتہ اللہ علیہ کثرت عبادت کی وجہ سے راہب تھے۔

علامہ ذہبی رحمتہ اللہ علیہ تذکرۃ الحفاظ جلد اول میں صفحہ دوسونو پر لکھتے ہیں:۔

وکان من العلماء العابدین

حضرت یحیٰ بن یمان رحمتہ اللہ علیہ عبادت گذار علماء میں سے تھے۔

حضرت سفیان رحمتہ اللہ علیہ

ابو خالد الاحمر قال اکل سفیان فشبع فقال ان الحمار اذا زید فی علفه زید فی عمله فقام حتیٰ اصبح۔

(شعب الایمان ج3ص 167)

حضرت خالد احمر رحمتہ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت سفیان رحمتہ اللہ علیہ نے کھانا کھایا جب پیٹ بھر گیا تو بولے کہ گدھا جب زیادہ گھاس کھاتا ہے اس کا کام بھی زیادہ کر دیا جاتا ہے۔ پھر وہ عبادت کرنے جو کھڑے ہوئے تو انہوں نے صبح کر دی۔

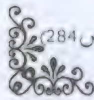
(فائدہ) بعض بزرگان دین کہتے ہیں کہ کم کھانا اور رات کو سو جانا بہتر ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ کم کھانا رات کو عباد کرنا بہتر ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ کچھ نہ کھانا رات کو عبادت کرنا بہتر ہے۔ فقیر راقم الحروف کہتا ہے کہ مذکور حکایت و اقوال فقیر کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہیں لیکن کم کھانا عشاء نماز پڑھ کر جلدی سو جانا اور رات کے پچھلے حصہ میں بیدار ہو کر نماز تہجد آٹھ رکعت چار سلام سے ادا کرنا بہتر ہے۔

حضرت ابو داؤد عمر بن سعد بن عبید حضری کوفی رحمتہ اللہ علیہ (المتوفیٰ 203ھ)

وقال ابن حبان فی الثقات کان من العباد الخشن۔

وقال العجلی کان رجلا صالحا متعبدا۔

(تہذیب التہذیب ج4ص 284)




ابن حبان کتاب الثقات میں لکھتے ہیں کہ حضرت عمر بن سعد رحمۃ اللہ علیہ بے انتہا عبادت گذار تھے۔

علامہ عجلی بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن سعد رحمۃ اللہ علیہ نیک اور زیادہ عبادت کرنے والے تھے۔

علامہ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ سیر اعلام النبلاء جلد ہشتم میں صفحہ دو سو اڑسٹھ پر اور علامہ ابن عماد حنبلی رحمۃ اللہ علیہ شذرات الذہب جلد دوم میں صفحہ چھہتر پر لکھتے ہیں:

وقال ابن المدینی ما رایت بالکوفۃ اعبد منہ

ابن مدینی بیان کرتے ہیں کہ میں نے کوفہ میں حضرت عمر بن سعد رحمۃ اللہ علیہ سے زیادہ کثرت سے عبادت کرنے والا کسی شخص کو نہیں دیکھا۔

حضرت ابو احمد محمد بن عبد اللہ بن زبیر اسدی کوفی رحمۃ اللہ علیہ
(المتوفیٰ 203ھ)

وقال ابوحاتم: عابدا مجتھدا۔

(مراۃ الجنان ج 2 ص 7)

ابو حاتم بیان کرتے ہیں کہ حضرت محمد بن عبد اللہ رحمۃ اللہ علیہ عبادت کرنے والے اور زیادہ کوشش کرنے والے تھے۔

حضرت ابو خالد یزید بن ہارون بن زاذی سلمی واسطی رحمۃ اللہ علیہ
(المتوفیٰ 206ھ)

کان ھو معروف بطول صلاۃ اللیل والنھار۔

(شذرات الذہب ج 2 ص 92)

حضرت یزید بن ہارون رحمۃ اللہ علیہ دن رات لمبی نماز پڑھنے میں مشہور تھے۔ یعنی آپ رحمۃ اللہ علیہ دن رات میں طویل نماز ادا کرتے تھے۔

حضرت ابو العباس احمد بن محمد بن عیسیٰ برتی بغدادی حنفی رحمتہ اللہ علیہ

(المتوفیٰ 280ھ)

فقال ھذا الزم بیتہ و اشتغل بالعبادۃ ، ھکذا یکون القضاۃ لا کما نحن۔

قال الخطیب یذکر بالصلاح و العبادۃ۔

(تذکرۃ الحفاظ ج2 ص130، سیر اعلام النبلاء ج10 ص702)

(تاریخ بغداد ج5 ص266)

قاضی اسماعیل کہتے ہیں کہ حضرت امام ابو العباس برتی رحمتہ اللہ علیہ اپنے گھر میں رہ کر عبادت میں مصروف رہتے ہیں، قاضی ایسے ہی ہونے چاہئیں ہمارے جیسے نہیں۔

علامہ خطیب بغدادی کہتے ہیں کہ ان کی نیکو کاری اور عبادت گذاری کا چرچہ دور و نزدیک پھیلا ہوا تھا۔

علامہ امام خطیب بغدادی رحمتہ اللہ علیہ تاریخ بغداد جلد پنجم میں صفحہ دو سو چھیاسٹھ پر،

علامہ ذہبی رحمتہ اللہ علیہ سیر اعلام النبلاء جلد دہم میں صفحہ سات سو دو پر اور

علامہ امام ابن کثیر رحمتہ اللہ علیہ البدایۃ و النھایۃ جلد یازدھم میں صفحہ تین سو سینتیس پر لکھتے ہیں:

وقد رآہ بعضھم فی المنام و قد دخل علی رسول اللہ ﷺ فقام الیہ و صافحہ و قبل بین عینیہ و قال مرحبا بمن یعمل بسنتی و اثری۔

بعض بزرگوں نے حضرت ابو العباس برتی رحمتہ اللہ علیہ کو خواب میں دیکھا کہ آپ رحمتہ اللہ علیہ حضور اکرم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو پھر حضور اکرم ﷺ اٹھ کھڑے ہوئے، آپ کو مصافحہ کیا اور آپ رحمتہ اللہ علیہ کی دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا مرحبا (شاباس، واہ واہ، آفرین)

اسی شخص کے لئے جو میری سنت اور اثر (تہجد نماز ادا کرنے) پر عمل کرتا ہے۔

(فائدہ) اکابر دین کی پیشانی، ہاتھ اور پاؤں وغیرہ کو بوسہ دینے کے متعلق؟

کثیر دلائل کے ساتھ فقیر راقم الحروف کی کتاب "اثبات تقبیل الرجلین والیدین من سنۃ نبی القبلتین" المعروف "بوسہ" کو دیکھ سکتے ہیں۔

حضرت ابو الحسین احمد بن محمد نوری خراسانی بغوی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفیٰ 295ھ)

وقال ابو احمد المغازلی ما رایت اعبد من النوری۔

(الرسالۃ القشیریۃ ص53، طبقات الصوفیہ۔ ہروی ص157)

(البدایۃ والنہایۃ ج11 ص394، سیر اعلام النبلاء ج11 ص160)

(تاریخ بغداد ج5ص339، تذکرۃ الاولیاء ص253، صفۃ الصفوۃ ص475)

ابو احمد مغازلی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو الحسن نوری رحمۃ اللہ علیہ سے زیادہ عبادت گذار نہیں دیکھا۔

حضرت ابو عبد الرحمٰن احمد بن شعیب بن علی نسائی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی 303ھ)

من اجتہادہ فی العبادۃ باللیل و النہار۔ (تہذیب التہذیب ج1ص28)

(البدایۃ والنہایۃ ج12 ص11، شذرات الذہب ج2 ص421)

ابو حسین بن مظفر بیان کرتے ہیں کہ میں نے مصر کے مشائخ عظام سے سنا کہ وہ اعتراف کرتے تھے کہ حضرت احمد نسائی رحمۃ اللہ علیہ دن اور رات کے عبادت کرنے میں زیادہ کوشش کرنے والے تھے۔

حضرت ابو یعقوب یوسف بن ایوب (یعقوب) بن یوسف ہمدانی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفیٰ 535ھ)

ثم ترک ذالك و اشتغل بالتعبد۔

(البدایۃ والنہایۃ ج14ص108، شذرات الذہب ج4ص270)

(الانوار القدسیہ فی مناقب السادۃ النقشبندیہ ص 107، جواھر نقشبندیہ ص 168)
(نفحات الانس ص 380، تذکرۃ مشائخ نقشبندیہ۔ توکلی ص 93)
(تاریخ اولیاء ص 69، مراۃ الجنان ج3 ص 202، ارغام المرید ص 204)

حضرت ابو یعقوب یوسف ہمدانی رحمتہ اللہ علیہ سب کو ترک کر کے عبادت میں مشغول رہتے تھے۔

حضرت سید جلال الدین بن احمد کبیر رحمتہ اللہ علیہ المعروف مخدوم جہانیاں جہاں گشت (المتوفیٰ 785ھ)

حضرت مخدوم جہانیاں رحمتہ اللہ علیہ پانچ وقت نماز کے علاوہ تہجد، اشراق، چاشت، صلوٰۃ الاوابین، تراویح اور دوسری نفلیں پڑھتے تھے۔

(تذکرہ صوفیائے پنجاب ص 196)

حضرت شیخ حمزہ دھرسوی چشتی (مرید و خلیفہ سید محمد گیسو دراز) رحمتہ اللہ علیہ (المتوفیٰ 957ھ)

و دائم العبادات۔

(اخبار الاخیار ص 186، تذکرہ مشائخ شیراز ھند ص 319)

حضرت شیخ حمزہ چشتی رحمتہ اللہ علیہ اپنا تمام تر وقت عبادت میں گذارتے تھے۔

حضرت عتبہ بن ابان غلام بصری رحمتہ اللہ علیہ

وکان یھجع بعد العشاء شیئا یسیرا ثم یقوم الی الصباح۔

(الطبقات الکبریٰ ص 70)

حضرت عتبہ بن ابان رحمتہ اللہ علیہ نماز عشاء کے بعد بہت تھوڑا سوتے اور پھر صبح تک کھڑے عبادت کیا کرتے تھے۔

علامہ ذہبی رحمتہ اللہ علیہ سیر اعلام النبلاء جلد ہفتم میں صفحہ باون پر لکھتے ہیں

کان عتبہ الغلام من نساك اھل البصرۃ، یصوم الدھر

حضرت عتبہ بن ابان رحمتہ اللہ علیہ اہل بصرہ کے عبادت گذاروں اور زمانہ سے روزہ رکھنے والوں میں سے تھے۔

حضرت نبی رحمۃ اللہ علیہا

(زوجہ امام ابن جریج رحمۃ اللہ علیہ)

وکانت لہ امراۃ عابدۃ۔ (تذکرۃ الحفاظ ج1ص128)

حضرت امام ابن جریج رحمۃ اللہ علیہ کی بیوی رحمۃ اللہ علیہا بڑی عبادت گذار تھیں۔

حضرت سیف الدین بن محمد معصوم فاروقی سرہندی مجددی نقشبندی المعروف سلطان الاولیاء رحمۃ اللہ علیہ

(المتوفیٰ 1096،1095ھ)

جامعی بود میان علوم ظاہری و باطنی ۔۔تقویٰ وعبادت اتباع شریعت و بخطاب محی السنت مخاطب بود۔

(خزینۃ الاصفیاء ص646، حدیقۃ الاولیاء ص126)

حضرت شیخ سیف الدین مجددی رحمۃ اللہ علیہ جامع علوم ظاہری اور باطنی تھے تقویٰ اور عبادت و اتباع سنت و شریعت اور غایت پرہیز گاری کے سبب سے مخاطب بخطاب محی السنت تھے۔

حضرت شاہ ابو سعید زکی القدر بن صفی القدر مجددی نقشبندی المعروف شاہ ابو سعید رحمۃ اللہ علیہ

(المتوفیٰ 1250ھ)

علائق دنیوی (یعنی باوجوود اہل و عیال دارند) در عبادت پروردگار ایں گونہ مصروف است گویا کہ علائق دنیوی نہ دارد ۔ (مقامات اخیار ص66)

حضرت شاہ ابو سعید مجددی رحمۃ اللہ علیہ کثیر اہل وعیال رکھنے کے باوجود اللہ تعالیٰ کی عبادت میں اس طرح مصروف تھے گویا کہ آپ اہل وعیال ہی نہیں رکھتے۔

حضرت مولانا ولی النبی مجددی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ

(خلیفہ احمد سعید رحمۃ اللہ علیہ)

و طاعت و عبادت ثانی ندارد۔ (اربع انہار ص 4)

حضرت ولی النبی مجددی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ اطاعت اور عبادت کرنے میں بے مثال تھے۔

حضرت خواجہ بہاؤالدین خاوند بن خواجہ خاوند محمود نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت بہاؤالدین خاوند نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ عبادت گذار اور شب بیدار تھے اور حضرت خاوند محمود رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد گوشہ نشینی اختیار کرلی شب روز عبادت الٰہی میں گذارنے لگے۔

(تذکرۃ المشائخ نقشبندیہ ص 704)

حضرت پیر امیر شاہ بن پیر شاہ بھیروی رحمۃ اللہ علیہ

(المتوفٰی 1346ھ)

حضرت پیر امیر شاہ بھیروی رحمۃ اللہ علیہ شریعت مطہرہ کی سختی سے پابندی کرتے، فرائض تو کجا نوافل کی ادائیگی میں بھی تساہل نہ کرتے۔

(تذکرہ اکابر اہل سنت پاکستان ص 95)

حضرت محمد فضل علی شاہ بن مراد علی شاہ بن موج علی شاہ ہاشمی قریشی سراجی مجددی نقشبندی المعروف پیر قریشی رحمۃ اللہ علیہ

(مرشد حضور پیر مٹھار حمۃ اللہ علیہ)

(المتوفٰی 1354ھ)

حضرت محمد فضل علی قریشی رحمۃ اللہ علیہ روزمرہ کی نماز ،نوافل تہجد، اذکار، ادعیہ مسنونہ اور سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے اسباق و معمولات کی پابندی کے ساتھ ساتھ مریدین کی تربیت اور اہل وعیال، اعزہ واقارب، وتمام اہل حقوق کی

ادائیگی شریعت غرا کی متابعت سے ساتھ ادا کرنے اور تبلیغ دین میں ہی آپ کے روز و شب بسر ہوتے تھے۔

(مقامات فضلیہ ص 25)

فقیر علی اکبر بن محمد حیات بن علی محمد زہری بروہی مسکین پوری

فقیر علی اکبر حضوری صاحب پانچ وقت نماز اور تہجد ادا کرتے ہیں اور بہترین نعت خوان ہیں۔ سر پر ہر وقت عمامہ کلاہ پر باندھا رکھتے ہیں، فقیر راقم الحروف کے رفیق و شفیق سسر ہیں۔

فقیر غلام صابر بن غلام رسول بن محمد حیات زہری بروہی مسکین پوری

فقیر غلام صابر حضوری صاحب کاروبار کرنے کے باوجود پانچ وقت نماز ادا کرنے کے پابند ہیں۔ تہجد نماز پڑھتے رہتے ہیں۔ آپ بہترین نعت خوان ہیں۔ فقیر راقم الحروف اور تمام فقرا کے خاص خدمت گار ہیں

یہ فقیر اپنا ایک واقعہ اس طرح بیان کرتے ہیں کہ ایک بار میں اور فقیر گل حسن صاحب کراچی سے گاڑی پر درگاہ مسکین پور شریف جارہے تھے۔ راستہ میں نماز کا وقت ہوا تو ہم نے ڈرائیور سے کہا گاڑی روکو تاکہ ہم نماز ادا کریں۔ اس نے جواب دیا۔ ہم نے اسے کہا کیا آپ مسلمان نہیں؟ اس نے کہا نہیں بلکہ میں عیسائی ہوں۔ نعوذ باللہ من ذلک ہم نے اس سے اصرار کیا کہ گاڑی روکو لیکن وہ بات نہیں مانا۔ آخر خود کسی شہر میں کسی مسافر کو اتارنے کے لیے بس روک دی تو ہم فوراً اتر گئے ڈرائیور نے کہا فقیر صاحبان آپ اتر رہے ہیں لیکن سن لو ہم آپ لوگوں کے لیے نہیں رکیں گے۔ ہم جارہے ہیں۔ ہم نے اسے کہا کہ آپ چلے جائیں ہم نماز ادا کریں گے۔ ہم اسے چھوڑ کر مسجد کی طرف روانہ ہوئے اور سکون واطمینان سے نماز ادا کی۔ یہ ہے میرے پیارے فقرا فقیر غلام صابر صاحب اور فقیر گل حسن صاحب کی اسلامی و دینی غیرت وجذبہ۔

فقیر گل حسن بن غلام رسول بن محمد حیات زہری بروہی مسکین پوری

فقیر گل حسن حضوری صاحب کاروبار کرنے کے باوجود پانچ وقت نماز ادا کرنے کے پابند ہیں۔ تہجد نماز پڑھتے رہتے ہیں۔ فقیر راقم الحروف اور تمام فقرا کے خاص خدمت گار ہیں۔

فقیر شعیب احمد بن فرید احمد بن اسرار احمد مسکین پوری

فقیر شعیب احمد حضوری صاحب پانچ وقت نماز ادا کرتے ہیں اور عصر تا مغرب فقیر راقم الحروف کی صحبت میں بیٹھتے ہیں۔

یہ اپنا ایک واقعہ بیان کرتے ہیں کہ جب میں آپ قبلہ (فقیر راقم الحروف) کی صحبت میں آنا شروع کیا تو الحمد للہ پابند شرع ہوتا گیا۔ حتیٰ کہ ایک بار فجر نماز کا وقت نکل رہا تھا اور میں گہری نیند سو رہا تھا دیکھتا ہوں کہ آپ قبلہ (راقم الحروف) میرے ہاتھ کو پکڑ کر اوپر کھینچتے ہوئے فرما رہے ہیں کہ فقیر اٹھو نماز ادا کرو۔ میں فوراً اٹھا اور اپنے ہاتھ کو اسی حالت میں پایا جیسے آپ قبلہ (راقم الحروف) نے پکڑا ہوا تھا۔

(فائدہ) اس موضوع کا کوئی فصل نہیں اس لئے مذکورہ بالا چار فقرا کو اس فصل میں رکھا گیا۔

فصل سوم

بچپن سے ہی عبادت کرنے والے بزرگان دین

حضرت ابو محمد سہل بن عبد اللہ بن یونس تستری رحمتہ اللہ علیہ (المتوفیٰ 283ھ)

و گفت سه ساله بودم که مرا قیام شب بود۔

(تذکرۃ الاولیاء ص 162، مراۃ الاسرار ص 329)

حضرت سہل بن عبد اللہ تستری رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں تین سال

کی عمر کا تھا کہ رات بھر نماز پڑھا کرتا تھا۔

حضرت شیخ احمد عبد الحق ردولوی رحمتہ اللہ علیہ

(المتوفیٰ 837ھ)

حضرت عبد الحق ردولوی رحمتہ اللہ علیہ سات سال کی عمر مین اپنی والدہ ماجدہ کے ساتھ رات کو اٹھ کر تہجد پڑھتے تھے۔

(مراۃ الاسرار ص 1141، تذکرۃ مشائخ شیرز از ھند ص 397)

حضرت شیخ عبد العزیز بن حسن طاہر چشتی رحمتہ اللہ علیہ

(المتوفیٰ 975ھ)

ابتدای صغر سن در عبادت و ریاضت مشغول شده۔

(اخبار الاخیار ص 282، تذکرہ مشائخ شیراز ھند۔ جونپور ص 309)

حضرت عبد العزیز چشتی رحمتہ اللہ علیہ بچپن ہی سے عبادت و ریاضت میں مشغول ہوئے۔

حضرت قطب الدین احمد شاہ بن شاہ عبد الرحیم بن شیخ وجیہ الدین رحمتہ اللہ علیہ المعروف شاہ ولی اللہ دہلوی

(المتوفیٰ 1176ھ)

حضرت ولی اللہ رحمتہ اللہ علیہ نے دو سال میں قرآن مجید ختم کر لیا، ساتویں سال سے نماز اور روزے کی پابندی شروع کر دی۔

(تذکرہ صوفیائے پنجاب ص 672)

حضرت حافظ محمد عبد الکریم بن نذر محمد نقشبندی رحمتہ اللہ علیہ

(المتوفیٰ 1355ھ)

حضرت عبد الکریم رحمتہ اللہ علیہ کو بچپن سے ہی نماز سے محبت تھی۔ اور رات کے وقت جب اپنی پھوپھی صاحبہ کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھتے تو کہتے۔ مجھے بھی

مصلی بنادیجئے تاکہ میں بھی نماز پڑھا کروں۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ تراویح پڑھایا کرتے وہاں لوگ مغرب کے وقت ہی اپنی جگہ مخصوص کر لیتے تھے تاکہ کہیں ایسا نہ ہو کہ پھر جگہ ہی نہ ملے۔ (تذکرہ اکابر اہل سنت پاکستان ص 258)۔

فصل چہارم

عبادت و ریاضت کرنے والے بزرگان دین

حضرت سلطان العارفین ابویزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ

(اسمہ طیفور بن عیسیٰ بن شروسان)

(المتوفیٰ 261ھ)

حضرت بایزید بسطامی رحمتہ اللہ علیہ ایک دفعہ حج کے لئے روانہ ہوئے اور بارہ سال میں کعبہ پہنچے۔ راستے میں چند قدم چلتے اور جائے نماز بچھا کر دو رکعت نماز پڑھتے۔ (تذکرۃ مشائخ نقشبندیہ ص 65)

حضرت ابوالقاسم عبدالکریم بن ہوازن قشیری نیشاپوری صوفی رحمۃ اللہ علیہ

(المتوفیٰ 465ھ)

در احوال ایشاں بتواتر منقول است کہ در مرض نوافل کہ مقرر داشتند از ایشاں ہرگز فوت نہ شد و ہمہ نمازہا استادہ ادا می کردند۔

(بستان المحدثین ص 200)

حضرت ابو القاسم قشیری رحمتہ اللہ علیہ کے حالات میں بطریق تواتر یہ منقول ہے کہ جو نوافل صحت کی حالت میں ادا کیا کرتے تھے و مرض الموت میں بھی فوت نہیں ہوئے تمام نمازیں کھڑے ہو کر ادا کرتے تھے۔

حضرت خواجہ حسن انداقی خواجگانیہ نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ

و دوام عبادت و ریاضت بود و متابع آثار سنت

(رشحات عین الحیات ج1ص 16- جواہر نقشبندیہ حاشیہ ص 170)

حضرت خواجہ حسن انداقی خواجگانیہ نقشبندی رحمتہ اللہ علیہ ہمیشہ عبادت اور ریاضت میں (مشغول رہتے) تھے اور آثار سنت کے پیرو تھے۔

حضرت شیخ فخر الدین احمد اجمیری رحمتہ اللہ علیہ

حضرت فخر الدین احمد اجمیری رحمتہ اللہ علیہ اپنی پوری زندگی عبادت اور ریاضت میں وقف کیے تھے یعنی پوری زندگی میں ریاضت اور عبادت (نمازادا) کیا کرتے تھے۔ (گلزار ابرار ص39)

حضرت شیخ برکیہ بن شاہو کا دیار کاتیار رحمتہ اللہ علیہ

و عبادات شاقه ..و بعبادت و ریاضت مشغول گشتی۔

(حدیقۃ الاولیائ۔ سید عبدالقادر ص176)

حضرت شیخ برکیہ رحمتہ اللہ علیہ بڑی مشقت عبادت کرتے تھے اور ہر وقت عبادات وریاضت میں مشغول رہتے تھے۔

حضرت شیخ محمد میر بن قاضی ڈتہ بن قلندر المعروف بہ میاں میر لاہوری رحمتہ اللہ علیہ (المتوفیٰ 1045ھ)

در عمر بست و پنج سالگی در لاہور رسید و بزہد و ریاضت مصروف گردید بحدیکه گاہی بشب خواب نکردی و تمام شب در یک نفس گذرانیدی و بعد یک ہفته افطار میکرد و چوں حالت استغراق زیادہ تر میشد تا یک یک ماہ اتفاق خوردن طعام نمی افتد۔

(خزینۃ الاصفیاء ص154، سفینۃ الاولیاء ص70)

حضرت میاں جیو رحمتہ اللہ علیہ جس وقت لاہور تشریف لائے عمر شریف پچیس برس تھی۔ زہد اور ریاضت میں مشغول ہوئے۔ اتنی حد تک کہ کبھی پوری رات نیند نہیں کرتے تھے۔ اور پوری رات حبس دم میں صبح کر دیتے تھے اور ایک ہفتہ کے بعد افطار کرتے تھے۔ اور جب حالت استغراق زیادہ بڑھ

جاتی تو ایک ایک ماہ کے بعد افطار کرتے تھے۔

حضرت میاں محمد حسن بن میاں محمد کامل رحمتہ اللہ علیہ

(المتوفیٰ 1274ھ)

حضرت میاں محمد حسن رحمتہ اللہ علیہ عبادت اور ریاضت میں سرگرم عمل تھے۔ کبھی مستی کی حالت میں آپ کی زباں مبارک بند رہتی۔ نماز اور ذکر کے کام جاری رہتے لیکن گفتگو بالکل نہ ہوتی۔ آپ صبح کی نماز کے بعد چاشت کے نوافل ادا کرنے تک مسجد شریف میں ذکر و مراقبہ میں مشغول رہتے تھے۔ آپ پانچ روز میں لاکھ بار درود شریف پڑھتے تھے۔ (تذکرۃ صوفیائے بلوچستان ص 267)

حضرت عبدالغنی بن حکیم غلام رسول لاہوری رحمتہ اللہ علیہ

(المتوفیٰ 1379ھ)

حضرت مولانا عبدالغنی صابری رحمتہ اللہ علیہ عبادت اور ریاضت میں کامل تھے، اٹھارہ سال کی عمر میں نماز تہجد اور اعتکاف کی ابتدا کی اور باقاعدگی سے ادا کرتے رہے حتیٰ کہ ٹانگ ٹوٹ جانے سے معذور ہو گئے۔ عشاء کے بعد جلد ہی سو جاتے تھے اور رات کے بارہ بجے اٹھ کر نوافل ادا کرتے اور پھر صبح کی نماز تک ذکر بالجہر میں مصروف رہتے، (تذکرہ اکابر اہل سنت پاکستان ص 253)

حضرت میاں علی محمد خان بن محمد عمر خان پاک پتنی رحمتہ اللہ علیہ

(المتوفیٰ 1395ھ)

حضرت میاں علی محمد خان رحمتہ اللہ علیہ کو دل کا عارضہ تھا اور مرگ بستر، ڈاکٹروں نے مکمل آرام کا مشورہ دے رکھا تھا۔ بستر سے اٹھنا اور چلنا پھرنا زہر قاتل ٹھہرا تھا۔ لیکن نماز کا وقت آیا تو اٹھنے لگے تاکہ وضو کر کے نماز پڑھ سکیں، ڈاکٹر نے منع کیا تو کہنے لگے ڈاکٹر صاحب یہ زندگی اس لئے تو درکار ہے کہ فرائض ادا کر سکیں،

اگر فرائض ہی ادا نہ ہوں تو ایسی زندگی کس کام کی؟ اس پر ڈاکٹر صاحب پیچھے ہٹ گئے اور میاں صاحب نے اٹھ کر نماز ادا کی۔

(تذکرہ اکابر اھل سنت پاکستان ص 284)

حضرت غلام محی الدین بن محمد اکبر خان نقشبندی نیریاں شریف رحمۃ اللہ علیہ (المتوفیٰ 1395ھ)

حضرت خواجہ غلام محی الدین نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ رات کو عبادت الٰہی میں مصروف رہتے۔ آپ کے پیٹ میں ایک گولا سا پیدا ہو گیا آپریشن ہوا تو پانی کی خاصی مقدار خارج ہو جانے کی وجہ سے کمزوری بہت ہو گئی لیکن آپ بدستور وضو کر کے باقائدگی سے نماز ادا کرتے رہے۔ آپ کے معالج نے وضو کرنے سے منع فرمایا اور نماز اشارے سے پڑھنے کو کہا تاکہ آپریشن کے ٹانکے ٹوٹنے نہ پائیں۔ آپ نے فرمایا چھیالیس سال تک کوئی وقت بغیر وضو کے نہیں گذرا اب مجھ سے یہ نہیں ہو سکتا کہ زندگی بھر کا معمول چھوڑ دوں، نماز حسب سابق ادا کرونگا ٹانکے ٹوٹتے ہیں تو ٹوٹتے رہیں

(تذکرہ اکابر اھل سنت پاکستان ص 354)

فصل پنجم

رات کو عبادت کرنے والے بزرگان دین

حضرت ابو بحر احنف بن قیس بن معاویہ تمیمی سعدی بصری رحمۃ اللہ علیہ (المتوفیٰ 72،71ھ)

قال؛ کانت عامۃ صلاۃ الاحنف باللیل قال؛ وکان یضع المصباح قریبا منہ فیضع اصبعہ علی المصباح ثم یقول؛ حس ثم یقول؛ یا احنف ماحملك علی ان صنعت کذا یوم کذا؟

(الطبقات الکبریٰ ج 7 ص 66؛ صفۃ الصفوۃ ص 607)

(البدایة والنہایة ج9ص101، سیراعلام النبلاء ج5ص123)

ابو منصور کا بیان ہے کے حضرت احنف بن قیس رحمتہ اللہ علیہ کی نماز کا وقت عموماً رات کو ہوتا تھا۔ ابو منصور نے یہ بھی بیان کیا کہ آپ اپنے قریب چراغ جلا کر اس پر اپنی انگلی رکھتے۔ پھر درد کی وجہ سے لفظ حس یعنی آہ فرماتے۔ پھر اپنے نفس سے خطاب کر کے فرماتے اے احنف! تجھ کو فلان فلان دن فلان فلان کام کرنے پر کس چیز نے آمادہ کیا؟

حضرت ابو عبدالرحمٰن عبداللہ بن حبیب سلمی کوفی رحمتہ اللہ علیہ (المتوفیٰ 74،73ھ)

عن شمر قال اخذ بیدی ابو عبدالرحمٰن السلمی، فقال کیف قوتك علی الصلاۃ فذکرت ما شاء الله ان اذکرہ، قال ابو عبدالرحمٰن کنت انا مثلك اصلی العشاء ثم اقوم اصلی فاذا انا حین اصلی الفجر انشط منی اول ما بدات۔

(حلیة الاولیاء جلد3ص334، صفة الصفوۃ ص541)

شمر نے بیان کیا ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابو عبدالرحمٰن سلمی رحمتہ اللہ علیہ نے میرا ہاتھ پکڑ لیا اور پوچھا کہ نماز کتنی پڑھتے ہو؟ میں نے جو اللہ تعالیٰ چاہا بتانا تھا بتا دیا تو حضرت ابو عبدالرحمٰن سلمی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں بھی تمہاری طرح ہوں۔ عشاء کی نماز کے بعد نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہوں اور جب فجر طلوع ہونے لگتی ہے تو میں اپنے جسم میں اس سے بھی زیادہ چستی محسوس کرتا ہوں جتنی نماز شروع کرنے سے پہلے تھی۔

حضرت امام زین العابدین علی بن حسین بن علی ہاشمی مدنی رحمتہ اللہ علیہ (المتوفیٰ 94،93،92ھ)

وکان لا یترك قیام اللیل لا سفرا ولا حضرا

(الطبقات الکبریٰ۔ شعرانی ص48، البدایة والنہایة ج9ص282)

(تذکرۃ الحفاظ ج1ص60)

حضرت امام زین العابدین علی بن حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سفر یا حضر میں کبھی رات کا قیام ترک نہیں کرتے تھے۔

حضرت ابووائل شقیق بن سلمہ اسدی کوفی رحمۃ اللہ علیہ

(المتوفی 82ھ)

و کان رضی اللہ عنہ اذا صلی باللیل یسمع الجیران تسبیحہ فی صلاتہ وکان اذا سمع ذکر اللہ تعالیٰ انتقض انتفاض الطیر المذبوح۔

(الطبقات الکبریٰ ص 61، سیر علام النبلاء ج 5 ص 178)

جب حضرت ابووائل شقیق بن سلمہ رحمۃ اللہ علیہ رات کو نماز پڑھتے تھے تو ان کے پڑوسی ان کی نماز کی تسبیح سنتے تھے اور جب یہ اللہ تعالیٰ کا ذکر سنتے تو مرغ مذبوح کی طرح تڑپتے تھے۔

حضرت ابو عثمان عبدالرحمٰن بن مل نہدی بصری رحمۃ اللہ علیہ

(المتوفیٰ 95-100ھ)

قواما باللیل لایترکہ۔ (البدایۃ والنہایۃ ج 9 ص 391)

حضرت ابو عثمان نہدی رحمۃ اللہ علیہ رات کو نماز ادا کرتے تھے اور اسے کبھی ترک نہیں کیا۔

حضرت ابو بکر محمد بن واسع بن جابر ازدی بصری رحمۃ اللہ علیہ

(المتوفیٰ 127،123ھ)

فکان یصلی اللیل اجمع۔ (صفۃ الصفوۃ ص 641، تہذیب التہذیب ج 5 ص 320)

حضرت محمد بن واسع رحمۃ اللہ علیہ پوری رات نماز ادا کرتے تھے۔

حضرت حارث بن یعقوب بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ

(المتوفیٰ 130ھ)

و کان ابوہ یعقوب من العابدین ایضا، وکان الحارث ربما احیی اللیل

صلاۃ۔ (سیر اعلام النبلاء ج6 ص505)

حضرت حارث رحمۃ اللہ علیہ پوری رات کو نماز ادا کرنے سے زندہ کرتے تھے اور آپ کے والد حضرت یعقوب رحمۃ اللہ علیہ بھی بڑے عبادت گذار تھے۔

حضرت عطا بن ابی مسلم محدث خراسانی رحمۃ اللہ علیہ

(المتوفیٰ 135ھ)

وقال ابن جابر کنا نغزو معه، فکان یحی اللیل صلاۃ الا نومة السحر، وکان یعظنا ویحثنا علی التھجد۔ (شذرات الذھب ج1 ص325)

ابن جابر کہتے ہیں کہ ہم حضرت عطا خراسانی رحمۃ اللہ علیہ سے عبادت کرنے میں مقابلہ کرتے تھے، آپ نماز سے رات کو زندہ کرتے تھے۔ مگر چند ساعت سحور کے وقت لیٹتے تھے۔ اور آپ ہمیں تہجد ادا کرنے کے لیے نصیحت اور تاکید کرتے تھے۔

حضرت ام عمرو رابعہ بنت اسمٰعیل عدویہ بصریہ رحمۃ اللہ علیہا

(زوجہ احمد بن ابی الحواری)

(المتوفیٰ 185، 180، 135ھ)

عبدہ بنت ابی شوال قالت کانت رابعة تصلی اللیل کله۔

(سیر اعلام النبلاء ج7 ص509، صفۃ الصفوۃ ص709)

عبدہ بنت ابی شوال کہتی ہیں کہ حضرت رابعہ عدویہ رحمۃ اللہ علیہا پوری رات نماز پڑھتی تھیں۔

حضرت امام ابو حنیفہ نعمان بن ثابت بن زوطی تمیمی کوفی رضی اللہ عنہ

(المتوفیٰ 150ھ)

عن ابی یوسف قال کنت امشی مع ابی حنیفة فقال رجل لآخر ھذا ابو حنیفة لا ینام اللیل فقال واللہ لا یتحدث الناس عنی بما لم افعل فکان یحی

اللیل صلاۃ و دعاء و تضرعا۔

(تذکرۃ الحفاظ ج1 ص127، مراۃ الاسرار ص268)
(تاریخ بغداد ج13ص353، تہذیب الاسماء واللغات ج2ص220)
(الخیرات الحسان ص74، تہذیب التہذیب ج5 ص630)
(مراۃ الجنان ج1ص242، شذرات الذہب ج1ص372)

قاضی ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں ایک دفعہ امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہمراہ جارہا تھا۔ آپ کو دیکھ کر ایک آدمی دوسرے سے کہنے لگا کہ یہ ابو حنیفہ ہیں (عبادت میں مصروف رہنے کی وجہ سے) رات بھر نہیں سوتے۔ آپ نے یہ بات سنی تو فرمایا بخدا! لوگ میرے متعلق وہ بات نہ کہیں جو میں نے نہیں کی۔ اس کے بعد آپ واقعی ساری رات نماز، دعا اور تضرع میں بسر کرتے تھے۔

حضرت ابوالحسن موسیٰ ابن ابی عائشۃ مخزومی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ

عن عمرو ابن قیس قال مارفعت راسی بلیل قط الا رایت موسی ابن ابی عائشۃ قائما یصلی۔ (صفۃ الصفوۃ ص571)

عمرو بن قیس کہتے ہیں کہ میں نے رات کے وقت جب بھی اپنا سر اوپر کرکے دیکھا تو ہر وقت حضرت موسیٰ بن ابی عائشہ رحمۃ اللہ علیہ کو کھڑے نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا۔

حضرت ابو عتبہ اسماعیل بن عیاش بن سلیم عنسی حمصی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفیٰ 181ھ)

قال ابوالیمان کان اسماعیل جارنا فکان یحی اللیل۔

(تذکرۃ الحفاظ ج1ص186)
(شذرات الذہب ج1ص473، تہذیب التہذیب ج1ص204)

ابو یمان عینی بیان کرتے ہیں کہ حضرت اسماعیل بن عیاش عنسی رحمۃ اللہ علیہ ہمارے ہمسائے تھے۔ رات کو (عبادت کرنے میں) زندہ کرتے تھے۔

حضرت ام عمرو رابعۃ بنت اسمٰعیل عدویہ بصریہ رحمۃ اللہ علیہا
(زوجہ احمد بن ابی الحواری)
(المتوفیٰ 185،180،135ھ)

جعفر بن سلیمان ضفت برابعۃ ذات لیلۃ فبدرت الی محرابھا و بدرت الی آخر فلما تزل قائمۃ حتی اصبحت۔ (شعب الایمان ج3ص 168)

حضرت جعفر بن سلیمان رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں ایک رات حضرت رابعہ بصریہ رحمۃ اللہ علیہا کے پاس مہمان بنا، میں نے اس کے عبادت خانہ اور دوسری جگہ کی طرف جانے کی جلدی کی مگر وہ ہمیشہ نماز میں کھڑی رہی حتی کہ اس نے صبح کر دی۔

حضرت ابو محمد معتمر بن سلیمان بن طرخان تیمی بصری رحمۃ اللہ علیہ
(المتوفیٰ 187ھ)

وکان ھو وابنہ المعتمر یدوران باللیل فی المساجد فیصلیان مرۃ فی ھذا المسجد حتی یصبحا۔

(الطبقات الکبریٰ ابن سعد ج7ص 188)

حضرت معتمر تیمی رحمۃ اللہ علیہ اور آپ کے والد حضرت سلیمان رحمۃ اللہ علیہ رات بھر گھوم گھوم کر مختلف مسجدوں میں صبح تک نماز پڑھتے تھے۔

حضرت محمد بن سوار رحمۃ اللہ علیہ
(خال سہل بن عبد اللہ تستری رحمۃ اللہ علیہ)

خالم محمد بن سوار کہ اوراقیام شب بودے۔

(تذکرۃ الاولیاء ص 162، مراۃ الاسرار ص 329)

حضرت سہل بن عبد اللہ تستری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میرے ماموں حضرت محمد بن سوار رحمۃ اللہ علیہ ساری رات نماز پڑھا کرتے تھے۔

حضرت ابو سری ہناد بن سری بن مصعب تمیمی دارمی کوفی رحمۃ اللہ علیہ

(المتوفیٰ 243ھ)

قال احمد بن سلمة نیشاپوری کان هناد کثیر البکاء فرغ یوما من القراة لنا فتوضا و جاء الی المسجد فصلی الی الزوال و انا معه فی المسجد ثم رجع الی منزله فتوضا و جاء فصلی بنا الظهر ثم قام علی رجلیه یصلی الی العصر - و یبکی کثیرا ثم صلی بنا العصر واخذ یقرا فی الصحف حتی صلیت المغرب قلت لبعض جیرانه ما اصبره علی العبادة فقال هذه عبادة بالنهار منذ سبعین سنة فکیف لو رایت عبادة باللیل و ما تزوج قط ولا تسری و کان یقال له راهب الکوفة -

(تذکرة الحفاظ ج2ص70 - سیر اعلام النبلاء ج9ص620)

احمد بن سلمہ نیشاپوری کہتے ہیں کہ حضرت امام ہناد رحمۃ اللہ علیہ خوف خدا سے بہت رویا کرتے تھے۔ ایک دن وہ ہمیں پڑھا کر فارغ ہوئے تو وضو کر کے مسجد میں آئے اور سورج ڈھلنے تک نماز میں مصروف رہے۔ اس دن میں ان کے ساتھ مسجد میں تھا، پھر گھر گئے وضو کیا اور آ کر ہمیں نماز پڑھائی اور کھڑے ہو کر عصر تک نماز پڑھتے رہے اور زار و زار روتے رہے۔ عصر کی نماز پڑھ کر مغرب کی نماز تک قرآن کو سامنے رکھ کر تلاوت کرتے رہے۔ میں نے ان کے ایک ہمسائے سے کہا آپ رحمۃ اللہ علیہ کا عبادت پر اس قدر صبر تعجب خیز ہے۔ وہ بولا دن میں ان کی عبادت کا ستر سال سے یہی معمول ہے۔ اگر تم ان کی رات کی عبادت دیکھ لو تو تمہارے تعجب کی کوئی انتہا نہ رہے۔ انہوں نے زندگی بھر شادی نہیں کی اور نہ گھر میں کبھی کوئی کنیز رکھی۔ لوگ انہیں راہب کوفہ کہتے تھے۔

حضرت ابو جعفر احمد بن حمدان بن علی حیری نیشاپوری رحمۃ اللہ علیہ

(المتوفیٰ 311ھ)

وکان یحی اللیل۔ (شذرات الذہب ج4ص452)

حضرت احمد بن حمدان رحمۃ اللہ علیہ راتوں کو عبادت کرنے سے زندہ

کرتے تھے۔

حضرت عرفجہ رحمۃ اللہ علیہ

وکان یحی اللیل صلاۃ۔ (صفۃ الصفوۃ ص 599)

حضرت عرفجہ رحمۃ اللہ علیہ راتوں کو نماز ادا کرنے سے زندہ کرتے تھے۔

حضرت ابو محمد حسین بن مسعود بن محمد بن فراء بغوی شافعی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفیٰ 516ھ)

وصاحب تعبد و قنوت بود۔ (بستان العارفین ص 137)

حضرت حسین فراء بغوی رحمۃ اللہ علیہ پوری رات عبادت کرنے والے اور دن کو روزہ رکھنے والے تھے۔

حضرت ابو الفضل سلیمان بن حمزہ بن احمد حنبلی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفیٰ 715ھ)

مواظبا علی الحضور الجماعات، وعلیٰ قیام اللیل و التلاوۃ و الصیام، واوراد و عبادۃ۔ (شذرات الذہب ج 6 ص 182)

حضرت سلیمان رحمۃ اللہ علیہ باجماعت نماز، پوری رات عبادت، تلاوت، روزہ، وظیفہ اور عبادت کرنے پر ہمیشگی کرتے تھے۔

حضرت سیف الدین بن محمد معصوم فاروقی سرہندی مجددی نقشبندی المعروف سلطان الاولیاء رحمۃ اللہ علیہ (المتوفیٰ 1096،1095ھ)

ولازم احیاء اللیالی۔

(المناقب الاحمدیۃ و المقامات السعیدیۃ ص 42)

حضرت سیف الدین مجددی رحمۃ اللہ علیہ راتوں کو عبادت سے زندہ کرنا خود پر لازم کیا تھا۔

مفتی غلام سرور لاہوری خزینۃ الاصفیاء میں صفحہ چھ سو سینتالیس پر اور حافظ محمد حسین صاحب مرادآبادی انوار العارفین میں صفحہ چار سو بچہتر پر لکھتے ہیں:

ادائے نوافل تہجد از بستر برخاست۔

حضرت سیف الدین مجددی رحمۃ اللہ علیہ کا ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ ایک دن تہجد نماز ادا کرنے کے لیے اپنے بستر سے اٹھے۔ یعنی آپ رحمۃ اللہ علیہ تہجد گذار تھے۔

حضرت محمد عاقل بن محمد شریف رحمۃ اللہ علیہ

(المتوفیٰ 1229ھ)

حضرت محمد عاقل رحمۃ اللہ علیہ عشاء کی نماز باجماعت ادا فرماتے، نماز عشاء کے بعد مریدوں کی تعلیم و تربیت کا سلسلہ شروع ہوتا جو نصف شب تک جاری رہتا، تہجد کی نماز ادا فرمانے کے بعد ذکر بالجہر فرماتے اور قرآن مجید کی تلاوت کرتے تھے اور شام کو طالب علموں کو پڑھاتے تھے۔

(تذکرہ صوفیائے پنجاب ص621)

حضرت شاہ عبداللہ بن عبداللطیف المعروف شاہ غلام علی دہلوی مجددی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ

(المتوفیٰ 1240ھ)

وکان یحیٰ لیلہ بالعبادۃ۔۔وکان نومہ علی مصلاہ۔

(نزھۃ الخواطر ج7ص 1055)

حضرت شاہ غلام علی مجددی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ اپنی رات کو عبادت سے زندہ کرتے تھے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی چند لحظہ کی نیند مصلی پر ہی تھی۔

حضرت خواجہ سید گل نبی بن سید فقیر محمد چوراہی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ
(المتوفیٰ1308ھ)

حضرت سید گل نبی رحمۃ اللہ علیہ قائم اللیل تھے۔ تمام رات عبادت میں گذارتے تھے۔ نوافل، تہجد اور فجر کی نماز بھی اسی وضو سے ادا فرماتے تھے اور مراقبہ و مجاہدہ میں باکمال تھے۔ (جواہر نقشبندیہ ص453)

حضرت مفتی محمد بن آخوند محمد اسماعیل نقشبندی حیدر آبادی رحمۃ اللہ علیہ
(المتوفیٰ1336ھ)

حضرت مفتی محمد نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ متقی، پرہیز گار، تہجد گذار اور شب خیز بزرگ تھے۔

(انوار علمائے اھل سنت سندھ ص780، بحوالہ تذکرہ مشاہیر سندھ)

حضرت خواجہ بہاؤالدین خاوند بن خواجہ خاوند محمود نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت بہاؤالدین خاوند نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ عبادت گذار اور شب بیدار تھے اور حضرت خاوند محمود رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد گوشہ نشینی اختیار کرلی شب روز عبادت الٰہی میں گذارنے لگے۔

(تذکرۃ المشائخ نقشبندیہ ص704)

حضرت مفتی غلام عمر بن محمد صادق جتوئی لاڑکانوی رحمۃ اللہ علیہ
(المتوفیٰ1353ھ)

حضرت مفتی غلام عمر رحمۃ اللہ علیہ دن کو پڑھاتے تھے اور آپ کے ہاں فتاویٰ اور فیصلہ کے لیے ہر وقت ہجوم رہتا تھا۔ آپ شب بھر عبادت میں گذارتے تھے۔

(انوار علمائے اھل سنت سندھ ص579)

(بحوالہ فتاویٰ قاسمیہ اور ماھنامہ توحید جون 1934ء)

حضرت خواجہ خواجگان قبلہ شیخ غلام صدیق بن قیصر خان بن علی حان غفاری مجددی نقشبندی مسکین پوری قدس سرہ
(المتوفیٰ 1425ھ)

ایک بار حضرت قبلہ غلام صدیق غفاری قدس سرہ کسی محب فقیر عمرانی صدیقی کی دعوت پر ڈیرہ مراد جمالی جھڈیر شاخ نزد لوئے ڈپ تشریف لے گئے۔ فقیر راقم الحروف کو بھی رفاقت نصیب تھی اور ارادہ کیا کہ آج کی رات حضرت مرشدی و مربی قدس سرہ پر پہرہ داری کی ذمیواری سنبھالوں گا۔ اس ارادہ تحت میزبان فقیر سے کہا کہ آج رات فقیر کا بسترہ حضرت مرشدی و مربی قدس سرہ کی آرام گاہ والے کمرہ کے باہر لگادیجئے گا۔ فقیر راقم الحروف نماز عشاء ادا کرنے کے بعد اپنے ارادہ تحت کمرہ کے باہر اپنے بستر پر لیٹ تو گیا لیکن ہر وقت بیدار ہی رہا وہ اس لئے تاکہ مرشدی یہ حکم نہ کریں کہ بچہ لیٹ کر آرام کریں۔ فقیر مرحوم گل بیگ بن در محمد المعروف درانی عمرانی صدیقی صاحب بھی کمرہ کے باہر فقیر راقم الحروف کے قریب ہی اپنا بستر لگا کر اس پر لیٹ گئے۔ پھر بھی کثرت محبت و شفقت کی وجہ سے حضرت مرشدی و مربی قدس سرہ نے فقیر راقم الحروف کو کمرہ کے باہر لیٹے ہوئے دیکھ کر فرمایا کہ اے بچے آجا کمرہ کے اندر آرام کیجئے۔ فقیر نے اپنے ارادہ تحت عرض کیا کہ قبلہ جی فقیر باہر آرام کرنے کا ارادہ رکھتا ہے، یہ سن کر آپ قدس سرہ نے فرمایا بچے ٹھیک ہے۔ آپ قدس سرہ پوری رات نماز پڑھتے رہے۔ فقیر راقم الحروف کو کمرہ کے دروازے نہ ہونے کی وجہ سے حضرت مرشدی و مربی قدس سرہ صاف و شفاف چمکتے ہوئے عبادت میں مصروف نظر آرہے تھے۔ کمرہ کے قریب آدھی رات کو اچانک ایک کتے نے بہت زور سے چیختے ہوئے بھونکنا شروع کیا۔ فقیر راقم الحروف چیخ کی آواز سنتے ہی بستر سے اچھل کر کھڑا ہوا اور دیوار کی طرف چھلانگ لگائی تاکہ دیکھا جائے کہ کیا معاملہ ہے لیکن شکر ہے خیر تھا اور حضرت

مرشدی و مربی قدس سرہ بسکون و اطمینان سے صبح تک عبادت میں مشغول و مصروف رہے۔

(فائدہ) مرشدی و مربی خواجہ مسکین پوری قدس سرہ کی زندگی مبارک کے جواہرات فقیر راقم الحروف کی کتاب "التحفة الحضورية فی مناقب الصوفياء النقشبندية" میں ملاحظہ فرماسکیں گے۔

فصل ششم

رات کو تین تہائیوں میں تقسیم کر کے ایک تہائی میں عبادت کرنے والے بزرگان دین

حضرت ابو محمد عمرو بن دینار جمحی یمنی صنعانی مکی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفیٰ 125،126ھ)

کان قد جزء اللیل فثلثا ینام و ثلثا یدرس حدیثه و ثلثا یصلی۔

(تذکرۃ الحفاظ ج1ص86۔ حلیۃ الاولیاء ج2ص314)

حضرت عمرو بن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ رات کو برابر تین حصوں میں تقسیم کر رکھا تھا۔ ایک حصہ میں آرام، ایک حصہ میں حدیث کی تعلیم اور ایک حصہ نماز میں بسر کرتے تھے۔

حضرت ابو عبد اللہ حسن بن صالح بن حی ہمدانی ثوری کوفی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفیٰ 169ھ)

وقال وکیع جزا هو وامه و اخوه اللیل مثالثة للعبادة فماتت فقسما اللیل بینهما فمات علی فقام الحسن باللیل کله۔

(تذکرۃ الحفاظ ج1ص 159، سیر اعلام النبلاء ج7ص 279)

(شذرات الذهب ج1ص426، تهذیب التهذیب ج1ص495)

وکیع فرماتے ہیں کہ حضرت حسن بن صالح رحمتہ اللہ علیہ، آپ کی والدہ اور آپ کے بھائی نے عبادت کے لئے رات کو تین حصوں میں تقسیم کر رکھا تھا۔ آپ کی والدہ فوت ہو گئیں تو دونوں بھائیوں نے رات کو برابر برابر تقسیم کر لیا پھر علی بھی فوت ہو گئے تو حضرت حسن بن صالح رحمتہ اللہ علیہ تنہا ساری رات قیام کیا کرتے تھے۔

حضرت ابو عبد اللہ محمد بن حسن بن فرقد شیبانی کوفی رحمتہ اللہ علیہ
(صاحب ابی حنیفہ) (المتوفیٰ 189ھ)

حضرت امام محمد بن حسن شیبانی رحمتہ اللہ علیہ نے رات کو تین حصوں میں تقسیم کر لیا تھا۔ ایک حصہ میں درس و تدریس کا مشغلہ رہتا، دوسرے حصہ میں آرام فرماتے اور تیسرے حصہ میں بارگاہ قدس میں سجدہ ریز ہوتے تھے۔

(شیخ ابن بزاز کردری متوفیٰ 827ھ مناقب کردری ج2ص162)

(سیر صحابہ ج8ص172، تذکرۃ المحدثین ص131)

حضرت ابو عبد اللہ محمد بن ادریس بن عباس قرشی شافعی مکی ثم مطلبی رحمتہ اللہ علیہ
(المتوفیٰ 204ھ)

ربیع بن سلیمان یقول کان الشافعی رحمہ اللہ قد جزا الیل ثلاثۃ اثلاث الثلث الاول یکتب و الثلث الثانی یصلی و الثلث الثالث ینام۔

(شعب الایمان ج3ص165، حلیۃ الاولیاء ج7ص274)

حضرت ربیع بن سلیمان رحمتہ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت امام شافعی رحمتہ اللہ علیہ رات کو تین تہائیوں میں تقسیم کر رکھا تھا وہ ایک تہائی میں لکھتے، ایک تہائی میں نماز پڑھتے اور ایک تہائی میں سوتے تھے۔

حضرت ابو عبید قاسم بن سلام بغدادی رحمتہ اللہ علیہ
(المتوفیٰ 224ھ)

کان ابو عبید یقسم اللیل اثلاثا فیصلی ثلثہ، و ینام ثلثہ، و یضع

الکتاب ثلثلہ۔

(مراۃ الجنان ج2ص 64، شذرات الذھب ج2ص 158، صفة الصفوۃ ص 767)

حضرت قاسم بن سلام رحمۃ اللہ علیہ نے رات کو تین حصوں میں تقسیم کر رکھا تھا، ایک حصہ میں نماز ادا کرتے، ایک حصہ میں آرام کرتے اور ایک حصہ میں تصنیف کرتے تھے۔

حضرت ابو نصر محمد بن محمد بن یوسف طوسی رحمۃ اللہ علیہ
(المتوفیٰ344ھ)

قد جزات اللیل ثلاثة اجزاء جزء للتصنیف و جزءا للصلاۃ و جزءا للنوم۔ (شذرات الذھب ج3ص76)

حضرت ابو نصر طوسی رحمۃ اللہ علیہ رات کو تین تہائیوں میں تقسیم کر رکھا تھا ایک تہائی لکھنے کے لئے، ایک تہائی نماز ادا کرنے کے لئے اور ایک تہائی سونے کے لئے۔

فصل ہفتم
کثرت سے نماز اور تہجد ادا کرنے والے بزرگان دین

حضرت ابو بکر ربیع بن صبیح بن سعدی بصری رحمۃ اللہ علیہ
(المتوفیٰ160ھ)

وقال ابن حبان کان من عباد اھل البصرۃ و زھادھم، وکان یشبه بیته باللیل ببیت النحل من کثرۃ التھجد۔

(تہذیب التہذیب ج2ص147، سیر اعلام النبلاء ج7ص218)

ابن حبان کہتے ہیں کہ حضرت ربیع بن صبیح رحمۃ اللہ علیہ بصرہ میں سب سے زیادہ عبادت گذار اور صاحب ورع تھے۔ کثرت تہجد کے بنا پر ان کا گھر شب میں

شہد کی مکھیوں کے چھتہ کے مشابہ بن جاتا تھا۔

حضرت ابو نصر محمد بن محمود بن محمد رحمۃ اللہ علیہ
المعروف باسرہ
(المتوفیٰ534ھ)

کثیر الصیام والصلاۃ والتلاوۃ والتہجد۔

(الانساب۔ سمعانی ج3ص424)

حضرت محمد بن محمود رحمۃ اللہ علیہ کثرت سے روزہ رکھنے، نماز ادا کرنے، تلاوت کرنے اور نماز تہجد ادا کرنے والے تھے۔

حضرت ابو احمد عبد الوہاب بن شیخ امین ابی منصور علی بغدادی صوفی رحمۃ اللہ علیہ
(المعروف ابن سکینہ)
(المتوفیٰ607ھ)

لا تمضی له ساعة الا فی تلاۃ او ذکر او تہجد۔

(سیر اعلام النبلاء ج16ص56)

حضرت ابن سکینہ رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی کی ہر ساعت تلاوت قرآن، ذکر اور تہجد ادا کرنے میں گذرتی تھی۔

حضرت شیخ مجدد الف ثانی احمد بن عبد الاحد سرہندی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ
(المتوفیٰ1034ھ)

بعد از ادائے وضو گوشہ چشم حق بین بجانب آسماں کردہ دعائے آں وقت نورانیت خواندہ متوجہ تہجد می شدند و باطمانیت و حضور و جمیعت تمام و طول فتوت در تہجد ادا می نمودند بہ مرتبہ کہ طاقت بشری نے تائید الٰہی جل شانہ در اداء آں عاجز و قاصر است۔ در اوایل احوال بیشتر در تہجد و ضحی و فے زوال تکرار قرات سورہ یٰس می فرمودند چنانکہ

گاہی قرات آں سورہ بہشتاد مرتبہ می کشید و گاہے کم و گاہےزیادہ ازاں عدد در اوآخر بیشتر بختم قرآن مجید در نماز در اشتغال می نمودند۔

(زبدۃ المقامات ص 199، حضرت مجدد الف ثانی ص 225، عمدۃ المقامات ص 176)

حضرت مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ وضو کے بعد چشم حق بین کے گوشہ کو آسمان کی طرف کرتے اور جو دعا اس وقت کے لئے منقول ہے پڑھ کر تہجد کی طرف متوجہ ہوتے تھے اور اطمینان اور پورے حضور و جمعیت اور طویل قیام کے ساتھ تہجد ادا کرتے تھے اس طرح کہ طاقت بشری بغیر تائید الٰہی جل شانہ اس کے ادا کرنے سے قاصر ہے۔ ابتدائے احوال میں اکثر تہجد (بارہ رکعت کبھی دس اور کبھی آٹھ) چاشت (آٹھ رکعت) اور نفے زوال میں سورہ یٰس کی قرات بار بار کرتے اس طرح کہ کبھی تو اس کی قرات 80 مرتبہ تک پہنچ جاتی کبھی کم ہوتی اور کبھی اس سے بھی زائد ہو جاتی اور آخر میں اکثر نماز میں ختم قرآن میں مشغول ہو جاتے۔

علامہ بدرالدین بن محمد ابراہیم نقشبندی سرہندی رحمتہ اللہ علیہ حضرات القدس جلد دوم میں صفحہ پر لکھتے ہیں:

نماز تہجدرا بطول قرآت ادا می کردند غالبا دو سہ جز و قرآن میخواندند۔ گاہ در غلبات از نصف لیل تا صباح در یک رکعت می گذشت ، چوں خادم فریاد می کرد کہ صبح رسید رکعت ثانیہ را بتخفیف ادا می کردند و سلام می دادند۔

حضرت مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ تہجد کی نماز کو طویل قرات کے ساتھ ادا کرتے۔ غالبا دو تین جز قرآن کے پڑھتے کبھی محویت کے عالم میں نصف شب سے صبح تک ایک ہی رکعت ہوتی تھی۔ جب خادم عرض کرتا کہ صبح ہو رہی ہے تو دوسری رکعت مختصر ادا فرماتے اور سلام پھیر دیتے۔

(جواھر علویہ ص 87)

حضرت محمد عبدالحق بن حافظ بلوچ خان چانڈیو چھاچھروی رحمتہ اللہ علیہ

(المتوفیٰ 1358ھ)

حضرت مفتی محمد عبدالحق چانڈیور رحمتہ اللہ علیہ صائم الدہر، قائم اللیل تھے اور نوافل تہجد بلاناغہ ادا کرتے تھے۔

(انوار علمائے اہل سنت سندھ ص 464، بحوالہ سہ ماہی مہران جامشورو)

فصل ہشتم

نماز اور تہجد ادا کرنے والے بزرگان دین

حضرت ابویزید ربیع بن خثیم ثوری کوفی رحمتہ اللہ علیہ

(المتوفیٰ قبل 65ھ)

عن نسیر بن ذعلوق قال؛ بت بالربیع انہ کان یتہجد فی سواد اللیل۔۔ حتی اصبح۔

(الطبقات الکبریٰ ج6 ص222، صفۃ الصفوۃ ص543)

نسیر بن ذعلوق کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ربیع بن خثیم رحمتہ اللہ علیہ کے ساتھ رات گذاری تو آپ شب کی تاریکی میں تہجد نماز پڑھنی شروع کی حتی کہ صبح ہوئی۔

حضرت امام ابوعبداللہ صفوان بن سلیم زہری مدنی رحمتہ اللہ علیہ

(المتوفیٰ 132ھ)

و کان یتہجد بالشتاء فوق السطح لئلا ینام۔

(اللطبقات الکبری ص 57، تذکرۃ الحفاظ ج1 ص101)

حضرت صفوان بن سلیم رحمتہ اللہ علیہ جاڑوں میں چھت پر تہجد پڑھا کرتے تھے تاکہ نیند نہ آنے پائے۔

علامہ ابن جوزی رحمتہ اللہ علیہ صفۃ الصفوۃ میں صفحہ تین سو پچاس پر لکھتے

ہیں کہ

فی الصیف یصلی باللیل فی البیت

حضرت صفوان بن سلیم رحمتہ اللہ علیہ گرمیوں میں راتوں کی نماز کمرہ میں پڑھتے تھے (تاکہ زیادہ گرمی کی وجہ سے نیند نہ آنے پائے)

حضرت نور الدین عبد الرحمٰن بن احمد جامی نقشبندی رحمتہ اللہ علیہ

(المتوفیٰ 898ھ)

حضرت عبد الرحمٰن جامی رحمتہ اللہ علیہ کے شب و روز کے معولات بالعموم یہ تھے کہ عشاء کی نماز فوراً بعد تھوڑی دیر مجلس میں بیٹھتے۔ اس کے بعد کچھ دیر ذکر الٰہی میں مصروف رہتے پھر کچھ دیر آرام فرماتے۔ دو تہائی گزرنے پر بیدار ہوتے اور نماز تہجد پڑھ کر مراقبہ میں مشغول ہو جاتے یہاں تک کہ نماز فجر کا وقت ہو جاتا۔ اس وقت تازہ وضو کرتے اور نماز فجر ادا کرتے۔ اس کے بعد پھر مراقبہ میں مشغول ہو جاتے یہاں تک کہ آفتاب ایک نیزہ بلند ہو جاتا۔ دن کے دوسرے اوقات میں وہ عبادت یا تصنیف و تالیف اور مطالعہ میں مشغول رہتے تھے۔ دنیا کے دوسرے کاموں سے انہیں بہت کم سروکار تھا۔

(تذکرہ مولانا جامی ص 64)

حضرت مخدوم جیو قادری رحمتہ اللہ علیہ

(المتوفیٰ 973ھ)

شیخ عبدالوہاب متقی می فرمود کہ وی را از غایت کبر سنی و ضعف طاقت نشست و بر خاست ہم نبود اما از راہ بلند ہمتی تا نصف شب در نوافل ایستادی و بعد نماز تہجد تا فجر در یک اجلاس ختم قرآن کردی۔

(خزینۃ الاصفیاء ص 126۔ اخبار الاخیار ص 279)

حضرت مخدوم جیو رحمتہ اللہ علیہ کے متعلق شیخ عبد الوہاب متقی کہتے ہیں کہ آپ رحمتہ اللہ علیہ کو آخری عمر میں بڑھاپے اور کمزوری کی وجہ سے اٹھنے اور بیٹھنے کی بھی طاقت نہ رہی تھی۔ اس کے باوجود جوان ہمتی کا یہ عالم تھا کہ آدھی رات کو نوافل کے لئے اٹھتے، نماز تہجد ادا کرنے بعد فجر تک ایک نشست میں قرآن شریف ختم کرتے۔

حضرت شاہ بلاول بن عثمان بن عیسیٰ لاہوری رحمتہ اللہ علیہ (المتوفیٰ 1046ھ)

از صبح تا چاشت بمراقبه و عبادت مشغول میبود۔۔بعد دوپہر تا یک ساعت قیلوله می کرد بعد ازاں نماز باجماعت ادا می کرد ۔۔ بعد نماز عصر باز بمراقبه شغل و عبادت تا شام می پرداخت و بوقت شام افطار صوم بجرعه آب میکرد و بعد نماز مغرب در حجره خاص رفته تا دو ساعت بادای نماز نوافل و صلواة اوابین توجه میفرمود۔۔و بعد نماز عشا در خلوت تشریف برد تا وقت نماز تہجد سه ختم قرآن میخواند۔

(خزینۃ الاصفیاء ص163)

حضرت بلاول شاہ رحمتہ اللہ علیہ صبح سے چاشت تک مصروف مراقبہ و عبادت رہتے۔ دوپہر کے بعد ایک ساعت قیلولہ کرتے۔ اس کے بعد ظہر کی نماز باجماعت ادا کرتے۔ نماز عصر کے بعد پھر مراقبہ، ذکر و فکر، عبادت میں شام تک مصروف رہتے۔ بوقت شام (مغرب) پانی کے گھونٹ سے روزہ افطار کرتے نماز مغرب کے بعد اپنے خاص حجرہ میں جاکر کچھ وقت کے لئے ادائے نماز نوافل اور صلوٰۃ اوابین میں مصروف رہتے اور پھر بعد نماز عشاء حجرہ خاص میں تشریف لے جاتے، نماز تہجد تک تین قرآن شریف ختم کرتے۔

شہزادہ دار شکوہ بن شاہجہان بادشاہ (المتوفیٰ 1070ھ) سفینۃ الاولیاء

میں صفحہ ایک سو ننانوے پر لکھتے ہیں کہ حضرت شاہ بلاول رحمۃ اللہ علیہ صائم الدہر اور قائم اللیل تھے۔

حضرت علامہ محمد ہاشم بن محمد قاسم کشمی مجددی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ (التوفیٰ1054ھ)

بہمیں نیت بملازمت حضرت ایشان آمدم در استعداد وضو بودند چوں مرا دیدند پرسیدند کہ تہجد را لازم داری؟ معروض داشتم کہ اکثر ادا می یابد، فرمودند ہر کہ خواہد از مقام محمود کہ مقام شفاعت است بہرہ تمام گیرد گو نماز تہجد را ملتزم باشد و ہماں آیت را تلاوت فرمودند۔ من سر بر قدم مبارک آنحضرت نہادم و معروض داشتم کہ من اکنوں ہمیں بہ نیت استفسار ایں سر بملازمت رسیدہ بودم الحمدللہ کہ بکراست ایشاں بے آنکہ عرض کنم بظہور آمد۔

(حضرات القدس ج2 ص382۔ زبدۃ المقامات ص274)

حضرت محمد ہاشم کشمی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک دن تلاوت میں میں نے سورۃ بنی اسرائیل کی یہ آیت پڑھی فتہجد بہ نافلۃ لک عسٰی ان یبعثک ربک مقاما محمودا۔ دل میں خیال آیا کہ شاید مقام محمود کی برکتیں حاصل کرنے کے لئے (جو مقام شفاعت ہے) نماز تہجد ادا کرنا کوئی خصوصیت رکھتا ہوگا اور یہ بات حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کرنا چاہئیے۔ اس ارادے سے میں حضرت کی خدمت میں پہنچا۔ آپ اس وقت وضو کرنے والے تھے۔ جونہی مجھے دیکھا تو فرمایا کہ تہجد پڑھا کرتے ہو؟ میں نے عرض کیا کہ اکثر پڑھ لیا کرتا ہوں۔ فرمایا جو شخص چاہتا ہے کہ مقام محمود سے جو کہ مقام شفاعت ہے برکات حاصل کرے تو نماز تہجد پابندی سے ادا کرے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے وہی آیت شریف تلاوت فرمائی۔ میں نے حضرت کے قدموں میں سر رکھ دیا اور عرض

گیا کہ میں اس وقت اسی کے متعلق دریافت کرنے کے لئے حاضر ہوا تھا الحمد اللہ کہ حضرت کی کرامت سے یہ مقصد بغیر عرض کئے ہوئے حاصل ہو گیا۔

حضرت سید صبغت اللہ بن سید محمد راشد شاہ راشدی پیر جو گوٹھ رحمتہ اللہ علیہ (المتوفیٰ 1246ھ)

حضرت سید صبغت اللہ شاہ راشدی (پیر پگارہ اول) رحمتہ اللہ علیہ سنت مبارک کے پابند، پرہیز گار، شب بیدار اور تہجد گذار تھے۔ جب تہجد کے وقت وظائف سے فارغ ہوتے تو چند دعائیہ نظم پڑھتے تھے۔ دو نظم پیش کیے جارہے ہیں

یامحمد لطف آمد عام تو، بس بود مارا محمد نام تو
عاجزم درمانده ام دستم بگیر، غیر تو دیگر ندارم دستگیر

ترجمہ: اے محمد ﷺ آپ کی مہربانی عام ہے، ہمیں تو آپ ﷺ کا نام ہی کافی ہے، عاجز ہوں کمزور ہوں میرا ہاتھ پکڑ لیجئے آپ ﷺ کے سوا میں کوئی ہاتھ پکڑنے والا نہیں رکھتا۔

(انوار علمائے اہل سنت سندھ ص363،360، بحوالہ خزانة المعرفة)

حضرت شاہ محمد سلیمان بن زکریا تونسوی رحمتہ اللہ علیہ (المتوفیٰ 1267ھ)

حضرت سلیمان تونسوی رحمتہ اللہ علیہ عشاء کی نماز باجماعت ادا فرماتے، پھر سنت و نوافل حجرے میں ادا فرماتے، لیکن وتر تہجد کے وقت ادا فرماتے تھے۔

(تذکرہ صوفیائے پنجاب ص623)

حضرت شیخ احمد سعید بن ابو سعید زکی القدر مجددی نقشبندی رحمتہ اللہ علیہ (المتوفیٰ 1277ھ)

يتهجد بطول القيام -- فيصلی الاشراق بتسليمتين اربع ركعة۔

(المناقب الاحمدية والمقامات السعيدية ص149)

حضرت شیخ احمد سعید مجددی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ تہجد نماز کو طویل قیام کے ساتھ ادا کرتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اشراق نماز چار رکعت دو سلام سے ادا کرتے تھے۔

حضرت خواجہ حاجی دوست محمد بن ملا علی درانی قندھاری مجددی نقشبندی (المتوفیٰ 1284ھ)

ایشاں را بذکر و مراقبہ و عبادات و ریاضات .. و صلوٰۃ تہجد و اشراق و صلوٰۃ ضحیٰ و صلوٰۃ اوابین تحریض و ترغیب نمایند علیٰ حسب مراتب حالہم

(مواہب رحمانیہ جلد دوم کمالات عثمانیہ ص 44، مکتوبات حاجی دوست محمد قندھاری ص 9)

حضرت خواجہ دوست محمد قندھاری مجددی رحمۃ اللہ علیہ عابد اور تہجد گذار تھے اور اپنے خلفاء سے فرمایا کرتے تھے کہ آپ اپنے فقرا کو ذکر، مراقبہ، عبادات، نماز تہجد، اشراق، نماز ضحیٰ، اور نماز اوابین کے لیے اس کی استعداد کا لحاظ رکھتے ہوئے ترغیب دیں۔

حضرت سید نور محمد المعروف باباجی چوراہی بن فیض اللہ نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفیٰ 1286ھ)

حضرت سید نور محمد نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ آخر تہائی شب نیند سے بیدار ہوتے اور تہجد کی بارہ رکعت نفل ادا کرتے اور ایک تسبیح استغفار پڑھ کر مراقبہ کرتے۔

(جواہر نقشبندیہ ص 347)

حضرت مولانا حسن اللہ پاٹائی رحمۃ اللہ علیہ

جناب سید گل محمد شاہ بخاری شہدادکوٹی (صاحب سیرت لائبریری شہدادکوٹ) اپنی کتاب شھدادکوٹ جا قلمکار ۽ شاعر میں صفحہ ایک سو سات پر لکھتے ہیں کہ حضرت غلام صدیق بن نور محمد فاروقی شہدادکوٹی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفیٰ 1323ھ) نے اپنے نکاح کے وقت اعلان فرمایا کہ میرا نکاح وہ شخص پڑھے جس نے اپنی

زندگی میں تہجد نماز قضاء نہ کی ہو۔ یہ اعلان سن کر آپ کے نوجوان شاگرد حضرت مولانا حسن اللہ پاٹائی نے (کہا کہ میں نے ہی پوری زندگی میں تہجد نماز قضا نہیں کی اور) آپ کا نکاح پڑھا۔

(شھدادکوٹ جا قلمکار ۽ شاعر ص ۱۰۷)

حضرت خواجہ حاجی محمد عثمان دامانی بن محمد موسیٰ جان بن ملا احمد جان مجددی نقشبندی

(المتوفیٰ1314ھ)

حضرت خواجہ محمد عثمان دامانی مجددی نقشبندی رحمتہ اللہ علیہ ہمیشہ تہجد ادا کرتے تھے اور آپ کا ہمیشہ کا معمول رہا تھا کہ تہجد کے نوافل اپنے پیر و مرشد حضرت حاجی دوست محمد قندھاری رحمتہ اللہ علیہ کے ساتھ ادا فرماتے۔ پہلے آپ اپنے پیر و مرشد کو وضو کراتے اور پھر دونوں اکٹھے نوافل تہجد ادا فرماتے۔

(مواھب رحمانیہ جلد دوم کمالات عثمانیہ ص44)

آپ رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

برخیزد آخر شب برائے تہجد بعد ازاں طہارت کند و نماز تہجد بخواند و ادنا یش دو رکعت و اعلائیش دوانزدہ رکعت اند۔ (مجموعہ فوائد عثمانیہ ص11)

فقرا کو آخر شب میں تہجد کے لیے اٹھنا چاہیے، اس کے بعد وضو کر کہ نماز تہجد ادا کرے۔ نماز تہجد کم سے کم دو رکعت زیادہ سے زیادہ بارہ رکعت ہے۔

حضرت میاں الٰہی بخش رحمتہ اللہ علیہ

حضرت الٰہی بخش رحمتہ اللہ علیہ آخری وقت میں انتہائی تکلیف کے باوجود آپ کی استقامت کا یہ عالم تھا کہ آپ کی کوئی نماز قضا نہیں ہوئی۔ تہجد اور وظائف ایام صحت کی طرح بدستور ادا کرتے رہے۔

(تذکرۃ صوفیائے بلوچستان ص41)

مولوی محمد عظیم رحمتہ اللہ علیہ

ایک روز حضرت خواجہ محمد عمر جان چشموی رحمتہ اللہ علیہ (المتوفٰی1360ھ) گڑہی خیر محمد کریٹہ میں تشریف لائے تو مولوی محمد عظیم رحمتہ اللہ علیہ اپنے چند ساتھیوں کے ہمراہ آپ کی خدمت میں حاظر ہوا۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اب آپ کو مرید بنانے پر مامور ہوا ہوں۔ کل صبح آکر بیعت کرلو۔ مولوی صاحب نے عرض کیا کہ حضور آپ کے سلسلہ عالیہ میں نماز تہجد شرط ہے میں مدرس ہوں رات کو دیر تک مطالعہ میں مشغول رہتا ہوں تہجد کے لئے بیدار نہیں ہو سکتا ہوں۔ حضرت صاحب فرمانے لگے کے تہجد کے لیے ضرور جاگنا پڑے گا جب دست بیعت کا شرف حاصل ہوا تو تہجد کے وقت حضرت صاحب کی آواز آتی تھی "برخیز تہجد بخواں" آج تک یہی حالت ہے۔

(تذکرہ صوفیائے بلوچستان ص288)

حضرت محمد حسن جان بن عبد الرحمٰن مجددی فاروقی رحمتہ اللہ علیہ (المتوفٰی1365ھ)

وقتیے سحور برائیے تہجد برخاستہ وضو می کردند ونماز تہجدمی خواندند و ایں برخاستن و تہجد خواندن ایں قدر لازمی و ضروری بود کہ ہیچ گاہ در سردی و بیماری و مسافری قضا نمی کردند۔۔بعد از گذاردن تہجد بر ہماں مصلا نشتہ مراقبہ می کردند یا تلاوت قرآن مجید می نمودند۔

(مونس المخلصین ص206)

حضرت محمد حسن جان سرہندی رحمتہ اللہ علیہ سحور کے وقت تہجد کے لیے اٹھتے وضو کرتے اور نماز تہجد ادا کرتے۔ یہ اٹھنا اور تہجد ادا کرنا اتنا لازمی اور ضروری تھا کہ کبھی سردی یا بیماری یا مسافری کی حالت میں بھی قضا نہیں کرتے تھے۔ تہجد ادا کرنے کے بعد اسی مصلیٰ پر بیٹھ کر مراقبہ یا تلاوت قرآن مجید کرتے تھے۔

حضرت محمد عبد الغفار بن یار محمد مجددی فضلی نقشبندی رحمت پوری رحمۃ اللہ علیہ
(المعروف پیر مٹھا)
(المتوفیٰ 1384ھ)

حضرت خواجہ محمد عبد الغفار فضلی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ سفر یا حضر میں پانچ وقت نماز باجماعت ادا کرتے تھے۔ رات کے نصف حصہ میں تہجد نماز چار یا پانچ نوافل یعنی آٹھ یا دس رکعت نماز ادا کرتے تھے۔ کبھی مزید بھی ادا فرمالیا کرتے تھے۔ تہجد ادا کرنے کے بعد صبح نماز تک دعا، مراقبہ اور قرآن مجید کی تلاوت فرماتے تھے۔ بعض اوقات چند لحظہ کے لئے آرام بھی فرمالیا کرتے تھے۔

(بقول زوجہ محترمہ حضور پیر مٹھا رحمۃ اللہ علیہ)

(فائدہ) مرشدی و مربی خواجہ قبلہ شیخ غلام صدیق غفاری مجددی مسکین پوری قدس سرہ جو سفر اور حضر میں مرشدنا خواجہ رحمت پوری رحمۃ اللہ علیہ کی پر فیض صحبت کی فیوضات سے مشرف ہونے والے تھے فرماتے ہیں کہ سفر یا حضر بالخصوص سفر میں حضرت قبلہ پیر مٹھا رحمۃ اللہ علیہ پر پہرہ داری کی ذمیداری لاشئے کے سپرد تھی۔ حضرت قبلہ رحمۃ اللہ علیہ سفر یا حضر میں باوجود عمر رسیدہ بھی نماز باجماعت اور تہجد نماز ادا کرنے کی پابندی کرتے تھے۔

(فائدہ) حضور پیر مٹھا رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی مبارک کے جواہرات فقیر راقم الحروف کی کتاب "التحفة الحضورية فی مناقب الصوفياء النقشبندية" میں ملاحظہ فرماسکیں گے۔

حضرت سید امانت علی بن سید برکت علی شاہ لاہوری رحمۃ اللہ علیہ
(المتوفیٰ 1391ھ)

حضرت سید امانت علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ عابد شب زندہ دار بزرگ تھے، نماز تہجد باقاعدگی سے ادا کرتے تھے۔ شریعت مطہرہ کی پیروی کو ہر وقت پیش نظر

رکھتے سخت سے سخت تکلیف کی حالت میں کبھی نماز قضا نہ ہونے دیتے۔

(تذکرہ اکابر اہل سنت پاکستان ص 91)

حضرت عبد المجید بن ولی محمد ساند نقشبندی تھرپارکری رحمۃ اللہ علیہ
(المتوفیٰ 1399ھ)

حضرت عبد المجید نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ رات کو تین بجے اٹھ جاتے تہجد، ذکر اور مراقبہ میں مشغول ہو جاتے تھے۔

(انوار علمائے اہل سنت سندھ ص 1071)

حضرت مفتی عبد اللہ بن رمضان بن بچہ بلوچ نعیمی مجددی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ
(المتوفیٰ 1402ھ)

حضرت عبد اللہ نعیمی رحمۃ اللہ علیہ نماز تہجد ہمیشگی سے ادا فرماتے تھے۔

(حیات و خدمات ص 79)

پیر طریقت حضرت اللہ بخش بن محمد مٹھل عباسی غفاری مجددی نقشبندی
(المعروف سہنا سائیں رحمۃ اللہ علیہ)
(خلیفہ حضور پیر مٹھا رحمۃ اللہ علیہ)
(المتوفیٰ 1404ھ)

حضرت خلیفہ اللہ بخش غفاری رحمۃ اللہ علیہ جوانی کے زمانے سے لے کر بڑھاپے تک عبادات، ریاضات، نماز باجماعت اور تہجد کو منقطع نہ کیا۔ آخری رات وفات سے چند لمحہ پہلے تکلیف کے باوجود اٹھ کر نماز تہجد ادا کی۔

(جلوہ گاہ دوست ص 172)

پیر طریقت حضرت الٰہی بخش بن خدا بخش غفاری مجددی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ
(خلیفہ حضور پیر مٹھا رحمۃ اللہ علیہ)
(المتوفیٰ 1411ھ)

حضرت خلیفہ الٰہی بخش انصاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی پوری زندگی میں

صحت و سقم، سفر و حضر میں کبھی تہجد نماز ترک نہیں کی اور آپ قرآن مجید کی تلاوت کرتے وقت رویا کرتے تھے۔ (بقول صاحبزادہ دلبر سائیں)

پیر طریقت حضرت محمد صدیق بن خیر محمد بروہی غفاری نقشبندی وارہ رحمتہ اللہ علیہ

(خلیفہ حضور پیر مٹھار حمتہ اللہ علیہ)

(المتوفیٰ1996ع)

حضرت خلیفہ محمد صدیق غفاری رحمتہ اللہ علیہ پانچ وقت نماز اور نماز تہجد ادا کرنے کے پابند تھے اور تہجد ادا کرنے کے بعد مراقبہ فرماتے تھے۔

(بقول صاحبزادہ محمد جان صاحب)

فائدہ: حضرت پیر خلیفہ محمد جان بن محمد صدیق دام ظلہ العالیہ سجادہ نشین درگاہ صدیقیہ وارہ نے فقیر راقم الحروف سے فرمایا کہ ایک بار تبلیغ کے سفر سے واپس لوٹ کر درگاہ شریف پہنچا تو تھکاوٹ کی وجہ سے نماز ادا کرنے میں سستی ہو رہی تھی۔ تو سوچا کہ چند لحظہ آرام کرنے کے بعد نماز ادا کروں۔ اسی دوران ہی آنکھ لگ گئی تو ایک باشرع نورانی چہرہ والے شخص کی زیارت اس حال میں ہوئی کہ وہ شخص میرے قریب آکر اپنا دایاں ہاتھ اوپر کر کے مجھے تھپڑ مارنے کی کوشش کرتے ہوئے اور غصے سے کہنے لگے کہ محمد جان اٹھو نماز پڑھو۔ میں بیدار ہوا اور فوراً نماز ادا کی۔

پیر طریقت حضرت محمد اشرف بن فقیر محمد مجددی نقشبندی بھان سعید آبادی رحمتہ اللہ علیہ (المتوفیٰ1998ع)

حضرت محمد اشرف مجددی رحمتہ اللہ علیہ عبادت گذار اور تہجد گذار تھے، صبح نماز ادا کر کے مسجد شریف میں خاموش بیٹھ جاتے اور نماز اشراق ادا کرنے کے بعد فقرا سے باتیں کرتے تھے۔ (بقول صاحبزدہ خلیل احمد جان)

جناب غلام علی بن کرم علی جنک بروہی مسکین پوری
(المتوفیٰ 1427ھ)

جناب غلام علی حضوری نور اللہ قبرہ پانچ وقت نماز اور تہجد نماز ادا کرنے والے تھے اور آپ نے مرشدی و مربی خواجہ مسکین پوری قدس سرہ کی بڑی خدمت کی تھی۔ آپ کی وفات 23 رمضان المبارک کے مہینہ درگاہ مسکین پور شریف کی مسجد شریف میں سحور کے وقت واقع ہوئی اور اس رات نماز تراویح بھی پڑھی تھی۔

فقیر شاہمراد بن رحیم داد جنک بن بخش علی بروہی مسکین پوری
(المتوفیٰ 1427ھ)

فقیر شاہ مراد حضوری صاحب نوراللہ قبرہ پانچ وقت نماز اور تہجد نماز ادا کرنے والے تھے۔ آپ جمعہ نماز ادا کرنے سے پہلے مسجد شریف کے دروازہ پر بیٹھ کر تمام فقراء سے مسواک کے متعلق پوچھتے تھے اور فقراء جواب میں انہیں مسواک دکھاتے تھے۔ آپ نے مرشدی و مربی خواجہ مسکین پوری قدس سرہ اور فقیر راقم الحروف کی بڑی خدمت کی تھی۔

(فائدہ) فقیر شاہ مراد کی رحلت کرنے کے بعد ان کے باشرع نیک نمازی فرزند ارجمند دوم فقیر عبد القادر صاحب مسواک چیک کرنے کی ذمہ داری سنبھالے ہوئے ہیں۔

مولانا اللہ بخش بن اللہ ڈنہ بن محمد چھتل سومرو، ہنگورجوی رحمتہ اللہ علیہ
(المتوفیٰ 1429ھ)

مولانا اللہ بخش سومرو رحمتہ اللہ علیہ پانچ وقت نماز اور نماز تہجد ادا کرنے والے تھے۔ (بقول صاحبزادہ میر محمد مقبول اور فقیر محمد صاحب)

حضرت بیبی کریم خاتون بنت صاحب خان رحمتہ اللہ علیہ
(والدہ محترمہ فقیر راقم الحروف)
(المتوفیٰ 15 جمادی الاول 1431ھ)

فقیر راقم الحروف کی پیاری محترمہ امی جان حضرت بیبی کریم خاتون صدیقیہ مجددیہ نقشبندیہ رحمتہ اللہ علیہا اپنی پوری زندگی میں تہجد نماز قضا نہیں کی۔ تقریباً روزانہ صلوٰۃ التسبیح ظہر نماز ادا کرنے سے پہلے ادا کرتی تھیں۔ آپ کی مرض وفات کی ابتداءہی نماز تہجد کے وقت ہوئی۔ وہ اس طرح کہ آپ رحمتہ اللہ علیہا روز منگل بتاریخ 5 محرم سن 1431ھ کی رات درگاہ مسکین پور شریف نزد شہداد کوٹ سندھ پاکستان میں تہجد نماز ادا کرنے کے لئے اٹھیں اور لوٹا لے کر پانی سے بھر کر وضو کرنے کے لیے وضو کی جگہ تشریف لے جا رہی تھیں کہ آپ کا دایاں پاؤں ٹوٹ گیا اور آپ رحمتہ اللہ علیہا زمین پر گر گئیں۔ فقیر راقم الحروف نے آواز سن کر فوراً آکر حضرت امی جان رحمتہ اللہ علیہا کو اٹھانے کی کوشش کی تو آپ رحمتہ اللہ علیہا نے فرمایا کہ بچہ میں تہجد نماز ادا کرنے کے لیے اٹھی تھی لیکن معلوم نہیں کہ مجھے کیا ہوا کہ میں گر گئی ہوں۔

نوٹ: محترمہ پیاری امی جان رحمتہ اللہ علیہا کی زندگی مبارک کی چمک و جھلک فقیر راقم الحروف کی کتاب "التحفة الحضورية فی مناقب الصوفياء النقشبندية" میں ملاحظہ فرما سکیں گے۔

حضرت بیبی حلیمہ بنت خدا بخش غفاریہ دام اللہ حیاتہ
(زوجہ حضور پیر مٹھار حمتہ اللہ علیہ)

حضرت بیبی صاحبہ دام ظلہا العالیہ نماز تہجد چار نوافل یعنی آٹھ رکعت نماز ادا کرتی رہتی ہیں، پوری زندگی ادا کی ہے اور ادا کر رہی ہیں۔ مراقبہ عشاء اور صبح کے وقت کرتی ہیں۔ (بقول بی بی صاحبہ دام ظلہا العالیہ)

پیر طریقت حضرت سید غلام حسین بن حاجی گل محمد شاہ بخاری غفاری مجددی نقشبندی دامت برکاتہم العالیہ

(خلیفہ حضور پیر مٹھار حمۃ اللہ علیہ)

بعد نماز مغرب بروز اتوار 15 محرم 1433ھ فقیر راقم الحروف سے حضرت سید غلام حسین شاہ غفاری نے فرمایا کہ میں نے اپنی پوری زندگی میں فرض نماز اور تہجد قضا نہیں کی۔

(فائدہ) فقیر راقم الحروف کو بعد نماز مغرب بروز اتوار 15 محرم 1433ھ فقیر حافظ بشیر احمد بن محمد امین حسینی نقشبندی صاحب نے بتایا کہ حضرت سید غلام حسین شاہ غفاری دامت برکاتہم العالیہ کو دل کی آپریشن کرنے کے لئے آپریشن تھیٹر میں کم از کم تین گھنٹہ کے لیے لے کر گئے۔ جب آپ دامت برکاتہم العالیہ کو تھیٹر سے باہر لے آئے تو آپ کی نماز سے اتنی محبت تھی کہ آپ بیہوشی کے باوجود بھی فرمانے لگے کہ فقرا کو کہیں کہ نماز کی تیاری کریں اور آپ تھوڑی دیر بعد تیمم کرتے ہوئے اپنے ہاتھ اوپر کر کے اللہ اکبر کرتے ہوئے نماز کی نیت کی اور پھر آپ پر بیہوشی طاری ہو گئی۔

آپ دامت برکاتہم العالیہ فقیر راقم الحروف کو محبت و شفقت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور بعض اوقات کثرت پیار والفت کی وجہ سے فقیر راقم الحروف کی پیشانی پر بوسہ دیتے ہیں۔

سردار اسد خان بن محمد علی خان جنگ بروہی خضداروی دام حیاتہ

ایک بار یہ فقیر راقم الحروف نماز تہجد ادا کرنے کی غرض سے آدھی رات کو مسجد شریف کی طرف روانہ ہوا۔ فقیر جیسے ہی مسجد شریف پہنچا تو پہلے ہی سے بلوچ بروہی جنگ قوم کے سردار محترم مکرم جناب سردار اسد خان جنگ (سراب تحصیل زہری ضلع خضدار بلوچستان) تہجد نماز ادا کرنے میں مصروف تھے۔

(فائدہ) محترم سردار صاحب نے فقیر راقم الحروف سے ایک بار کہا کہ میں نے اپنی

زندگی ہی میں اپنی تمام ملکیت زروزمین وغیرہ کی وراثت کی ہے اور لوگ تو مجھ سے پوچھتے ہیں کہ سردار صاحب آپ نے وراثت تو کرلی ہے لیکن اپنے لیے کیا چیز چھوڑر کھی ہے؟ میں انہیں بخوشی جواب دیتاہوں کہ میں نے اپنے لیے ورثہ میں صرف مسجد شریف چھوڑر کھی ہے۔ جو کہ میری زینت، دین و دنیا کی کامیابی اور میری فتحیابی ہے۔ یہ جواب سن کر قوم کے لوگ میرے منہ میں دیکھ کر سوچتے ہی رہ جاتے ہیں۔

فقیر گل محمد بن عطامحمد بن گل شیر کانگھیہ مسکین پوری

فقیر گل محمد حضوری صاحب پانچ وقت نماز پابندی سے ادا کرتے ہیں اور نابینا ہونے کے باوجود بھی تہجد کے وقت اٹھتے ہیں اور رسی کے سہارے نلکہ کی طرف جاکر اپنالوٹاخود پانی سے بھر کر وضو کر کے تہجد نماز پابندی سے ادا کرتے ہیں۔

(فائدہ) فقیر صاحب اول میں حضور پیر مٹھار حمتہ اللہ علیہ کی بیعت تھے۔ بعدہ حضرت خواجہ مسکین پوری قدس سرہ کی بیعت ہوئے اور اب فقیر راقم الحروف کی بیعت ہیں۔

فقیر عبدالرحمٰن بن محمد رمضان بن کرم علی جنک بروہی مسکین پوری

فقیر عبدالرحمٰن حضوری صاحب تہجد نماز مسجد شریف میں ادا کرتے ہیں۔ دکانداری کے باوجود بھی فقیر راقم الحروف کی صحبت میں عصر تا مغرب مسجد شریف میں بیٹھتے ہیں۔

فقیر عبدالغنی بن شاہ ڈنو مگسی مسکین پوری

فقیر عبدالغنی حضوری صاحب تہجد نماز مسجد شریف میں ادا کرتے ہیں۔ تقریباہر سال فقیر راقم الحروف کے ساتھ اعتکاف میں بیٹھتے ہیں۔

فقیر نہال الدین بن خیر محمد جلبانی مسکین پوری

فقیر نہال الدین حضوری صاحب کہتے ہیں کہ میں پچاس سال سے تہجد نماز ادا کرتاہوں۔ باوجود عمر رسیدہ روزانہ دو مرتبہ صلوٰۃ التسبیح ادا کرتاہوں اور پانچ وقت کی فرض نماز باجماعت ادا کرتاہوں۔

(فائدہ) فقیر صاحب اول میں حضور پیر مٹھار رحمتہ اللہ علیہ کی بیعت تھے۔ بعدہ حضرت خواجہ مسکین پوری قدس سرہ کی بیعت ہوئے اور اب فقیر راقم الحروف کی بیعت ہیں۔

فقیر غلام رسول بن محمد حیات بن علی محمد زہری بروہی احسن پوری

فقیر غلام رسول حضوری صاحب پانچ وقت نماز اور تہجد ادا کرتے ہیں اور اچھے نعت خوان ہیں اور خانقاہ احسن پور شریف میں پہرہ داروں کے امیر ہیں۔

جناب عبدالستار بن محمد اسمٰعیل مگسی مسکین پوری

جناب عبدالستار حضوری صاحب تہجد نماز ادا کرتے ہیں۔ رات کو درگاہ شریف کے اردگرد پہرہ دیتے ہیں اور اچھے نعت خواں ہیں۔

فقیر عبدالکبیر بن عبدالحمید بن محمد عالم جتک بروہی احسن پوری

فقیر عبدالکبیر حضوری صاحب پانچ وقت نماز پابندی سے ادا کرتے ہیں اور بہترین خطیب ہیں۔ یہ اپنا تہجد کا ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ایک بار تہجد نماز ادا کرنے کے لیے اٹھنے میں سستی ہورہی تھی تو میں نے اپنے نفس سے کہا کہ اگر آج تہجد نہیں پڑھی تو میں کل سو رکعت پڑھوں گا۔ آخر نفس مجھ پر غالب ہوا اور میں تہجد نماز نہیں پڑھ سکا اور میں دوسرے دن نفس پر غالب ہوتے ہوئے پورے سو رکعت نماز ادا کی۔

فقیر عبدالجبار بن علی مراد پندرانی بروہی شہداد کوٹی

فقیر عبدالجبار حضوری صاحب کہتے ہیں کہ میں حضرت قبلہ خواجہ غلام صدیق غفاری نقشبندی قدس سرہ کی بیعت کرنے کے بعد اسی رات تہجد کے وقت خواب میں حضرت خواجہ مسکین پوری قدس سرہ کی آواز سنائی دی کہ فقیر صاحب (عبدالجبار) آپ نے ہماری بیعت کی ہے تو آپ کو چاہئے کہ اٹھیں اور تہجد نماز ادا کریں۔ اس وقت سے میں تہجد ادا کرتا ہوں۔

جناب فقیر محمد یوسف بن محمد اقبال بن فتح محمد شیخ دام حیاتہ
(امیر جماعت حضوری وحدت کالونی لاہور، پنجاب)

فقیر شیخ محمد حضوری صاحب بتاریخ چوبیس شوال 1428ھ کو سلسلہ عالیہ نقشبندیہ میں فقیر راقم الحروف کی بیعت کی۔ فقیر شیخ صاحب بیعت کے بعد سے پانچ وقت نماز اور تہجد نماز ادا کرتے ہیں اور تہجد ادا کرنے کے بعد صبح تک مراقبہ اور ذکر اللہ کی برکات سے ان کا پورا گھر چمکتا رہتا ہے۔ آپ دو سال سے جامعہ مسجد نورانی غزالی میں مؤذن مقرر ہیں۔ ہر وقت تبلیغ کرنے میں کوشاں رہتے ہیں۔

(فائدہ) جناب فقیر محمد یوسف شیخ صاحب سلسلہ عالیہ نقشبندیہ میں جناب فقیر ندیم جاوید حضوری (امیر جماعت حضوری اچھرہ لاہور پنجاب) کی کوشش و تبلیغ سے داخل ہوئے۔ جناب فقیر ندیم جاوید حضوری صاحب سلسلہ عالیہ نقشبندیہ میں فقیر محمد اعظم حضوری (ایڈووکیٹ، ہائے کورٹ لاہور) کی کوشش و تبلیغ سے داخل ہوئے۔

گل بیبی بن سرامد بن علی خان (خان) جنگ بروہی مسکین پوری

گل بیبی حضوریہ صاحبہ کہتی ہیں کہ پچاس سال سے پانچ وقت کی نماز پابندی سے ادا کرتی ہوں اور میں پوری زندگی تہجد نماز ادا کرتی رہی ہوں اور ابھی ضعف کی وجہ سے عشاء نماز پڑھ کر آٹھ رکعت تہجد ادا کرنے کے غرض سے پڑھتی ہوں۔

بیبی حاجرہ بنت غیبی خان جنگ بروہی مسکین پوری

بیبی حاجرہ حضوریہ پانچ وقت کی نماز اور تہجد نماز پابندی کے ساتھ ادا کرتی ہیں۔ ہر نماز ادا کرنے کے بعد مقرر سنتیں اور نوافل کے علاوہ دو رکعت نفل مرشدی و مربی خواجہ مسکین پوری قدس سرہ کے ایصال ثواب خاطر ادا کرتی ہیں۔

بیبی در خاتون بنت گل محمد بن قیصر خان جنگ بروہی احسن پوری

بیبی در خاتون حضوریہ صاحبہ کہتی ہیں کہ پانچ وقت کی نماز اور تہجد نماز ادا کرتی ہوں۔

بیبی زلیخہ بنت گل محمد بن عطا محمد کانگھیہ مسکین پوری

بیبی زلیخہ حضور یہ صاحبہ پانچ وقت نماز اور تہجد نماز ادا کرتی ہیں۔ فقراء کے لنگر وغیرہ کا انتظام سرانجام دیتی رہتی ہیں۔

بیبی گنج گل بنت قادر بخش بن قیصر خان جنک بروہی

بیبی گنج گل حضور یہ پانچ وقت کی نماز اور تہجد نماز ادا کرنے کی پابند ہیں۔

بیبی گل خاتوں بنت اللہ بخش مگسی مسکین پوری

بی بی گل خاتوں حضور یہ صاحبہ تہجد نماز ادا کرتی ہیں۔

راج بیبی بنت غلام حیدر بن ولی محمد بروہی جنک مسکین پوری

راج بیبی بنت غلام حیدر حضور یہ کہتی ہیں کہ تہجد نماز ادا کرتی ہوں۔

فائدہ: فقیر راقم الحروف کی دیگر امی جان، بہنیں، ازواج اور درگاہ شریف کی دیگر خواتین حضرات بھی پانچ وقت کی نماز اور تہجد نماز ادا کرنے کی پابندی کرتی ہیں۔ شرعی برقعہ کی بھی سخت پابند ہیں اور صبح نماز کے بعد ایک جگہ (مراقبہ ہال۔ حجرہ) میں اکٹھے ہو کر مراقبہ کرتی ہیں۔

فصل نہم

نماز اور تہجد میں کثرت سے قرآن مجید کی تلاوت کرنے والے بزرگان دین

حضرت ابو عبداللہ عروۃ بن زبیر بن عوام قرشی اسدی مدنی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفیٰ 94ھ)

قال ابن شوذب کان عروۃ یقرا ربع القرآن کل یوم فی المصحف و یقوم بہ فی اللیل فما ترکہ الا لیلۃ قطعت رجلہ وقع فیھا الاکلۃ فنشرھا۔

(تذکرۃ الحفاظ ج1ص50، البدایۃ و النہایۃ ج9ص277)

(تہذیب التہذیب ج4ص118، مراۃ الجنان ج1ص150)

ابن شوذب کہتے ہیں کہ حضرت عروہ بن زبیر قرشی رحمۃ اللہ علیہ ہر روز ربع قرآن مصحف پر دیکھ کر پڑھتے تھے۔ اور پھر وہی ربع رات کی نماز میں تلاوت فرماتے تھے۔ اس معمول میں بجز اس ایک رات کے جس میں آپ کے پاؤں کو ایک خبیث زخم کی بنا پر کاٹ کر جسم سے علیحدہ کیا گیا کبھی فرق نہیں آنے پایا۔

علامہ یافعی یمنی رحمۃ اللہ علیہ مراۃ الجنان جلد اول میں صفحہ ایک سو پچاس پر لکھتے ہیں:

ابن قتیبة قال: ولم یترک وردہ تلک اللیلة۔

ابن قتیبہ کہتے ہیں کہ حضرت عروہ بن زبیر رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ کو جس رات کاٹا گیا اسی رات بھی اپنی عبادت کو ترک نہیں فرمایا۔

حضرت ابو محمد عطاء بن ابی رباح اسلم قرشی مکی رحمۃ اللہ علیہ

(المتوفیٰ 115،114ھ)

وکان یقرا فی قیامه فی صلاة اللیل المائتی آیة من سورة البقرة او اکثر ولا یتحرک۔ (حلیة الاولیاء ج3ص80)

(الطبقات الکبریٰ ص59، شذرات الذھب ج1ص258)

(صفة الصفوة ص376، سیر اعلام النبلاء ج5ص558)

حضرت عطاء بن ابی رباح رضی اللہ عنہ اپنے قیام شب کی نماز میں سورہ بقرہ کی دو سو آیتیں یا زیادہ پڑھا کرتے تھے اور نماز میں (تھکاوٹ کی وجہ سے) ہلتے نہیں تھے۔

حضرت ابو مغیرہ منصور بن زاذان واسطی ثقفی بصری رحمۃ اللہ علیہ

(المتوفیٰ 131،129ھ)

ھشام بن حسان قال صلیت الی جنب منصور بن زاذان فی ما بین

المغرب و العشاء فقرا القرآن فی الرکعۃ الاولیٰ و بلغ فی الثانیۃ الی النحل۔

(تذکرۃ الحفاظ ج1 ص 107)

ہشام بن حسان کہتے کہ ایک دن میں نے مغرب اور عشاء کے درمیاں حضرت منصور زاذان رحمتہ اللہ علیہ کے ساتھ کھڑے ہو کر نماز پڑھی۔ آپ نے اس قدر طویل قیام کیا کہ پہلی رکعت میں قرآن شروع کیا اور دوسری رکعت میں سورۃ نحل ختم کر دی۔

حضرت امام ابو حنیفہ نعمان بن ثابت بن زوطی تمیمی کوفی رضی اللہ عنہ (المتوفیٰ 150ھ)

عن عبد اللہ بن مبارک: و کان یختم القرآن فی رکعۃ۔

و قال ابو یوسف؛ کان یختم کل یوم و لیلۃ ختمۃ، و فی رمضان و یوم العید اثنین و ستین ختمۃ۔

انہ ختم القرآن فی الموضع الذی توفی فیہ سبعۃ آلاف مرۃ۔

(تاریخ بغداد ج13 ص353، الجواھر المضیئہ ص 604، سیر اعلام النبلاء ج 6 ص 535)

(مراۃ الاولیاء ص261، راحت القلوب ص 44، الخیرات الحسان ص 74)

حضرت عبد اللہ بن مبارک رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک رکعت نماز میں قرآن شریف ختم کرتے۔

حضرت امام ابو یوسف رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ آپ رات دن میں ایک قرآن شریف ختم کرتے اور رمضان المبارک سے یوم عید تک باسٹھ ختم کرتے۔

جس جگہ آپ نے وفات فرمائی وہاں ہی سات ہزار مرتبہ قرآن شریف ختم فرمایا تھا۔

حضرت ابو عون عبد اللہ بن عون بن ارطبان مزنی رحمتہ اللہ علیہ (المتوفیٰ 151،150ھ)

و کان لہ سبع یقرؤہ کل لیلۃ فاذا لم یقراہ اتمہ بالنہار۔

(سیر اعلام النبلاء ج6 ص516، صفۃ الصفوۃ ص661)

حضرت عبداللہ بن عون رحمتہ اللہ علیہ ہر رات کو نماز میں ساتواں حصہ قرآن مجید کا تلاوت کرتے پھر اگر کسی شب کو ناغہ ہو جاتا تو دن کو پورا کرتے تھے یعنی کئی سو رکعت نماز پڑھتے تھے۔

حضرت ابو سعید عبدالرحمٰن بن مہدی بن حسان عنبری بصری رضی اللہ عنہ (المتوفیٰ 198ھ)

کان رضی اللہ عنہ یختم القرآن کل لیلۃ و یتھجد بنصف القرآن۔

(الطبقات الکبریٰ ص 91)

حضرت عبدالرحمٰن بن مہدی رضی اللہ عنہ ہر شب کو قرآن ختم کرتے اور نصف قرآن تہجد میں پڑھتے تھے۔

حضرت امام ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بخاری رحمتہ اللہ علیہ (المتوفیٰ 256ھ)

کان رضی اللہ عنہ من العلماء العاملین تستنزل الرحمتہ عند ذکرہ و ربما قام فی اللیل نحو العشرین مرۃ یقدم الزناد و یسرج و یکتب احادیث، ثم یضع راسہ و کان یصلی کل لیلۃ آخر الیل ثلاث عشرۃ رکعۃ یوتر بواحدۃ منھا، و کان یصلی با صحابہ فی لیالی رمضان کل لیلۃ بثلث القرآن و یختم کل ثلاث و یقول عند کل ختم دعوۃ مجابۃ و ما وضع حدیثا فی الصحیح الاوصلی عقبۃ رکعتین شکرا اللہ عزوجل۔

(الطبقات الکبریٰ ص 92، صفۃ الصفوۃ ص 787)

(سیر اعلام النبلاء ج10 ص303، البدایۃ النہایۃ ج11 ص255)

حضرت امام محمد بن اسماعیل بخاری رضی اللہ عنہ ان علماء با عمل میں سے تھے جن کے ذکر کے وقت رحمت نازل ہوتی اور آپ اکثر راتوں کو بیس بیس بار اٹھ کر چقماق سے چراغ جلاتے اور حدیثیں لکھتے اور سو جاتے تھے۔ اور ہر شب کے آخر حصہ میں تیرہ رکعتیں پڑھتے جن میں سے ایک وتر ہوتی تھی۔ رمضان کی راتوں میں

اپنے یاروں کے ہمراہ تہائی قرآن کے ساتھ نمازیں پڑھتے اور تیسرے دن ختم کرتے اور کہتے تھے کہ ہر ختم کے وقت ایک دعا قبول ہوتی ہے اور آپ نے اپنی صحیح میں جو حدیثیں درج کی ہیں اس کے بعد اللہ عزوجل کے شکرانے کی دو رکعتیں پڑھی ہیں۔

علامہ ذہبی سیر اعلام النبلاء جلد دہم میں صفحہ تین سو تین پر لکھتے ہیں:

یختم فی رمضان فی النہار کل یوم ختمۃ

حضرت امام محمد بن اسماعیل بخاری رضی اللہ عنہ رمضان شریف میں روزانہ دن کو قرآن مجید کا ایک ختم کرتے تھے۔

حضرت ابو عبد الرحمٰن بقی بن مخلد قرطبی اندلسی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفیٰ 276ھ)

وقیل انہ کان یختم القرآن کل لیلۃ فی ثلاث عشرۃ رکعۃ۔

(تذکرۃ الحفاظ ج 2 ص 152)

کہتے ہیں کہ حضرت امام بقی قرطبی رحمۃ اللہ علیہ ہر رات ختم قرآن مجید تیرہ رکعت (دس رکعت تہجد اور تین رکعت وتر) میں کرتے تھے۔

علامہ یافعی یمنی رحمۃ اللہ علیہ مراۃ الجنان جلد دوم میں صفحہ ایک سو بیالیس پر لکھتے ہیں:

وکان بقی بن مخلد علامۃ فقیہا مجتہدا صواما قواما۔

حضرت بقی رحمۃ اللہ علیہ بڑے عالم، فقیہ، روزہ رکھنے اور رات کو عبادت کرنے میں بڑھ کر کوشش کرتے تھے۔

حضرت ابو یعقوب یوسف بن ایوب (یعقوب) بن یوسف ہمدانی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفیٰ 535ھ)

و در ہر رکعتے از نماز شب یک سیپارہ قرآن ہمی خواندند۔۔و نوافل نماز بسیار ادا میکردند۔

(عمدۃ المقامات ص 55، تاریخ الاولیاء ص 69)

حضرت ابو یعقوب یوسف ہمدانی رحمتہ اللہ علیہ رات کی نماز کے ہر رکعت میں قرآن مجید کا ایک سیپارہ تلاوت فرماتے تھے۔ تہجد کے علاوہ بھی بہت نماز ادا فرماتے تھے۔

حضرت شیخ بہاؤالدین ابو محمد زکریا بن محمد بن علی ملتانی قرشی اسدی سہروردی رحمتہ اللہ علیہ

(المتوفیٰ 666، 661، 665ھ)

و دریک رکعت ختم قرآن کرد چهار سیپاره دیگر بخواند و در رکعت دویم سورة اخلاص خواند و نماز تمام کرد۔

(فوائد الفواد ص 6)

حضرت شیخ بہاؤالدین زکریا رحمتہ اللہ علیہ نے ایک رکعت میں قرآن مجید ختم کر لیا اور چار سیپارے مزید پڑھے اور دوسری رکعت میں سورہ اخلاص پڑھ کر نماز پوری کی۔

حضرت امیر خسرو دہلوی بخاری چشتی رحمتہ اللہ علیہ

(اسمہ احمد بن خسرو بن سیف الدین محمود)

(المتوفیٰ 725ھ)

وی ہر شب در وقت تہجد ہفت سیپارہ قرآن می خواندی روزی شیخ از و پرسید ترک حال مشغلیہات چیست عرض کرد کہ مخدوم چند گاہ باشد کہ بوقت آخر شب گریہ مستولی می شود فرمود الحمد اللہ کہ اندکی ظاہر شدن گرفت۔

(اخبار الاخیار ص 99)

حضرت امیر خسرو چشتی دہلوی رحمتہ اللہ علیہ ہر شب کو تہجد میں قرآن کریم کے سات پارے تلاوت کرتے تھے۔ ایک روز شیخ نظام الدین اولیاء رحمتہ اللہ علیہ نے آپ سے دریافت کیا اے ترک! تمہاری مشغولیت کا کیا حال ہے؟ عرض کی یا سیدی

رات کے آخری حصے میں اکثر و بیشتر آہ و بکا اور گریہ وزاری کا غلبہ رہتا ہے۔ یہ جواب سن کر شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا الحمد اللہ کچھ اثرات ظاہر ہو رہے ہیں۔

حضرت خواجہ امیر حسن بن علا سنجری دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

(المتوفیٰ 736ھ)

نماز تراویح باقتدی مولانا ظہیرالدین حافظ سلمہ اللہ تعالیٰ گذارده میشود او ہر شبی سه سپاره میخواند۔

(فوائد الفواد ص 6)

حضرت امیر حسن سنجری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نماز تراویح مولانا حافظ ظہیر الدین کی اقتدا میں پڑھتا ہوں اور وہ ہر رات تین سیپارے پڑھتے ہیں۔

حضرت مولانا جعفر احراریہ نقشبندیہ رحمۃ اللہ علیہ

(المتوفیٰ 893ھ)

در نماز قرات طول می خواند۔

(خزینۃ الاصفیاء ص 581)

حضرت مولانا جعفر احراریہ نقشبندیہ رحمۃ اللہ علیہ اپنی نماز میں طویل قرأت فرماتے تھے۔

حضرت مجد الدین محمد معصوم بن شیخ احمد مجدد الف ثانی سرہندی نقشبندی المعروف عروۃ الوثقےٰ رحمۃ اللہ علیہ

(المتوفیٰ 1079ھ)

حضرت خواجہ محمد معصوم مجددی رحمۃ اللہ علیہ تہجد نماز آٹھ رکعت سے کم نہ پڑھتے۔ اور اس میں قرأت یٰس پڑھتے یا تلاوت قرآن مجید کرتے اور دس شب میں ختم کرتے۔ صبح کی فرض میں خود امامت کرکے پڑھاتے۔ بعدہ مراقبہ فرماتے۔ آفتاب بقدر نیزہ بلند ہو جاتا تب نماز اشراق چہار رکعت دو سلام سے ادا کرتے۔ آٹھ

رکعت نماز ضحیٰ اور چھ رکعت نماز اوابین پڑھتے۔

(مشائخ نقشبندیہ مجددیہ ص351)

حضرت مولانا رؤف احمد رافت مجددی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ جواہر علویہ میں صفحہ ایک سو دس پر لکھتے ہیں:

حضرت خواجہ محمد معصوم مجددی رحمۃ اللہ علیہ گیارہ سال کی عمر میں آپ نے اپنے والد بزرگوار سے ذکر اور مراقبہ کا طریقہ سیکھ کر اس پر مواظبت شروع کی۔ اور آپ سنت کی پیروی، عمل بعزیمت رخصت سے پرہیز کرتے تھے۔ شریعت اور طریقت پر قائم رہتے اور پرہیز گاری اا ور تقویٰ میں حضرت مجدد صاحب کے قدم بقدم چلتے تھے۔ حلقہ کے بعد آپ علوم دینی کی تعلیم فرماتے اور کبھی ظہر اور عصر کا دوگانہ لمبی قرات سے ادا کرتے تھے اور کبھی خلوت میں بیٹھتے تھے۔

(جواهر علویہ ص110)

حضرت شیخ بدرالدین مجددی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ حضرات القدس میں صفحہ دوسو چونسٹھ پر لکھتے ہیں:

و اخلاق و اوزاع و اقوال و اعمال و رعایت آداب در صورت و بمعنی بوالد بزرگوار خویش شدت مناسبت و نہایت متابعت دارند ۔چناں اہتمام می فرمایند کہ در ادنیٰ از آداب سلوک و اعمال صالحہ از سنن و مندوب از اتباع والد ماجد خود سر موئے تخلف نرود۔ عمل ایشاں بعینہ عمل حضرت ایشاں است و طریقہ شان ہماں طریقہ آنحضرت در و ظائف طاعات و رعایت آداب و عبادات و اوقات شریف شان از شب و روز برائے ہر عمل صالح مقسوم است۔

حضرت محمد معصوم مجددی رحمۃ اللہ علیہ اخلاق و اوضاع، اقوال و اعمال، اور صورت و معنی میں اپنے والد بزرگوار رحمۃ اللہ علیہ سے پوری مناسبت اور کمال

متابعت کی رعایت رکھتے ہیں اور اس اہتمام میں رہتے ہیں کہ آداب سلوک میں اور اعمال صالحہ میں سنن اور مستحبات کے ادا کرنے میں اپنے والد ماجد کی پیروی میں بر مو فرق نہ آنے پائے۔ اس لیے ان کا عمل بعینہ حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ کا عمل ہے اور ان کا طریقہ بھی وہی ہے جو حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ کا ہے یعنی وظائف طاعات اور رعایت آداب عبادات بھی وہی ہیں۔

حضرت محمد فضل اللہ نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ عمدۃ المقامات میں صفحہ دو سو پچاسی پر لکھتے ہیں:

ایں ہمہ احتیاط کہ در وضو و طہارت و نماز و آداب آن داشتند می فرمودند کہ از عمل والد بزگوار اخذ نمودہ ام

حضرت خواجہ محمد معصوم مجددی رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ میں وضو، پاکائی، نماز اور آداب میں جو احتیاط رکھتا ہوں یہ سب کچھ اپنے والد محترم سے اخذ کیا ہے۔

حضرت محمد عابد سنامی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ
(المتوفیٰ 1160ھ)

حضرت ایشاں فرمودند کہ حضرت مفخر زاہد شیخ محمد عابد سنامی رحمۃ اللہ علیہ در صلواۃ تہجد شصت بار سورۃ یٰسین میخواند۔

(در المعارف ص 43، حدیقۃ الاولیاء ص 131)

(مدینۃ الاولیاء ص 438، مقامات مظہریہ ص 17)

(جواہر علویہ ص 108، نزہۃ الخواطر ج 6 ص 826)

حضرت شاہ رؤف احمد رافت نقشبندی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں میرے مرشد حضرت شاہ عبد اللہ المعروف شاہ غلام علی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ زاہدوں کے سرمایہ افتخار حضرت شیخ محمد عابد سنامی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ نماز تہجد میں

ساٹھ مرتبہ سورہ یٰسین پڑھتے تھے۔

حضرت شاہ غلام علی مجددی نقشبندی رحمتہ اللہ علیہ اپنی کتاب مقامات مظہریہ میں صفحہ سترہ پر لکھتے ہیں:

در مرض موت کہ تاشش ماہ ایشاں را بیماری اسہال بود سورہ یٰس سی و پنج باردر تہجدمیخواند بیست ہزار بار ذکر کلمہ طیبہ و ہزار بار نفی و ثبات بحبس نفس وتلاوت کلام اللہ و درود و وظیفہ داشتند۔

(خزینۃ الاصفیاص 673، نزہۃ الخواطر ج6ص826)

حضرت شیخ محمد عابد سنامی رحمتہ اللہ علیہ مرض وفات میں چھ ماہ دست کی بیماری میں مبتلا ہونے کے باوجود سورہ یٰس پینتیس بار تہجد میں پڑھتے تھے۔ ہر روز بیس ہزار بار ذکر کلمہ طیبہ، ہزار بار ذکر نفی و اثبات بحبس دم، تلاوت قرآن اور درود شریف پڑھنا مقرر کیا تھا۔

حضرت شمس الدین حبیب اللہ مرزا جان جاناں بن مرزا جان بن عبد السبحان المعروف مرزا مظہر جان جاناں دہلوی رحمتہ اللہ علیہ (المتوفیٰ 1195ھ)

حضرت مرزا مظہر جان جاناں رحمتہ اللہ علیہ عبادت نفلوں ۔طاعات شرعیہ، اور طالبوں کو طریقہ کی فیض رسانی سے کسی وقت فرصت نہ تھی۔ چنانچہ دس سیپارے صرف نماز اوابین میں پڑھا کرتے تھے۔ مردوں اور عورتوں کے حالات کی طرف توجہ کرنے کے بعد آدھی رات کو سوجاتے تھے پھر تہجد کی نماز ادا کرکے مراقبہ کرتے اور فجر کی نماز ادا کرکے اشراق تک نسبت باطنی میں مشغول رہتے۔ پھر قرآن مجید کی تلاوت کرکے دوپہر کے قریب خواب قیلولہ کرتے۔ پھر چالیس مرتبہ سورہ یٰس اور کئی ہزار کلمات ورد کرتے۔ (جواہر علویہ ص 131)

حضرت علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی نقشبندی مجددی رحمتہ اللہ علیہ

(المتوفیٰ 1225ھ)

یکمنزل قرآن در تہجد میخواندند۔ (مقامات مظہریہ ص85)

حضرت علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمتہ اللہ علیہ تہجد نماز میں روزانہ ایک منزل قرآن شریف تلاوت کرتے تھے۔

حضرت نواب خان فیروز جنگ رحمتہ اللہ علیہ

(مرید حافظ سعد اللہ)

حضرت نواب خان فیروز جنگ تہجد (کی نماز) میں دس سیپارے پڑھا کرتا تھا۔

(جواھر علویہ ص 134)

فصل دہم

نماز، تہجدادا کرنے والے اور کثرت سے قرآن مجید کی تلاوت کرنے والے بزرگان دین

حضرت صفوان بن محرز بن زیاد مازنی باہلی بصری تمیمی رحمتہ اللہ علیہ

(المتوفیٰ 74ھ)

ویصلی حتیٰ یصبح ؛ ثم یاخذ المصحف فیتلوا حتیٰ یرتفع النہار ثم یصلی ثم ینام الی الظہر فکانت تلک نومتہ حتیٰ فارق الدنیا ویصلی من الظہر الی العصر ویتلوا فی المصحف۔ (سیر اعلام النبلاء ج 5 ص 263)

حضرت صفوان بن محرز رحمتہ اللہ علیہ رات کو نماز ادا کرتے تھے۔ حتیٰ کہ صبح ہو جاتی تھی۔ پھر قرآن مجید اٹھا کر دن بلند ہونے تک تلاوت کرتے تھے۔ پھر نماز پڑھنا شروع کر دیتے تھے۔ اس کے بعد ظہر تک قیلولہ کرتے۔ آپ رحمتہ اللہ

علیہ کا مرنے تک نیند کرنے کا وقت یہی تھا۔ پھر ظہر سے لیکر عصر تک نماز پڑھتے اور قرآن مجید کی تلاوت کرتے۔

حضرت ابو عبد اللہ محمد بن حسن بن فرقد شیبانی کوفی رحمۃ اللہ علیہ (صاحب ابی حنیفہ) (المتوفیٰ 189ھ)

ابن سعید فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت امام محمد شیبانی رحمۃ اللہ علیہ کو کثیر العبادت پایا۔ اور رات دن میں ایک ثلث قرآن تلاوت کرڈالتے تھے۔

(سیر الصحابہ ج8ص 172 بحوالہ مناقب کردری ج2ص153)

حضرت امام ابو عبد اللہ احمد بن محمد بن حنبل ہلال شیبانی مروزی بغدادی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفیٰ 241ھ)

عبداللہ بن احمد قال کان ابی یقرا فی کل یوم سبعا یختم فی کل سبعة ایام۔۔ ینام خفیفة ثم یقوم الی الصباح یصلی و یدعوہ۔

(حلیة الاولیاء ج7 ص319)

عبد اللہ بن احمد کہتے ہیں کہ میرے والد حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ ہر دن قرآن مجید کا ساتواں حصہ تلاوت کرتے تھے اور سات دن میں پورا قرآن ختم کرتے تھے، رات کو تھوڑی دیر کے لیے سوتے اور پھر اٹھتے صبح تک نماز و دعا میں مشغول ہوتے۔

حضرت ابو احمد حسین بن علی بن محمد بن یحیٰ تمیمی نیشاپوری المعروف امام حسینک رحمۃ اللہ علیہ (المتوفیٰ 375ھ)

و سلفه جملة صحبة حضرا و سفرا فما رایته ترک قیام اللیل من نحو ثلاثین سنة فکان یقرا کل لیلة سبعا۔

(تذکرة الحفاظ ج2ص118، شذرات الذهب ج3ص202)

(الانساب۔ سمعانی ج1ص503)

امام حاکم فرماتے ہیں کہ میں نے تقریبا تیس سال تک سفر و حضر میں امام حسینک تمیمی رحمۃ اللہ علیہ کی رفاقت کی ہے اور اس عرصہ دراز میں انہیں نماز تہجد ترک کرتے کبھی نہیں دیکھا۔ ہر رات قرآن حکیم کی ایک منزل پڑھا کرتے تھے۔

حضرت خواجہ محمد الباقی بن عبد السلام المعروف باقی باللہ دہلوی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ

(المتوفیٰ 1012ھ)

ہر روز بعد عشاء تا نماز تہجد دو ختم قرآن نمودے و بعد نماز تہجد تا فجر بست و یک بار سورہ یٰسین خواندے۔

(خزینۃ الاصفیاء ص 606، حدیقۃ الاولیاء ص 116)

حضرت باقی باللہ نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ نماز عشاء کے بعد نماز تہجد تک دو ختم قرآن شریف کے کرتے اور نماز تہجد ادا کرنے کے بعد صبح تک اکیس مرتبہ سورہ یٰسین پڑھتے تھے۔ آپ کا روزمرہ کا ورد تھا۔

حضرت شاہ عبد اللہ بن عبد اللطیف المعروف شاہ غلام علی دہلوی مجددی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ

(المتوفیٰ 1240ھ)

خواب بسیار کم میفرمودند وقت تہجد مردم اگر در خواب غفلت میبودندبیدار میفرمودند و خود نماز تہجد خواندہ بمراقبہ و تلاوت کلام اللہ شریف مشغول می بودند و مقدار دہ سیپارہ ہر روزہ میخواندند۔

(مقامات مظہریہ ص 149)

حضرت شاہ غلام علی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ رات کو کم سوتے تھے۔ تہجد کے وقت اگر لوگ غفلت کی نیند سو رہے ہوتے تھے تو آپ انہیں بیدار کرتے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ تہجد نماز پڑھ کر مراقبہ اور تلاوت قرآن مجید میں مشغول ہو جاتے

اور آپ رحمتہ اللہ علیہ روزانہ دس پارے تلاوت فرماتے تھے۔

حضرت شاہ ابو سعید زکی القدر بن صفی القدر مجددی نقشبندی المعروف شاہ ابو سعید رحمتہ اللہ علیہ

(المتوفیٰ 1250ھ)

علائق دنیوی (یعنی باوجوود اہل و عیال دارند) در عبادت پروردگار ایں گونہ مصروف است گویا کہ علائق دنیوی نہ دارد۔ (مقامات اخیار ص 66)

حضرت شاہ ابو سعید مجددی رحمتہ اللہ علیہ کثیر اہل و عیال رکھنے کے باوجود اللہ تعالیٰ کی عبادت میں اس طرح مصروف تھے گویا کہ آپ اہل و عیال ہی نہیں رکھتے۔

حضرت شاہ محمد بن نور محمد چوراہی نقشبندی رحمتہ اللہ علیہ

(المتوفیٰ 1315ھ)

حضرت شاہ محمد چوراہی رحمتہ اللہ علیہ نماز تہجد ادا کرنے کے بعد مراقبہ میں رہتے اور پندرہ پاروں کی منزل ظہر سے پہلے اور پندرہ پارے بعد دوپہر سے رات عشاء تک پڑھتے۔ اسی طرح ایک قرآن پاک روزانہ ختم فرماتے تھے۔ یہ معمول تاعین حیات رہا۔ (جواھر نقشبندیہ ص 442)

حضرت خواجہ خواجگان قبلہ شیخ غلام صدیق بن قیصر خان بن علی حان غفاری مجددی نقشبندی مسکین پوری قدس سرہ

(المتوفیٰ 1425ھ)

حضرت قبلہ غلام صدیق غفاری قدس سرہ نماز عشاء ادا کرنے کے بعد فورا آرام فرماتے تھے۔ آرام کے تھوڑی دیر بعد جاگتے اور مراقبہ کے لئے بیٹھ جاتے پھر آرام فرماتے وقفہ وقفہ سے کم و بیش تین بجے تک اپنی رات اس کیفیت یعنی آرام و مراقبہ میں گذارتے۔ اس کے بعد وضو فرماتے دو رکعت تحیۃ الوضو نماز ادا فرماتے

تھے۔اور تہجد نماز چار، پانچ، چھ، نوافل یعنی آٹھ، دس، بارہ رکعت نماز ادا فرماتے تھے۔ آپ قدس سرہ سفر یا حضر میں تادم زیست تہجد کی پابندی فرماتے رہے۔ بعض اوقات مزید نوافل بھی ادا فرماتے تھے۔ بعدہ صبح تک دعا اور مراقبہ میں مشغول رہتے۔ آپ قدس سرہ اگر نماز صبح کے بعد کہیں جانے کا ارادہ فرماتے تو نماز صبح سے پہلے قرآن مجید کی تلاوت فرماتے تھے ورنہ نماز صبح کے بعد اول عمر میں سات یا دس آخر عمر میں پانچ یا سات پارہ روزانہ تلاوت فرماتے تھے۔

(فائدہ) مرشدی و مربی خواجہ مسکین پوری قدس سرہ کی زندگی مبارک کے جواہرات فقیر راقم الحروف کی کتاب "التحفة الحضورية فی مناقب الصوفیاء النقشبندیة" میں ملاحظہ فرماسکیں گے۔

فصل یانزدھم

عمدہ طریقے سے نماز ادا کرنے والے بزرگان دین

حضرت ابو عمرو مولیٰ کندی رحمۃ اللہ علیہ المعروف زاذان (المتوفیٰ 82ھ)

قال زبید: رایت زاذان یصلی کانه جذع۔

(سیر اعلام النبلاء ج5ص260، صفة الصفوة ص 542)

(حلیة الاولیاء ج3ص 342)

زبید بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو عمرو مولیٰ کندی رحمۃ اللہ علیہ کو بہت اچھے طریقے سے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا، گویا کہ آپ ستون ہیں۔

حضرت امام زین العابدین علی بن حسین بن علی ہاشمی مدنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ (المتوفیٰ 94ھ)

واحسنهم طاعة ـ وكان يسمى زين العابدين لعبادته۔

(الطبقات الکبریٰ ج5ص166، تذکرة الحفاظ ج1ص60)

(شذرات الذہب ج1ص194، البدایہ والنہایہ ج9ص282)

حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہت اچھی نماز پڑھنے والے تھے اور آپ کی کثرت عبادت کی وجہ سے لقب زین العابدین ہو گیا تھا۔

حضرت ابو عبد اللہ عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ ہذلی مدنی رضی اللہ عنہ (المتوفیٰ 98ھ)

وکان عبید اللہ یطول الصلاۃ ولا یعجل عنہا لاحد

(تذکرۃ الحفاظ ج1ص63)

حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ ہذلی رضی اللہ عنہ بہت لمبی نماز پڑھتے تھے اور کسی ملنے والے کے خاطر جلدی نہیں کرتے تھے۔

علامہ ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ الطبقات الکبریٰ جلد پنجم میں ایک سو ترانوے پر لکھتے ہیں:

وکان قد ذہب بصرہ۔

حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بینائی (طویل اور کثرت نماز ادا کرنے کی وجہ سے) چلی گئی تھی۔

حضرت ابو عبد اللہ مسلم بن یسار اموی بصری رحمۃ اللہ علیہ (المتوفیٰ 101،100ھ)

عن ابن عون قال رایت مسلم بن یسار یصلی کانہ وتد، ولا یحرك لہ ثوبا ان مسلم بن یسار مر بمسجد فاذن المؤذن فرجع فقال لہ المؤذن ما ردك قال انت رددتنی۔

(الطبقات الکبریٰ ابن سعد ج7ص140، صفۃ الصفوۃ ص627)

(سیر اعلام النبلاء ج5ص419، حلیۃ الاولیاء ج2ص185)

ابن عون کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا ہے کہ حضرت مسلم بن یسار رحمۃ اللہ علیہ جب نماز میں ہوتے تھے تو بے جان لکڑی معلوم ہوتے تھے۔ بدن اور کپڑے

میں ذرا حرکت نہ ہوتی تھی۔ ایک مرتبہ کسی مسجد سے واپس جارہے تھے کہ کچھ دور جاکر آذان کی آواز سنی اسے سن کر پھر مسجد لوٹ گئے مؤذن نے پوچھا آپ لوٹ کیوں آئے فرمایا تم نے لوٹا دیا۔

حضرت ابو محمد عطاء بن ابی رباح اسلم قرشی مکی رحمتہ اللہ علیہ
(المتوفیٰ 115،114ھ)

وعن ابی عیینه قال؛ قلت لا بن جریج ما رایت مصلیا مثلك قال لو رایت عطاء۔ (صفته الصفوة ص 376، حلیة الاولیاء ج3 ص 81)

حضرت ابن عیینہ رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن جریج رحمتہ اللہ علیہ سے کہا کہ تیری مثل نماز پڑھنے والا میں نے نہیں دیکھا یہ سن کر حضرت ابن جریج رحمتہ اللہ علیہ نے کہا کہ اگر آپ حضرت عطاء بن ابی رباح رحمتہ اللہ علیہ کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھتے۔

حضرت ابو عبد اللہ عمرو بن مرہ بن عبد اللہ مرادی کوفی رحمتہ اللہ علیہ
(المتوفیٰ 118،116ھ)

عن شعبة؛ ما رایت عمرو بن مرة فی صلاة الا ظننت انه لا ینصرف حتیٰ یستجاب له۔ (تهذیب التهذیب ج4 ص 382، تذکرة الحفاظ ج1 ص 91)
(الطبقات الکبری ابن سعد ج6 ص 312، سیر اعلام النبلاء ج6 ص 36)

شعبہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے جب حضرت عمرو بن مرہ رحمتہ اللہ علیہ کو اچھی نماز پڑھتے ہوتے دیکھتا تو ہمیشہ یہی خیال ہوتا تھا کہ نماز سے لوٹنے کے قبل ہی ان کی قبولیت ہو جائے گی۔

حضرت ابو الحکم سیار بن دینار (وردان) واسطی رحمتہ اللہ علیہ
(المتوفیٰ 122ھ)

وکان حسن الصلاة۔ (صفة الصفوة ص 521)

حضرت سیار بن دینار رحمۃ اللہ علیہ بہت اچھی نماز پڑھتے تھے۔

حضرت ابو عتاب منصور بن معتمر سلمی کوفی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفیٰ 132ھ)

قالت فتاۃ یا ابت الاسطوانۃ التی کانت فی دار منصور ما فعلت ؟ قال یا بنیۃ ذاک منصور کان یصلی اللیل و قد مات۔

(تذکرۃ الحفاظ ج1ص 107) (حلیۃ الاولیاء ج4ص67، صفۃ الصفوۃ ص 567)

حضرت منصور بن معتمر رحمۃ اللہ علیہ کے پڑوسی کی ایک لڑکی نے ایک دفعہ پوچھا اے ابا جان حضرت منصور بن معتمر رحمۃ اللہ علیہ کے گھر میں جو ایک ستون تھا اس کا کیا ہوا جو اب نظر نہیں آتا؟ اس کے باپ نے جواب دیا: بیٹی! وہ حضرت منصور بن معتمر رحمۃ اللہ علیہ تھے جو رات کو کھڑے ہو کر نماز پڑھتے تھے اب انتقال کر گئے ہیں۔

حضرت ابو الولید عبد الملک بن عبد العزیز بن جریج رومی مکی رحمۃ اللہ علیہ المعروف ابن جریج (المتوفیٰ 151،150،149ھ)

وقال عبد الرزاق ما رایت احدا احسن الصلاۃ من ابن جریج کنت اذا رایتہ علمت انہ یخشی اللہ۔

قال ابو عاصم کان ابن جریج من العباد۔

(تذکرۃ الحفاظ ج1ص 128، تہذیب التہذیب ج3ص502)

(صفۃ الصفوۃ ص 377، شذرات الذہب ج1ص370، بستان المحدثین ص 167)

عبد الرزاق کہتے ہیں کہ میں نے امام جریج رحمۃ اللہ علیہ سے اچھی نماز پڑھنے والا کوئی نہین دیکھا۔ جب میں نے انہیں دیکھا تو جانا کہ بیشک یہ اللہ سے ڈرتے ہیں۔

ابو عاصم کہتے ہیں کہ امام ابن جریج رحمۃ اللہ علیہ بڑے عبادت گذار تھے۔

حضرت ابو محمد سعید بن عبد العزیز بن یحیٰ تنوخی دمشقی رحمۃ اللہ علیہ
(المتوفیٰ167ھ)

وروی مروان بن محمد عن سعید قال ما قمت الی صلاۃ الا مثلث لی جھنم۔

(تذکرۃ الحفاظ ج1ص161، سیر اعلام النبلا ج7ص373)

(شذرات الذھب ج1ص427)

مروان بن محمد کا بیان ہے کہ حضرت سعید بن عبد العزیز تنوخی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ میں جب نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہوں تو جہنم کا نقشہ میری آنکھوں کے سامنے آجاتا ہے۔

حضرت ابو عبد اللہ مندل بن علی عنزی کوفی رحمۃ اللہ علیہ
(المتوفیٰ168ھ)

واذا اتیت مندل بن علی اھتمی نفسی من حسن صلاتہ۔

(تذکرۃ الحفاظ ج1ص294، سیر اعلام النبلاء ج9ص164)

احمد بن عبد اللہ یربوعی فرماتے ہیں کہ جب میں حضرت مندل بن علی رحمۃ اللہ علیہ کے حلقہ میں حاضر ہوتا تھا تو ان کی خوبصورت اور بہترین نماز دیکھ کر مجھے اپنی فکر پڑ جاتی تھی۔

حضرت ابو عبد اللہ حسن بن صالح بن حی ہمدانی ثوری کوفی رحمۃ اللہ علیہ
(المتوفیٰ169ھ)

عن ابی سلیمان الدارانی قال ما رایت من اظھر علیہ من الحسن بن صالح قام لیلۃ بعم یتساء لون فغشی علیہ فلم یختمھا الی الفجر۔

(تذکرۃ الحفاظ ج1ص159، سیر اعلام النبلاء ج7ص279)

(تھذیب التھذیب ج1ص495)

ابو سلیمان دارانی کہتے ہیں میں نے ایسا کوئی آدمی نہیں دیکھا جس پر خشیت الٰہی حضرت حسن بن صالح رحمۃ اللہ علیہ سے زیادہ غالب ہو ایک رات نماز میں سورہ

عم یتساء لون پڑھنا شروع کی تو غشی طاری ہو گئی اور صبح صادق تک یہ سورت ختم نہ کر سکے۔

حضرت ابو عبد اللہ محمد بن حسن بن فرقد شیبانی کوفی رحمتہ اللہ علیہ
(صاحب ابی حنیفہ)
(المتوفیٰ 189ھ)

شیخ عبد اللہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے بارہا کوشش کی کہ جس خشوع و خضوع کے ساتھ حضرت محمد بن حسن شیبانی رحمتہ اللہ علیہ معمولاً نماز ادا کرتے ہیں میں ایک بار ہی اس طرح پڑھ لوں مگر میں اس سے عاجز رہا۔

(شیخ ابن بزاز کردری متوفی 827ھ، مناقب کردری ج2ص162)

(سیر صحابہ ج8ص172)

حضرت ابو سفیان وکیع بن جراح بن ملیح رواسی رحمتہ اللہ علیہ
(المتوفیٰ 197ھ)

وقال احمد بن سنان: رایت وکیعا اذا قام فی الصلاۃ لیس یتحرك منه شئ۔

(سیر اعلام النبلاء ج8ص97)

احمد بن سنان کہتے ہیں کہ میں نے حضرت وکیع بن جراح رحمتہ اللہ علیہ کو دیکھا ہے کہ جب آپ نماز میں کھڑے ہوتے تو ان کی کوئی چیز حرکت نہیں کرتی تھی۔

حضرت ابو محمد یعقوب بن اسحٰق بن زید حضرمی بصری رحمتہ اللہ علیہ
(المتوفیٰ 205ھ)

انه سرق رداؤہ عن کتفه وھو فی الصلاۃ ،ولم یشعر ورد الیه، فلم یشعر، لشغله بعبادۃ ربه۔

(سیر اعلام النبلاء ج5ص467، بغیۃ الوعاۃ ص418)

حضرت یعقوب بن اسحٰق رحمتہ اللہ علیہ کی حالت نماز میں گردن مبارک

سے چادر چوری ہو گئی، نماز میں مشغولیت کے باعث ان کو علم نہ ہوا اور چور چادر کو واپس بھی کر دیا پھر بھی ان کو احساس تک نہ ہوا۔

حضرت ابو خالد یزید بن ہارون بن زاذی سلمی واسطی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفیٰ 206ھ)

وقال احمد بن سنان ما رایت احسن صلاۃ منہ لم یکن یفتر من الصلاۃ قال العجلی یزید ثقۃ ثبت متبعد حسن الصلاۃ جدا یصلی الضحی ست عشرۃ رکعۃ بھا من الجودۃ غیر قلیل، وکان قد عمی۔

(تذکرۃ الحفاظ ج1 ص 232، تہذیب التہذیب ج6 ص 231)
(سیر اعلام النبلاء ج8 ص230، تاریخ بغداد ج14 ص343)

احمد بن سنان کہتے ہیں کہ میں نے حضرت یزید بن ہارون رحمۃ اللہ علیہ سے زیادہ اچھی نماز پڑھتا کسی کو نہیں دیکھا۔ نماز کے سلسلے میں انہوں نے کبھی سستی کا مظاہرہ نہیں کیا۔

عجلی کہتے ہیں کہ حضرت یزید بن ہارون رحمۃ اللہ علیہ ثقہ پختہ کار، عبادت گذار، بہت اچھی نماز پڑھتے تھے۔ بڑے عمدہ طریقہ سے ضحیٰ کی نماز سولہ رکعت ادا کیا کرتے تھے اور آخر عمر میں نابینا ہو گئے تھے۔

علامہ خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ تاریخ بغداد میں جلد چودھ میں صفحہ تین سو بیالیس پر اور

علامہ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ تہذیب التہذیب جلد ششم میں صفحہ دو سو اکتیس پر لکھتے ہیں:

یقوم کانہ اسطوانۃ۔

احمد سنان کہتے ہیں کہ حضرت یزید بن ہارون رحمۃ اللہ علیہ نماز (اتنی اچھی، خشوع و خضوع سے) پڑھتے تھے کہ دیکھنے والا یہ گمان کرتا تھا کہ شاید یہ کوئی ستون ہے۔

حضرت ابو نعمان محمد بن فضل عارم سدوسی بصری رحمۃ اللہ علیہ
(المتوفیٰ 224ھ)

روی العقیلی عن احدھم قال عارم اخشع من رایت و ما رایت احسن صلاۃ من عارم۔ (سیر اعلام النبلاء ج9ص41)

(تذکرۃ الحفاظ ج1ص 301، تھذیب التھذیب ج5ص258)

عقیلی نے کسی سے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت امام محمد بن فضل عارم رحمۃ اللہ علیہ سے زیادہ خشوع کرنے والا کوئی نہیں دیکھا اور نہ میں نے کسی کو ان سے اچھی نماز پڑھنے والا دیکھا ہے۔

حضرت ابو عبد الرحمٰن حاتم اصم بن عنوان بن یوسف بلخی رحمۃ اللہ علیہ
(المتوفیٰ 237ھ)

و ذکر ان حاتما الزاھد رحمہ اللہ دخل علی عصام بن یوسف فقال لہ عصام یاحاتم ھل تحسن ان تصلی فقال نعم فقال کیف تصلی قال اذا تقارب وقت الصلوٰۃ اسبغت الوضوثم استوی فی الموضع الذی اصلی فیہ حتی یستقر کل عضو منی و اری الکعبۃ بین حاجبی و المقام بحیال صدری، و اللہ تعالیٰ یعلم مافی قلبی و کان قدمی علی الصراط و الجنۃ عن یمینی، و النار عن یساری و ملک الموت خلفی و اظن انھا آخر صلاتی ثم اکبر تکبیرۃ باخبات و اقرأ قراۃ بالتکفر و ارکع رکوعا بالتواضع و اسجد سجودا بالتضرع ثم اجلس علی التمام و اتشھد علی الرجاء و الخوف، و اسلم علی السنۃ ثم اسلما باخلاص و اقوم بین الرجاء و الخوف ثم اتعاھد بالصبر قال عصام یاحاتم کذا صلاتک؟ قال ھکذا صلاتی قال منذ کم صلاتک علی ھذا الوصف؟ قال منذ ثلاثین سنۃ فبکی عصام و قال ما صلیت صلاۃ من صلاتی مثل ھذا قط۔

(کشف المحجوب ص 437) (تنبیہ الغافلین ص 292، صفۃ الصفوۃ ص 782)

(شذرات الذھب ج2ص210، تذکرۃ الاولیاء ص159)

کہتے ہیں کہ حضرت حاتم زاہد رحمۃ اللہ علیہ حضرت عصام بن یوسف رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں گئے۔ عصام رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا کیا تمہیں اچھی طرح نماز

پڑھنی آتی ہے؟ آپ نے کہاہاں، عصام رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا کہ کس طرح؟ حاتم رحمۃ اللہ علیہ نے جواب دیا جب نماز کا وقت آتا ہے تو پوری طرح سے وضو کرتا ہوں پھر اس جگہ پر اطمینان سے کھڑا ہوتا ہوں جہاں نماز پڑھنی ہوتی ہے۔

جب تمام اعضاء اپنی جگہ درست ہو جاتے ہیں تو کعبہ کو اپنی ابروؤں کے درمیان اور مقام ابراہیم کو سینہ کے برابر سمجھتا ہوں اور دل کا حال اللہ تعالیٰ پر پوشیدہ نہیں اور یوں خیال کرتا ہوں کہ قدم پل صراط پر ہیں دائیں جانب جنت اور بائیں جانب دوزخ ہے اور موت کا فرشتہ پیچھے کھڑا ہے اور یہ نماز آخری نماز ہے۔

پھر انتہائی عاجزی کے ساتھ تکبیر کہتا ہوں اور خوب سوچ کر قرات کرتا ہوں۔ تواضع کے ساتھ رکوع کرتا ہوں انکساری کے ساتھ سجدہ کرتا ہوں پھر آخر میں تشہد کے لئے بیٹھتا ہوں کہ امید و خوف کی کیفیت ہوتی ہے۔ پھر سنت کے موافق سلام پھیرتا ہوں اور سلام پھیر کر اخلاص کے ساتھ خوف ورجا کی حالت میں اٹھ جاتا ہوں اور صبر کا خاص خیال رکھتا ہوں۔ عصام رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا کہ حاتم کیا تیری نماز واقعی اسی طرح کی ہے؟ فرمایاہاں، عصام رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا کہ کتنی مدت سے ایسی نماز پڑھ رہے ہو؟ کہا تیس برس سے، یہ سن کر عصام رو پڑے اور کہنے لگے کہ میں تو آج تک ایسی ایک نماز بھی نہیں پڑھ سکا۔

حضرت ابو عبد اللہ محمد بن نصر مروزی رحمۃ اللہ علیہ
(المتوفیٰ 294ھ)

وعن ابی بکر احمد بن اسحق قال ما رایت احسن صلاۃ من محمد بن نصر۔

(تہذیب الاسماء و الغات ج1ص93۔ تذکرۃ الحفاظ ج2ص165)

علامہ ابی بکر احمد بن اسحٰق کہتے ہیں کہ میں نے کوئی آدمی حضرت امام محمد بن نصر مروزی رحمۃ اللہ علیہ سے اچھی نماز پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا۔

علامہ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ تذکرۃ الحفاظ جلد دوم صفحہ ایک سو پینسٹھ پر

اور علامہ ابن عماد رحمتہ اللہ علیہ شذرات الذہب جلد دوم میں صفحہ تین سو بیانوے پر لکھتے ہیں:

وقال ابن الاخرم کان یقع الذباب علی اذنہ فی صلاتہ ویسیل الدم فلا یذبہ لقد کنا نتعجب من حسن صلاتہ وخشوعہ۔

علامہ ابن اخرم کہتے ہیں کہ بسا اوقات مکھی حضرت محمد بن نصر رحمتہ اللہ علیہ کے کان پر بیٹھ کر کاٹتی جس سے خون بہنے لگتا مگر آپ اس کو اپنے بدن سے نہ اڑاتے ہم ان کے خشوع اور بہترین طریقہ پر نماز پڑھنے سے تعجب کرتے تھے۔

حضرت ابو بکر محمد بن علی بن جعفر بغدادی کتانی رحمتہ اللہ علیہ (المتوفیٰ 328،322ھ)

گفت روزے در نماز بودم طرارے در آمد و ردا از کتف من باز کرد و ببازار برد تا بفروشد در حال ہردو دستش خشک شد باز آمد شیخ در نماز بود ردا برکتف شیخ انداخت و بنشست چوں از نماز فارغ شداو بنالید و بگریست شیخ گفت تراچہ افتاد طرار واقعہ گفت شیخ گفت بعزت و جلال خداے کہ نہ از برون خبردارم و نہ از آوردن پس گفت الٰہی بردہ باز آورد آنچہ از وستدہ بدو بازدہ در حال دستش نیک شد ۔

(تذکرۃ الاولیاء ص 304)

حضرت ابو بکر کتانی رحمتہ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ایک دن میں نماز میں تھا ایک فریبی چور نے میری چادر کو میری کندھوں سے اتار کر بازار لے کر گیا تا کہ اسے فروخت کرے۔ اسی وقت اس کے دونوں ہاتھ خشک ہو گئے تب وہ شخص لوٹ آیا مگر آپ رحمتہ اللہ علیہ ابھی تک نماز میں مصروف تھے اس نے چادر پھر آپ رحمتہ اللہ علیہ کے کندھوں پر ڈال دی اور وہاں بیٹھ گیا۔ چنانچہ آپ رحمتہ اللہ علیہ نماز سے فارغ ہوئے تو آپ رحمتہ اللہ علیہ نے اس سے پوچھا کہ کیوں رو رہے ہو؟ چور نے

واقعہ عرض کیا تو آپ رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ خدا کی قسم نہ مجھے اس بات کی خبر ہے کہ تو کب چادر اتار کر لے گیا اور نہ اس بات کا علم کہ کب چادر واپس آئی۔ پھر کہا کہ خداوندا! یہ جو کچھ لے گیا تھا واپس لے آیا ہے تو بھی جو کچھ اس سے لیا ہے واپس کر دے۔ اسی وقت چور کے ہاتھ درست ہو گئے۔

حضرت ابو النضر محمد بن محمد بن یوسف طوسی رحمتہ اللہ علیہ

(المتوفیٰ 344ھ)

قال وکان اماما عابدا بارع الادب وما رایت فی مشایخنا احسن صلاۃ منه، وکان یصوم الدھر ویقوم اللیل۔

(تذکرۃ الحفاظ ج2ص73، الانسباب۔ سمعانی ج4ص58)

(مراۃ الجنان ج2ص252، شذرات الذھب ج3ص76)

حضرت امام حاکم فرماتے ہیں کہ حضرت ابو نضر طوسی رحمتہ اللہ علیہ امام، عابد اور باکمال ادیب تھے۔ میں نے اپنے مشائخ میں ان سے بہتر نماز پڑھنے والا کوئی نہیں دیکھا۔ دن کو روزے رکھتے اور رات کو قیام کرتے تھے۔

حضرت ابو احمد حسین بن علی بن محمد بن یحیٰ تمیمی نیشاپوری المعروف امام حسینک رحمتہ اللہ علیہ

(المتوفیٰ 375ھ)

فانی ما رایت احسن طھارۃ وصلاۃ منه

(الانساب۔ سمعانی ج1ص503)

امام ابو بکر بن خزیمہ حکایت کرتے ہیں میں نے امام حسینک رحمتہ اللہ علیہ سے زیادہ خوبصورت وضو کرتے اور نماز پڑھتے ہوئے کسی شخص کو نہیں دیکھا۔

ایک درویش

شاہ دخترے داشت و پادشاہ کرمان خواستگاری کرد شاہ گفت مراسہ روز امان دہ و دراں سہ روز گرد مسجد ہا

میگشت روز سیوم درویشے را دید که در مسجدے نماز نیکو میکرد شاہ صبر کرد تا او از نماز فارغ شد گفت اے درویش اہل داری گفت نہ گفت اہل قران خواہی درویش گفت مرا زن کہ دہدکہ سہ درم بیش ندارم شاہ گفت من دہم دختر خویش بتو ایں سہ درم کہ داری یکدرم بنان دہ و یک بشیرینی و یک درم ببوئے خوش و عقد نکاح بند پس چناں کرد و ہماں شب شاہ دختر بوے تسلیم کرد۔

(تذکرۃ الاولیاء ص203)

ایک بار بادشاہ وقت نے حضرت شاہ شجاع کرمانی رحمتہ اللہ علیہ کی دختر کی خواستگاری کی۔ آپ نے فرمایا کہ تین دن کی مہلت دو۔ چنانچہ مہلت ملنے پر آپ نے تینوں دن مساجد کے گرد طواف کرنا شروع کر دیا۔ تیسرے دن ایک درویش کو دیکھا جو نہایت اچھی طرح سے نماز پڑھ رہا تھا۔ آپ کھڑے رہے حتیٰ کہ درویش نماز سے فارغ ہوئے۔ آپ نے فرمایا: درویش کیا بیوی رکھتے ہو؟ درویش نے جواب دیا نہیں۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا شادی چاہتے ہو؟ درویش نے کہا میرے جیسے کو کون بیوی دیتا ہے جس کے پاس تین درم سے زیادہ نہیں۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا میں اپنی بیٹی آپ کو دونگا۔ یہ جو تین درم آپ رکھتے ہیں ایک درم روٹی کے لئے، ایک شیرنی کے لیے اور ایک خوشبو کے لئے خرچ کر دو اور عقد نکاح کر لو۔ پھر اسی طرح کیا گیا اور اسی رات حضرت شاہ شجاع کرمانی رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی لڑکی کا نکاح اس درویش سے کر دیا۔

حضرت شیخ مجدد الف ثانی احمد بن عبد الاحد سرہندی نقشبندی رحمتہ اللہ علیہ (المتوفیٰ 1034ھ)

ایں حقیر پیش از انتظام در زمرہ خدام آں امام ہمام گاہ گاہ در نماز ہائے جمعہ بمسجد ایشاں می رسید و نماز گذاردن ایشاں را کہ می دید بے اختیار از جامی رفت بہ یقین می دانست

که ایشاں ہمواره با سرور کائنات ﷺ صحبت می دارند و نماز کردن آنحضرت ﷺ را علیه السلام والتحیت می بینند و برو فق آں نماز می گذارند و اگر نه ایں حقیر علما و مشائخ دیگر را ہم می دید و ایں قسم نماز از ہیچکس نمی دید ، ہمیشه --بیک نسق پیوسته ادا کردن از غرائب روزگار است گاہے ندیدیم که از وقت خود لمحه تجاوز کرده باشند و یا از طریق ادائے نماز گاہے در قومه یا در جلسه یا در ادبے از آداب نماز گونه تفاوت ظاہر شود نماز ایشاں اعظم خوارق بود که خرق عادت و عرف عالم می نمودند پر ظاہر است که ہمواره بر یک طرز بے حصول ملالے و کلالے ہمچناں به تعظیم و تمکین و توقیر و وقار و خشوع و انکسار نماز گذاردن کمال رسوخ بر اتباع نبوی و نہایت قوت باطن می خواہد وایں حقیر را بلکه جمع کثیر را موجب اعتقاد و ارادات نماز بانیاز ایشاں شده است۔

(مقامات اخیار ص49۔217، حضرات القدس ج2ص90)

یہ حقیر (مؤلف بدرالدین سرہندی) برگزیدہ امام ہمام حضرت مجدد الف ثانی احمد نقشبندی رحمتہ اللہ علیہ کے خادموں میں شامل ہونے سے پہلے کبھی کبھی آپ کی مسجد میں جمع کی نمازوں میں شریک ہو جاتا تھا اور آپ کی نماز کو دیکھ کر بے اختیار ہو جاتا تھا اور یقین رکھتا تھا کہ آپ ہمیشہ حضرت سرور کائنات ﷺ کی خدمت میں رہتے ہیں اور آنحضرت ﷺ کی نماز کو دیکھتے ہیں اور اسی طریقے کے مطابق آپ نماز ادا کرتے ہیں اور یوں تو اس حقیر نے دوسرے علماء اور مشائخ کو بھی دیکھا ہے لیکن ایسی نماز کسی کی نہیں دیکھی۔ ہمیشہ ایک ہی طریقے سے ادا کرنا عجوبہ روزگار معلوم ہوتا تھا۔ کبھی ہم نے نہیں دیکھا کہ آپ نے اپنے وقت سے ایک لمحہ بھی تجاوز کیا ہو یا طریقہ نماز میں کبھی قومہ یا جلسہ یا کسی آداب نماز میں کسی طرح کا کوئی فرق محسوس ہوا ہو۔ آپ کی نماز ہی آپ کی اعلیٰ کرامت تھی کہ خرق عادت اور عرف

عالم ظاہر ہوتی تھی۔ یہ بات ظاہر ہے کہ ہمیشہ ایک طور پر بلا کسی رنج و مشقت کے اس طرح پوری تعظیم و توقیر و قار و خشوع و خضوع اور انکسار کے ساتھ نماز ادا کرنا محض حضور اکرم ﷺ کے کمال اتباع اور آپ کی باطنی قوت کی وجہ سے تھی۔ اس لیے یہ حقیر (بدرالدین سرہندی) بلکہ ایک کثیر جماعت آپ کی نماز ہی کی وجہ سے آپ کی معتقد ہوئی تھی۔

حضرت مجد الدین محمد معصوم بن شیخ احمد مجدد الف ثانی سرہندی نقشبندی المعروف عروۃ الوثقیٰ رحمۃ اللہ علیہ

(المتوفیٰ 1079ھ)

وگاہے بعد پیشین بدوگانہ اشتغال می نمایند بیک دوگانہ نماز عصر می در آید۔ (حضرات القدس ص264)

حضرت محمد معصوم مجددی رحمۃ اللہ علیہ اچھی خشوع و خضوع سے نماز پڑھتے تھے کہ کبھی ظہر کے بعد دو رکعت نماز میں مشغول ہوتے اور ایک ہی دوگانہ میں عصر کا وقت ہو جاتا تھا۔

فصل دوازدھم

کثرت سے نماز ادا کرنے والے اور روزہ رکھنے والے بزرگان دین

حضرت ابو عثمان عبد الرحمٰن بن مل نہدی بصری رحمۃ اللہ علیہ

(المتوفیٰ 95-100ھ)

وکان عالما صواما قواما یصلی حتی یغشی علیہ۔

(تذکرۃ الحفاظ ج1 ص53، صفۃ الصفوۃ ص608)

(سیر اعلام النبلاء ج5 ص187)

حضرت ابو عثمان نہدی رحمۃ اللہ علیہ بڑے عالم، روزہ رکھنے والے اور رات کو نماز ادا کرنے والے تھے۔ آپ پر نماز میں کھڑے کھڑے اکثر غشی طاری ہو جاتی تھی۔

علامہ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ البدایہ والنہایہ جلد نہم میں صفحہ تین سو اکانوے پر لکھتے ہیں

"قال سلیمان التیمی انی لاحسبه لا یصیب ذنبا لانه یقضی لیله قائما و نهاره صائما"

حضرت سلیمان تیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ میرا خیال ہے کہ حضرت ابو عثمان نہدی رحمۃ اللہ علیہ سے دن کو روزہ رکھنے اور رات کو قیام کرنے کی وجہ سے کسی گناہ کا ارتکاب نہیں ہوا ہو گا۔

حضرت ابو عتاب منصور بن معتمر سلمی کوفی رحمۃ اللہ علیہ
(المتوفیٰ 132ھ)

قال سفیان :ان منصورا صام ستین سنة ، یقوم لیلها و یصوم نهارها۔ (صفة الصفوة ص568)

(حلیة الاولیاء ج4 ص68، مراۃ الجنان ج1ص 217)

حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت منصور بن معتمر رحمۃ اللہ علیہ نے ساٹھ سال اس طرح روزے رکھے کہ رات کو قیام کرتے اور دن کو روزہ رکھتے تھے۔

حضرت ابو حارث محمد بن عبد الرحمٰن بن مغیرہ بن حارث بن ابی ذئب قرشی عامری رحمۃ اللہ علیہ المعروف ابن ابی ذئب
(المتوفیٰ 159ھ)

فلو قیل له ان القیامة تقوم غدا ما کان فیه مزید من الاجتهاد۔

وقال اخوہ انہ کان یصوم یوما و یفطر یوما۔

(تاریخ بغداد ج3ص 102، شذرات الذھب ج1ص 399)

حضرت ابن ابی ذئب رحمتہ اللہ علیہ کی کثرت عبادت کا یہ عالم تھا کہ اگر ان سے کہہ دیا جاتا کہ کل قیامت ہوگی تو اس کے لئے انہیں مزید کسی تیاری و کوشش کی ضرورت نہیں تھی۔

ان کے بھائی بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن ابی ذئب رحمتہ اللہ علیہ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک روز ناغہ کرتے تھے۔

حضرت ابو خالد مسلم بن خالد بن فروۃ مخزومی مکی رحمتہ اللہ علیہ (المتوفیٰ 180ھ)

وقال احمد بن محمد الازرقی کان فقیھا عابدا یصوم الدھر۔

(تذکرۃ الحفاظ ج1ص 187، شذرات الذھب ج1ص 471)

(مراۃ الجنان ج1ص 293، سیر اعلام النبلاء ج7ص 465)

احمد ازرقی کہتے ہیں کہ حضرت مسلم بن خالد رحمتہ اللہ علیہ فقیہ، عبادت گذار اور ہمیشہ روزہ رکھنے والے تھے۔

حضرت ابو سفیان وکیع بن جراح بن ملیح رواسی رحمتہ اللہ علیہ (المتوفیٰ 197ھ)

وقال یحی بن معین ما رایت افضل منہ یقوم اللیل و یسرد الصوم

عن ابراھیم بن شماس کنت اتمنی عبادۃ وکیع وحفظہ۔

(تذکرۃ الحفاظ ج1ص 224، تھذیب التھذیب ج6ص 82)

(شذرات الذھب ج2ص 52، صفۃ الصفوۃ ص 594، سیر اعلام النبلاء ج8ص 91)

(تاریخ بغداد ج13ص 475)

یحی بن معین بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت وکیع بن جراح رحمتہ اللہ علیہ سے افضل کوئی آدمی نہیں دیکھا۔ رات کو قیام کرتے اور دن کو روزہ رکھتے تھے۔

ابراہیم بن شماس کہتے ہیں کہ اگر میں آرزو کروں تو حضرت وکیع بن جراح

رحمۃ اللہ علیہ کی عبادت اور ان کے حفظ کی آرزو کروں گا۔

حضرت ابوالحسین احمد بن محمد نوری خراسانی بغوی رحمۃ اللہ علیہ
(المتوفیٰ 295ھ)

کان یخرج کل یوم من دارہ ،و یحمل الخبز معه - ثم یتصدق به فی الطریق ،ویدخل مسجدا یصلی فیه الی قریب من الظهر ثم یخرج منه و یفتح باب حانوته ،و یصوم فکان اهله یتوهمون انه یاکل فی السوق ، و اهل السوق یتوهمون انه یاکل فی بیته- و بقی علیٰ هذا فی ابتدائه عشرین سنة-

(الرسالة القشیریة ص 53، طبقات الاولیاء- ابن ملقن ص 74)

(تاریخ بغداد ج 5 ص 339، تذکرۃ الاولیاء ص 253، صفة الصفوۃ ص 475)

حضرت ابوالحسن نوری رحمۃ اللہ علیہ ہر روز گھر سے اپنا کھانا ساتھ لے کر نکلتے اور راستہ میں اسے خیرات کے طور پر دے دیتے اور مسجد میں جا کر ظہر تک نماز پڑھتے رہتے۔ پھر نکل کر دوکان کا دروازہ کھولتے اور روزہ رکھے رہتے۔ گھر والوں کو یہی خیال ہوتا کہ آپ بازار میں کھانا کھالیتے ہیں اور بازار والوں کو خیال ہوتا کہ گھر سے کھا کر آتے ہیں۔ آپ کی ابتدا میں بیس سال تک یہی حالت رہی۔

حضرت ابو عبدالرحمٰن احمد بن شعیب بن علی نسائی رحمۃ اللہ علیہ
(المتوفی 303ھ)

کان یصوم صوم داود ویتهجد- (شذرات الذهب ج 2 ص 421)

حضرت احمد نسائی رحمۃ اللہ علیہ تہجد گذار تھے اور ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کرتے تھے۔

حضرت ابو نصر محمد بن محمد بن یوسف طوسی رحمۃ اللہ علیہ
(المتوفیٰ 344ھ)

یصوم النهار ویقوم اللیل- (البدایة و النهایة ج 12 ص 194)

حضرت ابو نصر طوسی رحمتہ اللہ علیہ رات کو نماز ادا کرتے اور دن کو روزہ رکھتے تھے۔

حضرت ابو داؤد سلیمان بن عمرو نخعی فامی رحمتہ اللہ علیہ

کان اطول الناس قیاما بلیل و اکثرھم صیاما بنھار۔

(الانساب۔ سمعانی ج5ص371)

حضرت سلیمان بن عمرو رحمتہ اللہ علیہ رات کی عبادت کو لوگوں سے زیادہ طویل کرتے تھے اور دن کو بھی لوگوں سے زیادہ روزہ رکھتے تھے۔

حضرت شیخ ابو الحسن علی بن محمود بن جعفر ہنکاری رحمتہ اللہ علیہ

(المتوفیٰ 484،486ھ)

صائم الدھر و قائم اللیل بود گویند کہ بعد سہ روز لقمہ طعام خوردی و دو ختم قرآن بعد از نماز خفتن تا نماز تہجد کردی۔

(خزینۃ الاصفیاء ص90)

حضرت شیخ ابو الحسن ہنکاری رحمتہ اللہ علیہ ہمیشہ روزہ رکھنے والے اور رات کو قیام کرنے والے تھے۔ کہتے ہیں کہ تین روز کے بعد روزہ افطار کرتے تھے۔ بعد نماز عشاء تا نماز تہجد دو قرآن شریف ختم کرتے تھے۔

حضرت قطب الدین بختیار بن کمال الدین احمد بن موسیٰ کعکی اوشی رحمتہ اللہ علیہ

(المتوفیٰ 633ھ)

یقوم اللیل و یصوم النھار۔

(نزھۃ الخواطر و بھجۃ المسامع و النواظر ج1ص114)

حضرت قطب الدین بختیار کاکی رحمتہ اللہ علیہ رات کو نماز ادا کرتے اور دن کو روزہ رکھتے تھے۔

حضرت ابوالفضل احمد بن علی بن محمد عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ
(المعروف ابن حجر عسقلانی)
(المتوفیٰ 852ھ)

كثرة الصوم ولزوم العبادة۔ (شذرات الذہب ج7ص409)

حضرت ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ کثرت سے روزہ رکھنے والے اور خود پر عبادت کو لازم کرنے والے تھے۔

حضرت سید علی اکبر بن سید احمد شاہ میہڑوی رحمۃ اللہ علیہ
(المتوفیٰ 1389ھ)

حضرت سید علی اکبر شاہ رحمۃ اللہ علیہ شریعت مطہرہ کے پابند، نماز پنجگانہ و روزہ کے سخت پابند اور شب بیدار عابد تھے۔

(انوار علمائے اہل سنت سندھ ص501)

حضرت ابوعبداللہ کرام رحمۃ اللہ علیہ کے فقرائ

نماز بسیار می بینم و روزه فراوان ۔

(نفحات الانس ص60)

حضرت ابوالحسن باروسی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابوعبداللہ کرام رحمۃ اللہ علیہ سے کہا کہ میں آپ کے یاروں کی نمازیں اور روزے بہت دیکھتا ہوں۔

فصل سیزدھم

نماز ادا کرنے والے، مراقبہ اور ذکر کرنے والے بزرگان دین

حضرت داؤد پالہی بن محمود رحمۃ اللہ علیہ (المتوفٰی 680ھ)

بعدنماز فجر ازخانه بیرون آمدی ودربیابان رفته بعبادت حق مشغول شدی چو آواز ذکر و ے درصحرا بلند گشتی آهوان وغیره دام ودان صحرائی سے آمدند وگردوی حلقه زَده می نشستند۔ (خزینتہ الاصفیاء 313۔ تحفتہ الابرار 122)

حضرت داؤد پالہی رحمۃ اللہ علیہ بعد نماز فجر گھر سے باہر جنگل کو چلے جایا کرتے تھے اور سارا دن عبادت حق میں مشغول رہتے تھے۔ جب آپ کے ذکر کی آواز جنگل میں بلند ہوتی تھی تو ہرن اور صحرائی جانور وغیرہ آپ کے گرد حلقہ بنا کر بیٹھ جاتے۔

حضرت سید محمد بن محمد بخاری المعروف شاہ بہاؤالدین نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفٰی 791ھ)

بعد ازاں آں دوازده رکعت نماز بشش سلام بگذارد ۔۔اگر وقت تنگ باشد هشت رکعت یا چهار رکعت یادورکعت بگزارد۔۔ واگر شب پگاه باشد ساعتی بدست راست روی سوی قبله تکیه کند باز طهارت نو سازد ازبرای سنت وفریضه نمازبامداد۔۔وچوں نماز بامداد اداکند برجای نماز خود نشیند وسبق باطن مشغول گردد تا آفتاب برآید بعد ازاں دورکعت نمازگذارد۔۔ وبعد ازاں دورکعت دیگر بگذارد به نیت استخاره۔۔تا آفتاب بلند برآید وزمین گرم شود نماز چاشت

بگذارد ونماز چاشت دوازده رکعت آمده است --- وهشت رکعت نیز آمده است وچهار رکعت ودو رکعت نیز آمده است--- در میان نماز شام ونماز خفتن است شش رکعت ۔

(رسالہ انسیہ ص35۔36، حضرات القدس ج1ص167)

(جواھر نقشبندیہ ص205)

حضرت خواجہ بہاؤالدین نقشبندی رحمتہ اللہ علیہ تہجد کی نماز بارہ رکعت چھ سلام سے پڑھا کرتے تھے اگر وقت کم ہوتا تو آٹھ رکعت یا چار رکعت یا دو رکعت نماز تہجد پڑھتے اور اگر کچھ رات زیادہ باقی رہتی تو آپ قبلہ کی طرف منہ کر کے تکیہ لگا کر بیٹھ جاتے تھے اس کے بعد نیا وضو فرماتے صبح کی سنتیں اور فرض ادا کرنے کے لئے ۔اور جب صبح کی نماز ادا کرتے تو اپنے مصلی پر بیٹھ جاتے اور مریدوں کے ساتھ مراقبہ میں مشغول ہو جاتے یہاں تک کہ آفتاب نکل آتا اس وقت دو رکعت بہ نیت استخارہ ادا کرتے جب آفتاب بلند ہو جاتا اور زمین گرم ہو جاتی تو آپ نماز چاشت کی بارہ رکعت نماز ادا کرتے اور کبھی آٹھ کبھی چار رکعت اور کبھی دو رکعت بھی ادا کرتے آپ چھ رکعت نماز مغرب کی سنتوں کے بعد تین سلام سے ادا فرماتے تھے۔

ایک درویش رحمتہ اللہ علیہ

می دیدم که درویشی در کنجی سر فرو برده چون وقت نماز شدی نماز بگذاردی و باز سرفرو بردی پیش وی رفتم و گفتم ما یاران تو ایم۔

(نفحات الانس جامی ص145)۔

حضرت ابوالحسین عیادانی رحمتہ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے ایک درویش بصرہ میں دیکھا کہ ایک کونے میں سر جھکائے ہوئے بیٹھا ہے جب نماز کا وقت آجاتا نماز پڑھ لیتا اور پھر سر جھکا کر مراقبہ میں بیٹھتا میں اس کے سامنے گیا اور کہا کہ ہم تمہارے یار ہیں۔

حضرت خواجہ محمد الباقی بن عبد السلام المعروف باقی باللہ دہلوی نقشبندی رحمتہ اللہ علیہ

(المتوفیٰ 1012ھ)

باوجود ایں ہمہ تسلیم و فنا و رفتگیہا و ضعف بدن کہ ہمیشہ ایشاں را بود در دوام وضو و تکثیر طاعت شغف تمام داشتند بعد از ادای نماز عشاء کہ بحجرہ تشریف می بردند قدرے مراقب می نشستند چوں ضعف براعضا غلبہ می کرد بر خاستہ تجدید وضو نمودہ دوگانہ گذاردہ باز می گشتند باز چوں اعضا بضعف و درد می آمد چناں میکردند اکثر شب چنیں میگذشت۔

(زبدۃ المقامات ص 25، جواہر نقشبندیہ ص 244)

(عمدۃ المقامات ص 89، حضرات القدس ج1 ص 276)

حضرت قبلہ باقی باللہ نقشبندی رحمتہ اللہ علیہ باوجود تسلیم و رضا، فناو خود رفتگی اور ضعف بدن ہمیشہ آپ کے ساتھ رہتا تھا۔ لیکن پھر بھی آپ دوام وضو اور کثرت طاعت سے بہت شغف رکھتے تھے۔ عشاء کی نماز کے بعد آپ حجرے میں تشریف لے جاتے اور قدرے مراقبہ فرماتے تھے۔ لیکن جب اعضاء پر کمزوری غالب ہو جاتی تو پھر آپ اٹھ کر تازہ وضو فرماتے اور دو رکعت نفل ادا فرماتے پھر اپنے مراقبہ میں مصروف ہو جاتے پھر جب کمزوری کی وجہ سے اعضاء پر درد غالب ہو جاتا تو اسی طرح کرتے۔ اکثر آپ کی راتیں اسی طرح گذر جاتیں۔

حضرت میر عبد اللہ بن عبد السلام نقشبندی رحمتہ اللہ علیہ

(المتوفیٰ 1026ھ)

حضرت میر عبد اللہ نقشبندی رحمتہ اللہ علیہ ساری ساری رات جاگتے اور ذکر الٰہی و مراقبہ میں مصروف رہتے۔ خاموشی اختیار کرتے اور اپنی عبادتوں کو چھپاتے۔ (نسمات القدس۔ کشمی ص 183)

حضرت سید فقیر محمد بن نور محمد چوراہی نقشبندی رحمتہ اللہ علیہ

(المتوفیٰ 1315ھ)

حضرت سید فقیر محمد چوراہی رحمتہ اللہ علیہ نماز تہجد ادا کرنے کے بعد ذکر میں مشغول رہتے بعد از نماز فجر طلوع آفتاب حضرت مراقبہ میں رہتے جہاں کہیں بھی تشریف لے جاتے آپ کا قیام مسجد میں ہی ہوتا۔

(جواہر نقشبندیہ ص 412)

حضرت خواجہ سید محمد شاہ سید بن فقیر محمد چوراہی نقشبندی رحمتہ اللہ علیہ

(المتوفیٰ 1357ھ)

حضرت سید محمد سید شاہ رحمتہ اللہ علیہ نماز تہجد ادا کر کے مراقبہ میں رہتے پھر نماز فجر میں حضور پیش امام ہوتے۔ پھر سورج نکلنے تک مراقبہ میں رہتے۔

(جواہر نقشبندیہ ص 479)

حضرت سید قاضی سعید الدین احمد بن امین الدین کراچوی رحمتہ اللہ علیہ

(المتوفیٰ 1379ھ)

حضرت سعید الدین فاروقی رحمتہ اللہ علیہ آخری تہائی رات سے فجر تک مصروف عبادت رہتے جس میں طویل مراقبہ بھی شامل ہوتا۔

(انوار علمائے اہل سنت سندھ ص 313، بحوالہ گلزار سعیدیہ)

حضرت حمید اللہ بن غلام قادر انڑلاڑکانوی رحمتہ اللہ علیہ

(المتوفیٰ 1411ھ)

حضرت حمید اللہ رحمتہ اللہ علیہ ساری رات تسبیح و تحلیل، ذکر، درود شریف اور نوافل نماز کی ادائیگی میں بسر ہوا کرتے تھی۔

(انوار علمائے اہل سنت سندھ ص 199)

(بحوالہ ارسال کردہ مواد حافظ نالے مٹھو، عبدالستار ابڑو)

فصل چہاردھم

کثرت سے نماز ادا کرنے والے اور رونے والے بزرگان دین

حضرت صفوان بن محرز بن زیاد مازنی باہلی بصری تمیمی رحمتہ اللہ علیہ (المتوفیٰ 74ھ)

عن الحسن قال ؛ كان لصفوان بن محرز سرب يبكى فيه ، لايخرج منه الا للصلوات۔

(الطبقات الکبری ابن سعدی ج7ص107 - صفة الصفوة ص621)

حضرت صفوان بن محرز رحمتہ اللہ علیہ ایک تہہ خانہ (کنج ، غار) بنالیا تھا جس میں بیٹھ کر رویا کرتے تھے۔ صرف نماز کے لئے اس سے باہر نکلتے تھے۔

حضرت ابووائل شقیق بن سلمہ اسدی کوفی رحمتہ اللہ علیہ (المتوفی 82ھ)

وهو ساجد۔ ۔ثم يبكى حتى اسمع نحيبه من وراء المسجد۔

(حلیة الاولیاء ج3ص243)

حضرت عاصم کہتے ہیں کہ حضرت ابووائل اسدی رحمتہ اللہ علیہ سجدہ کی حالت میں رونے لگے حتی کہ ان کے رونے کی آواز مجھے مسجد سے باہر سنائی دے رہی تھی۔

حضرت ابوحفص عمر بن عبدالعزیز بن مروان قرشی اموی مدنی ثم مصری رحمتہ اللہ علیہ (المتوفیٰ 101ھ)

قالت فاطمة ولم ارا احدا من الرجال اشد خوفا من الله تعالىٰ من عمر كان اذا دخل عندى البيت القى نفسه فى مسجده فلا يزال يبكى حتى تغلبه عيناه

ثم یسقط فیفعل مثل ذلك لیله اجمع۔

(تذکرۃ الحفاظ ج1ص91، الطبقات الکبریٰ۔ شعرانی ص51)

(البدایہ والنہایہ ج10ص19،

حضرت فاطمہ رحمتہ اللہ علیہا زوجہ عمر بن عبد العزیز کہتی ہیں کہ میں نے کسی شخص کو حضرت عمر بن عبد العزیز رحمتہ اللہ علیہ سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہوئے نہ دیکھا۔ ان کا معمول تھا کہ جس وقت میرے پاس گھر آتے تو اپنی عبادت گاہ میں جاکر رہتے تھے۔ اور برابر رویا کرتے تھے یہاں تک کہ نیند کا غلبہ ہوتا اور وہ گر پڑتے اور پھر اٹھ کر رونے لگتے اسی طرح سے ساری رات گذار دیتے تھے۔

حضرت ابو عبد اللہ مسلم بن یسار اموی بصری رحمتہ اللہ علیہ

(المتوفیٰ 101،100ھ)

رفع راسه من السجود فی المسجد الجامع فنظرت الی موضع سجوده کانه قد صب فیه الماء من کثرۃ دموعه۔ (صفۃ الصفوۃ ص627)

کسی آل محمد بن سیرین نے بیان کیا ہے کہ ایک دن حضرت مسلم بن یسار رحمتہ اللہ علیہ نے جامع مسجد میں اپنے سر کو سجدہ سے اٹھایا تو میں سجدہ والی جگہ کی طرف نظر کیا تو کثرت سجدہ میں پڑے رہنے میں آنسو بہنے کی وجہ سے معلوم ہوتا تھا کہ کسی نے سجدہ والی جگہ پر پانی پلٹا ہے۔

حضرت ابو بکر محمد بن سیرین رحمتہ اللہ علیہ

(المتوفیٰ 110ھ)

ربما سمعت بکاء محمد بن سیرین فی جوف اللیل وھو یصلی۔

(صفۃ الصفوۃ ص631)

ہشام بن حسان بیان کرتے ہیں کہ میں نے آدھی رات کو حضرت محمد بن سیرین رحمتہ اللہ علیہ کے رونے کی آواز سنی تو دیکھا کہ وہ نماز پڑھ رہے تھے۔

علامہ ابن عماد حنبلی رحمتہ اللہ علیہ شذرات الذہب جلد اول میں صفحہ دوسو

سینتالیس پر لکھتے ہیں:

قال ابن قتیبة: وکان ابن سیرین غایة فی العلم نهایة فی العبادة۔

ابن قتیبہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت محمد بن سیرین رحمتہ اللہ علیہ علم میں غایت، عبادت میں انتہائی کمال پر تھے۔

حضرت ابو عبد اللہ محمد بن منکدر بن عبد اللہ قرشی تیمی مدنی رحمتہ اللہ علیہ (المتوفیٰ 130ھ)

قیل انه تهجد لیلة فاشتد بکاؤہ فساله اخوانه فقال تلوت هذه الآیة۔ "وبدا لهم من الله مالم یکونوا یحتسبون(زمر47)"

(تذکرۃ الحفاظ ج1ص 96، صفة الصفوة ص 345)

کہتے ہیں کہ ایک رات تہجد پڑھتے وقت محمد بن منکدر رحمتہ اللہ علیہ بے حد روئے آپ کے بھائیوں نے سبب پوچھا تو فرمایا کہ یہ آیت پڑھ کر مجھ پر خوف طاری ہو گیا تھا۔

ترجمہ: "اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کے وہ گناہ ظاہر کئے جائیں گے جو ان کے وہم و گمان میں بھی نہیں ہونگے۔"

حضرت ابو عتاب منصور بن معتمر سلمی کوفی رحمتہ اللہ علیہ (المتوفیٰ 132ھ)

قال الثوری :لو رایت منصورا یصلی لقلت یموت الساعة وکان قد عمش من البکاء۔ (تذکرۃ الحفاظ ج1ص107)

(حلیة الاولیاء ج4 ص67۔ صفة الصفوة ص568)

حضرت امام سفیان ثوری رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر تم حضرت منصور بن معتمر رحمتہ اللہ علیہ کو نماز پڑھتے دیکھتے تو کہتے یہ ابھی مر جائیں گے اور آپ کی کثرت گریہ کی وجہ سے آنکھیں خراب ہو گئیں تھیں۔

علامہ ابن عماد حنبلی رحمتہ اللہ علیہ (متوفیٰ 1089) شذرات الذہب جلد اول میں صفحہ تین سو انیس پر لکھتے ہیں:

وعمی من البکاء

حضرت منصور بن معتمر رحمتہ اللہ علیہ کی آنکھوں کی بینائی کثرت رونے کی وجہ سے چلی گئی تھی۔

حضرت ابو سلمہ مسعر بن کدام بن ظہیر ہلالی کوفی رحمتہ اللہ علیہ (المتوفیٰ 155ھ)

وکان اذا دخل بکی، وان خرج بکی، وان صلی بکی وان جلس بکی۔

(صفة الصفوة ص576)

حضرت مسعر بن کدام رحمتہ اللہ علیہ (مسجد شریف میں) داخل ہوتے تو روتے، نکلتے تو روتے، نماز پڑھتے تو روتے اور اگر بیٹھ جاتے تو روتے تھے۔

حضرت امام ابو عمرو عبد الرحمٰن بن عمرو بن یحمد اوزاعی رحمتہ اللہ علیہ (المتوفیٰ 157ھ)

وقال ابو مسھر کان یحی اللیل صلاۃ وقرآنا وبکائ۔

(مراۃ الجنان ج1ص259)

ابو مسہر کہتے ہیں کہ حضرت امام اوزاعی رحمتہ اللہ علیہ راتوں کو نماز قرآن اور رونے سے زندہ کرتے تھے۔

حضرت ابو محمد سعید بن عبد العزیز بن یحیٰ تنوخی دمشقی رحمتہ اللہ علیہ (المتوفیٰ 167ھ)

وعن الولید قال کان سعید یحیی اللیل۔

قال ابو نصر الفرادیسی کنت اسمع وقع دموعہ علی الحصیر فی الصلاۃ۔

(تذکرۃ الحفاظ ج1ص161، سیر اعلام النبلاء ج7ص373)

ولید کہتے ہیں حضرت سعید بن عبد العزیز تنوخی رحمتہ اللہ علیہ ساری ساری

رات عبادت میں مصروف رہتے تھے۔

ابو نصر فرادیسی کہتے ہیں کہ امام سعید بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ نماز میں اس قدر رونے والے تھے کہ مجھے چٹائی پر ان کے آنسو گرنے کی آواز سنائی دیتی تھی۔

علامہ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ مکاشفۃ القلوب میں صفحہ باسٹھ پر لکھتے ہیں:

وکان سعید التنوخی اذا صلی لم تنقطع الدموع من خدیه علی لحیته۔

حضرت سعید بن عبد العزیز تنوخی رحمۃ اللہ علیہ نماز پڑھتے تو ان کے آنسو مسلسل رخساروں سے چل چل کر داڑھی پر گرتے تھے۔

حضرت ابو عمران موسیٰ بن عباس خراسانی جوینی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفیٰ 323ھ)

الحسن بن احمد یقول کان ابو عمران الجوینی فی دارنا و کان یقوم اللیل و یصلی و یبکی طویلا۔

(تذکرۃ الحفاظ ج2 ص27، سیر اعلام النبلاء ج11 ص625)

حسن بن محمد کہتے تھے کہ امام ابو عمران جوینی رحمۃ اللہ علیہ ہمارے گھر میں رہتے تھے۔ رات کو قیام کرتے تو دیر تک نماز پڑھنے اور رونے میں مصروف رہتے تھے۔

حضرت عبد القدوس بن اسماعیل بن صفی گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفیٰ 944ھ)

وکان شدید التعبد، کثیر البکاء (نزھۃ الخواطر ج4 ص372)

حضرت شیخ عبد القدوس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ سخت و دلیری سے عبادت کرنے والے اور بہت رونے والے تھے۔

حضرت خواجہ محمد الباقی بن عبد السلام المعروف باقی باللہ دہلوی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفیٰ 1012ھ)

روزی در صف جماعت نماز در پہلوی ایشاں بودم درمیاں

نماز آثار استیلای گریہ و اضمحلال از ایشاں احساس نمودم۔

(زبدۃ المقامات ص 27)

حضرت تاج الدین سنبھلی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ حکایت بیان کرتے ہیں کہ میں ایک دن جماعت کی نماز میں حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ کے پہلو میں کھڑا ہوا تھا۔ نماز کی حالت میں گریہ اور اضمحلال کے آثار آپ سے ظاہر ہوئے۔

فصل پانزدھم

نماز کے دوران بھڑ، بچھو وغیرہ کے کاٹنے کے باوجود نماز نہ توڑنے والے بزرگان دین

حضرت ابو اسماء ابراہیم بن یزید بن شریک تیمی کوفی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفیٰ 92ھ)

وقال الاعمش کان ابراھیم اذا سجد تجی العصا فیر فتنقر ظھرہ کانہ جذم حائط۔

(تھذیب التھذیب ج1 ص115، صفۃ الصفوۃ ص556، سیر اعلام النبلاء ج5 ص540)

اعمش کہتے ہیں کہ حضرت ابراہیم بن یزید تیمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیٹھ پر نماز میں سجدہ کی حالت میں چڑیاں اڑ اڑ کر بیٹھتی تھیں اور چونچیں مارتی تھیں (لیکن آپ کی نماز میں کیف واستغراق کا یہ عالم تھا) گویا کہ وہ مضبوط دیوار ہیں۔

علامہ امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ سیر اعلام النبلاء جلد پنجم میں صفحہ پانچ سو چالیس پر اور

علامہ شعرانی الطبقات الکبریٰ میں صفحہ باسٹھ پر لکھتے ہیں:

وکان یقول؛ اذا رایت الرجل یتھاون فی التکبیرۃ الاولیٰ فاغسل یدیك منہ۔

حضرت ابراہیم تیمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے تھے کہ جسے تکبیر اولیٰ میں

تسائل کرتے دیکھو اس سے ہاتھ دھو بیٹھو۔

علامہ سمعانی رحمتہ اللہ علیہ (المتوفیٰ 562ھ) الانساب جلد اول میں صفحہ 524 پر لکھتے ہیں:

وکان عابدا صابرا علی الجوع الدائم۔

حضرت ابراہیم بن یزید رحمتہ اللہ علیہ عبادت گذار اور ہمیشہ بھوک پر صبر کرنے والے تھے۔

حضرت ابو سعید سلیمان بن مغیرہ قیسی بصری رحمتہ اللہ علیہ (المتوفیٰ 165ھ)

کان سلیمان بن المغیرۃ اذا قام الی الصلاۃ لواکل الذباب وجھہ لم یطیرھا۔ (شعب الایمان ج3 ص165)

حضرت سلیمان بن مغیرہ رحمتہ اللہ علیہ جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تھے اگر مکھی ان کے چہرے کو نوچ کھاتی وہ اس کو نہیں اڑاتے تھے۔

حضرت ابو سعید خلف بن ایوب عامری بلخی حنفی رحمتہ اللہ علیہ (المتوفیٰ 205ھ)

عن خلف بن ایوب انہ کان قائما فی الصلواۃ فلدغہ زنبور فسال منہ الدم، وھولایشعر، حتی خرج ابن سعید فاعلمہ بذلک، فغسل ثوبہ، فقیل لہ یلدغک زنبور ویسیل منک الدم ولم تشعربہ فقال ایشعربمثل ھذا من یکون واقفا بین یدی الملک الجبار وملک الموت علی قفاہ والنار عن شمالہ والصراط تحت قدمیہ۔ (مکاشفۃ القلوب ص63)

حضرت خلف بن ایوب رحمتہ اللہ علیہ کے بارے میں منقول ہے کہ وہ نماز میں کھڑے تھے کہ انہیں بھڑ نے کاٹ لیا خون نکلا مگر انہیں کچھ پتہ نہ چلا آخر کار ابن سعید آئے اور انہیں بتایا تو انہوں نے کپڑا دھویا جب ان سے کہا گیا کہ آپ کو بھڑ

کاٹ رہی تھی اور خون بہہ رہا تھا مگر آپ کو پتہ ہی نہ چل رہا تھا یہ کیا قصہ ہے؟ فرمایا جو شخص ملک جبار کے سامنے کھڑا ہو اس کے پیچھے موت کا فرشتہ ہو بائیں جانب جہنم ہو اور پاؤں پل صراط پر ہوں وہ کیا ایسی باتیں سمجھ سکتا ہے۔

حضرت امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بخاری رحمتہ اللہ علیہ (المتوفیٰ256ھ)

کان محمد بن اسماعیل یصلی ذات یوم فلسعه الزنبور سبع عشرة مرة۔۔ ولم یقطع صلاته۔ (تھذیب التھذیب ج5ص34)

حضرت امام محمد بن اسماعیل رحمتہ اللہ علیہ ایک دن نماز پڑھ رہے تھے پھر بھڑ نے آپ کو سترہ بار کاٹا اور آپ نے نماز کو نہیں توڑا۔

حضرت ابو عبد اللہ محمد بن نصر مروزی رحمتہ اللہ علیہ (المتوفیٰ294ھ)

و لقد بلغنی ان زنبورا قعد علی جبهته فسال الدم علی وجهه ولم یتحرك۔ (مراۃ الجنان ج2ص166)

(تھذیب الاسماء و الغات ج1ص93۔ تذکرۃ الحفاظ ج2ص165)

علامہ ابی بکر احمد بن اسحٰق کہتے ہیں کہ یقینن مجھے خبر ملی ہے کہ ایک دفعہ ایک بھڑ حضرت محمد بن نصر رحمتہ اللہ علیہ کی پیشانی پر ڈنگ مارنے لگی جس سے آپ کے چہرے پر خون بہنے لگا، مگر آپ نے حرکت نہیں کی۔

ایک عابدہ عورت

و عبداللہ مبارک گوید من زنی دیدم از متعبدات که اندر نماز کژدم وی را چهل بار بزد و هیچ تغیر اندر وی پدیدار نیامد! چون از نماز فارغ شد گفتمش ای مادر! چرا آن کژدم را از خود دفع نکردی؟ گفت ای پسر! تو کودکی چگونه روا باشد

کہ من اندر میان کار حق کار خود بکنم۔

(کشف المحجوب ص441)

حضرت عبد اللہ بن مبارک بیان کرتے ہیں کہ بچپن میں میں نے ایک عبادت گذار خاتون کو دیکھا مجھے اب بھی یاد ہے کہ نماز کی حالت میں ایک بچھو نے اسے چالیس جگہ پر زخم کیا لیکن اس عابدہ عورت میں کوئی تبدیلی نہ آئی۔ جب وہ نماز سے فارغ ہوئی تو میں نے اس سے کہا "اے اماں! آپ نے اس بچھو کو اپنے آپ سے دور کیوں نہ کیا؟" تو اس نے کہا "اے بیٹے! ابھی بچے ہو میرے لیے یہ کس طرح درست تھا کہ حق تعالیٰ کے کام کے دوران میں اپنا کوئی کام کرتی۔"

فصل شانزدھم

نماز میں ہاتھ پاؤں کٹنے کے باوجود تکلیف سے بے خبر رہنے والے بزرگان دین

حضرت ابو عبد اللہ عروۃ بن زبیر بن عوام قرشی اسدی مدنی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفیٰ 94ھ)

و روی انھم قطعوھا وھو فی الصلاۃ فلم یشعر لشغلہ بالصلاۃ۔

(البدایۃ و النھایۃ ج9 ص 278، مراۃ الجنان ج1ص150)

(شذرات الذھب ج1ص193)

روایت کیا گیا ہے کہ امام عروہ بن زبیر رحمۃ اللہ علیہ نماز ادا کرنے میں مشغول تھے کہ آپ کے ہاتھ کو کاٹا گیا تو آپ کو پتہ بھی نہیں ہوا۔

حضرت ابوذر عمر بن ذر بن عبد اللہ ہمدانی ثم مرہبی کوفی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفیٰ 157، 155، 152ھ)

ووقعت الاکلۃ فی ید عمر بن ذر وکان جلیلا فی الزھد والعبادۃ، فقال لہ

الاطباء لا بدلك كم قطع هذه اليد فقال اقطعوها فقالوا لا نقدر على قطعها الا ان نشدك بالحبال فقال لا ولكن اذا شرعت فی الصلاۃ فاقطعوها حينئذ فلما دخل فی الصلاۃ قطعت يده ولم يشعر بذلك۔

(مکاشفۃ القلوب ص 63)

حضرت عمر بن ذر رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ میں آکلہ (پھوڑا) ہو گیا، وہ بہت ہی عابد و زاہد تھے۔ طبیبوں نے کہا آپ کا ہاتھ کاٹنا ضروری ہے۔ فرمایا کاٹ دو۔ انہوں نے کہا آپ کو رسیوں کے ساتھ باندھ کر ہی ہاتھ کاٹا جا سکتا ہے۔ آپ نے فرمایا نہیں جب میں نماز شرع کروں گا تو اسے کاٹ دینا چنانچہ انہوں نے نماز شروع کی تو ان کا ہاتھ کاٹ دیا گیا اور انہیں پتا بھی نہ چلا۔

حضرت ابو الخیر حماد بن عبد اللہ تیناتی اقطع رحمۃ اللہ علیہ (المتوفیٰ 347،349،340ھ)

و ابو الخیر اقطع را آکله اندر پای افتاده بود اطبا گفتند که این پای را بباید برید وی بدان رضا نداد۔ مریدان گفتند که اندر نماز پای وی بباید برید از خود خبر ندارد چناں کردند چوں از نماز فارغ شد پای بریده یافت۔

(کشف المحجوب ص 441)

حضرت ابو الخیر اقطع رحمۃ اللہ علیہ کے پاؤں میں گوشت خورہ بیماری لگ گئی۔ طبیبوں نے کہا کہ اس پاؤں کو کاٹ دینا چاہئے لیکن آپ رحمۃ اللہ علیہ کسی طرح راضی نہ ہوتے تھے۔ مریدوں نے کہا کہ نماز کی حالت میں ان کا پاؤں کاٹ دیا جائے کیوں کہ نماز میں انہیں خبر نہیں ہوتی۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو پاؤں کٹا ہوا پایا۔

فصل ہفدھم

خوف و خطرہ کی صورت میں بھی پر شاد و پرامن طریقہ سے نماز ادا کرنے والے بزرگان دین

حضرت ابو صہباء صلہ بن اشیم عدوی بصری رحمۃ اللہ علیہ (المتوفیٰ 62ھ)

حماد بن زید العبدی ان اباہ اخبرہ قال خرجنا فی غزوۃ الی کابل و فی جیش صلہ بن الاشیم ۔فتوضأ ثم قام یصلی فافتتح قال وجاء اسد حتی دنا منہ حتی سجد فقلت الآن یفترسہ فلا شی فجلس ثم سلم فقال ایھا السبع اطلب الرزق من مکان آخر فولی ۔۔ فما زال کذلک یصلی حتی اذا کان عند الصبح جلس فحمد اللہ بمحامد لم اسمع بمثلھا الا ما شاء اللہ۔

(شعب الایمان ج3 ص 160، سیر اعلام النبلاء ج5 ص 22)

حضرت حماد بن زید عبدی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میرے والد نے خبر دی کہ ہم لوگ کابل کی طرف ایک غزوے میں روانہ ہوئے تھے اور لشکر میں حضرت صلہ بن اشیم رحمۃ اللہ علیہ بھی تھے۔ حضرت صلہ بن اشیم رحمۃ اللہ علیہ نے بعد نماز عشاء وضو کیا پھر نماز پڑھنا شروع کر دی۔ انہوں نے جوں ہی نماز شروع کی تو ایک شیر آکر ان کے قریب کھڑا ہو گیا حتیٰ کہ انہوں نے سجدہ کر لیا۔ میں نے سوچا کہ اب شیر اس کو پھاڑ دے گا۔ شیر نے اسے کچھ نہیں کیا وہ سجدہ کر کے بیٹھ گئے۔ اس کے بعد انہوں نے سلام پھیر دیا پھر کہنے لگے اے درندے تم رزق کسی دوسری جگہ سے تلاش کر لو چنانچہ شیر واپس لوٹ گیا۔ وہ اسی طرح نماز پڑھتے رہے جب صبح قریب ہوئی تو بیٹھ گئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد کی اس طرح کہ میں نے اس کی مثل حمد نہیں سنی الا ماشاء اللہ۔

حضرت امام زین العابدین علی بن حسین بن علی ہاشمی مدنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(المتوفیٰ 94ھ)

وقع حریق فی بیت فیہ علی بن الحسین وھو ساجد فجعلوا یقولون یا ابن رسول اللہ النار فما رفع راسہ حتی طفئت فقیل لہ فی ذلک فقال الھتنی عنھا النار الاخریٰ۔ (سیر اعلام النبلاء ج 5 ص 336، جواھر علویہ ص 33)

ایک روز ایسا اتفاق ہوا کہ حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ نماز میں سجدہ کی حالت میں تھے کہ گھر میں آگ لگ گئی۔ لوگوں نے ہر چند کہا یا ابن رسول اللہ ﷺ آگ لگ گئی ہے آگ لگ گئی ہے لیکن آپ نے سجدہ سے سر نہ اٹھایا۔ نماز کے بعد آپ سے پوچھا گیا کہ کس چیز نے آپ کو آگ سے غافل رکھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا آخرت کی آگ نے۔

حضرت ابو عبد اللہ مسلم بن یسار اموی بصری رحمۃ اللہ علیہ

(المتوفیٰ 101،100ھ)

عن حمید ان مسلم بن یسار کان قائما یصلی فی بیتہ فوقع الی جنبہ حریق فما شعر بہ حتی طفئت النار۔

(الطبقات الکبریٰ ابن سعد ج 7 ص 138، صفۃ الصفوۃ ص 627)

(حلیۃ الاولیاء ج 2 ص 184)

حمید بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت مسلم بن یسار رحمۃ اللہ علیہ اپنے گھر میں کھڑے نماز پڑھ رہے تھے کہ ان کے پہلو ہی میں آگ لگ گئی حتیٰ کہ لگ کر بجھ بھی گئی لیکن ان کو مطلق خبر نہ ہوئی۔

علامہ ابی نعیم اصبہانی رحمۃ اللہ علیہ حلیۃ الاولیاء جلد دوم میں صفحہ ایک سو چوراسی پر لکھتے ہیں:

عون بن موسی قال: سقط حائط المسجد و مسلم بن یسار قائم یصلی فما علم بہ۔

عون بن موسیٰ کہتے ہیں کہ: حضرت مسلم بن یسار رحمتہ اللہ علیہ نماز پڑھ رہے تھے تو اس دوراں مسجد شریف کی دیوار گرگئی تو آپ کو علم نہیں ہوا۔

حضرت ام عمرو رابعۃ بنت اسمٰعیل عدویہ بصریہ رحمتہ اللہ علیہا

(المتوفیٰ 185، 180، 135ھ)

عن رابعة العدوية رحمها الله انها كانت فی الصلوة فسجدت علی البواری فدخلت قطعة من قصب فی عینها فلم تشعربها حتی انصرفت من الصلاة۔ (تنبیه الغافلین ص291)

حضرت بی بی رابعہ عدویہ رحمتہ اللہ علیہا نماز پڑھ رہی تھیں پھر سجدہ بوری پر کیا تو کانے کا ایک تنکا ان کی آنکھ میں چلا گیا مگر ان کو فارغ ہونے تک علم نہ ہوا۔

حضرت خواجہ کریم رحمتہ اللہ علیہ

آنخواجه کریم بنماز مشغول شد یاران او بر دروازه ایستاده بودند اورا آواز میداند ه زود بشهر در آئی و در بانان نیز غلبها کردند الغرض چوں خواجه کریم نماز خود بگذارد انگاه از آنجا باز گشت اورا گفتند که تو هیچ آواز نشنیدی گفت نی گفتند عجب چندیں غلبه ما کردیم تو نشنیدی او گفت عجب از کسی است که در نماز باشد و غلبه کسی بشنود۔

(فوائد الفواد ص11)

حضرت نظام الدین اولیا چشتی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک دن حضرت خواجہ کریم رحمتہ اللہ علیہ نماز میں مشغول ہوئے ان کے ساتھی دروازے پر کھڑے تھے اور آواز دے رہے تھے کہ جلدی شہر میں آجاؤ اور دروازے کا دربان بھی (میواتیوں کے بڑے خطرہ کی وجہ سے) شور مچارہا تھا۔ الغرض خواجہ کریم رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی نماز پورے حضور کے ساتھ تمام کی، تب اس جگہ سے ان کے ہاں واپس آئے تو خواجہ صاحب سے کہا گیا کہ تم نے ہماری کوئی آواز نہیں سنی؟ آپ نے

کہا نہیں۔ کہنے لگے کہ ہم نے اتنا تو شور مچایا اور تم نے نہیں سنا۔ آپ فرمانے لگے تعجب تو اس پر ہے کہ کوئی نماز میں ہو اور کسی کا شور سنے۔

حضرت ابو نصر محمد بن سہل بن محمد شاذیاخی سراج رحمتہ اللہ علیہ

(المتوفیٰ 483ھ)

امامت درویشان بوے تفویض کردند تا عید اصحاب را امامت کرد و اندر تراویح پنج ختم قرآن کردے۔ شبے ز مستان بود و جماعتے نشستہ بودند سخن در معرفت میرفت اورا وقت خوش شدہ آتشے پیش وے مے افروختند پس روے بر آتش نہاد و درمیان آتش سجدہ بکرد حق تعالیٰ را مریدان وے بترسیدند کہ روے وے سوختہ باشد پس از سجدہ باز آمد یک موے وے نسوختہ بود پس گفت کسیکہ بدیں درگاہ آبروے ریختہ بود آتش روے اورا نتواند سوخت۔

(تذکرۃ الاولیاء ص 391، انوار العارفین ص 294)

درویشوں نے امامت حضرت ابو نصر سراج رحمتہ اللہ علیہ کے سپرد کی۔ آپ نے انہیں عید الفطر نماز پڑھائی اور آپ نے تراویح میں پانچ ختم قرآن کیے۔ ایک دفعہ جاڑے کی موسم میں معرفت کی گفتگو ہو رہی تھی۔ کسی بات میں آپکو لطف آگیا۔ سامنے آگ جل رہی تھی پھر آپ بے قابو ہو کر اپنا چہرہ آگ پر رکھا اور آگ کے درمیاں سجدے میں گر پڑے۔ مریدوں کو خوف ہوا کہ شاید آپ کا چہرہ جلا ہو گا۔ پھر جب آپ نے سجدے سے سر اٹھایا تو ایک بال بھی جلا ہوا نہیں تھا۔ پھر آپ نے فرمایا جس نے درگاہ الٰہی میں اپنی آبرو کھو دی ہو اس کے چہرہ کو آگ نہیں جلا سکتی۔

حضرت ابوالحسن بن صائغ دینوری رحمتہ اللہ علیہ

(اسمہ علی بن محمد بن سہل)

(المتوفیٰ 331،330ھ)

ممشاد دینوری گفت کہ در دینور مردے دیدم کہ نماز

میکرد و بربالائے سروے کر گسے سایہ میداشت چوں نگاہ کرم ابوالحسن صایغ دینوری بود۔ (تذکرۃ الاولیاء ص 424)

حضرت ممشاد دینوری رحمتہ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے دینور میں ایک شخص کو دیکھا کہ نماز پڑھ رہا ہے اور اس کے سر پر ایک کرگس سایہ کناں ہے۔ جب میں نے غور سے نظر کیا تو وہ حضرت ابوالحسن صائغ رحمتہ اللہ علیہ تھے۔

حضرت شیخ احمد سعید بن ابوسعید زکی القدر مجددی نقشبندی رحمتہ اللہ علیہ

(المتوفیٰ 1277ھ)

در معمولات حضرت ایشان در معسکر ہم تفاوتے واقع نہ شد برائے نماز در اوقات خمسہ اذان دادہ می شد و بہ کمال سکون و خشوع جماعت کردہ می شد و حسب معمول بہ حلقہ و توجہ اشتغال بودہ ۔ افرنگھا احوال ایشان را بہ نظر غائر می دیدند و تعجبہا می کردند۔ (مقامات اخیار ص 81)

حضرت احمد سعید رحمتہ اللہ علیہ ہند میں فرنگ بادشاہ کی غداری کی صورت میں جو جنگ و فساد پیدا ہوئی تو آپ مدینہ شریف کی طرف ہجرت کی تو سفر کے دوران خطرہ کے باوجود آپ رحمتہ اللہ علیہ کے معمولات میں فرق نہیں آیا۔ پانچ وقت نماز کے لیے آپ رحمتہ اللہ علیہ آذان دیتے اور کمال سکون اور خشوع سے باجماعت نماز ادا کرتے تھے اور حسب معمول حلقہ مراقبہ توجہ فرماتے تھے۔ افرنگ والے آپ رحمتہ اللہ علیہ کے احوال پر گہری سوچ سے نظر کرتے تھے تو تعجب کرنے لگتے۔

حضرت خواجہ خواجگان قبلہ شیخ غلام صدیق بن قیصر خان بن علی حان غفاری مجددی نقشبندی مسکین پوری قدس سرہ

(المتوفیٰ 1425ھ)

فقیر راقم الحروف بچپن میں ایک واقعہ جو اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کیا ہے وہ یہ ہے کہ ایک بار حضرت مرشدی و مربی قدس سرہ بمع فقرا بذریعہ ریل گاڑی

ڈیرہ غازی خان سے جیکب آباد جا رہے تھے تو ریل گاڑی بوقت عصر کندھ کوٹ اسٹیشن پر رک گئی۔ حضرت مرشدی و مربی قدس سرہ بمع فقرا اور دیگر عوام پلیٹ فارم پر فرض نماز دو رکعت سفری باجماعت ادا کرنا شروع کیا۔ اس کے بعد ایک دوسرا جاہل بنام پیر صاحب بمع اپنے مریدین اپنی دوسری جماعت کھڑی کر دی۔ فقیر راقم الحروف بچپن کی وجہ سے ریل گاڑی کی کھڑکی سے سب کچھ دیکھ رہا تھا۔ حضرت مرشدی و مربی قدس سرہ دوسری رکعت کے قیام میں تھے اور ناقص پیر والے پہلی رکعت کے رکوع میں جا رہے تھے تو ریل گاڑی نے ہارن بجایا پھر فوراً دوسرا ہارن بجا کر روانہ ہونے لگی۔ ناقص پیر صاحب رکوع سے سر اوپر کر کے لرزتے ہوئے اپنا چہرہ پیچھے موڑ کر ہبکتے ہوئے اپنے مقتدیوں سے کہنے لگے کہ ریل گاڑی کی طرف بھاگو۔ مقتدیوں نے پیر ناقص کی پکار سن کر اپنی نماز توڑ کر گرتے بھاگتے ہوئے ریل گاڑی میں جا کر بیٹھ گئے۔ بالآخر ریل گاڑی روانہ ہوئی کم از کم آدھا کلو میٹر چلنے کے بعد بے بس ہو کر رک گئی صرف رکی نہیں بلکہ پیچھے ایسے چلنی شروع کی جیسے کوئی طاقت اسے پیچھے سے کھینچ رہی ہے۔ بحر حال ریل گاڑی واپس آکر پلیٹ فارم پر رکی رہی۔ حضرت مرشدی و مربی قدس سرہ کمال اطمینان اور خشوع و خضوع سے نماز ادا کر کے تسبیح اور دعا سے فارغ ہونے کے بعد تسلی سے اٹھے اور ریل گاڑی کی طرف روانہ ہوئے۔ آپ قدس سرہ ریل گاڑی میں سوار ہو کر فقرا سے فرمانے لگے کہ ریل گاڑی ہمارے پیران کبار کی ہے۔

یہ فقیر صدیقی کہتا ہے کہ صد افسوس ناقص پیر پر کہ انہوں نے شرمندگی کی وجہ سے دوبارہ پلیٹ فارم پر اتر کر فرض نماز ادا نہیں کی حالانکہ ریل گاڑی واپس ہو کر پلیٹ فارم پر بہت دیر تک کھڑی رہی۔

فائدہ: ناقص پیر اور کامل پیر میں فرق کی شناخت کے لئے فقیر راقم الحروف کی کتاب ”شیر و شیر“ ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔

فصل ہژدھم

ہمہ اوقات مستغرق و بیہوش رہنے اور نماز کے اوقات میں باہوش نماز ادا کرنے والے بزرگان دین

حضرت سعد الدین کاشغری عطاری نقشبندی رحمتہ اللہ علیہ (المتوفیٰ 860ھ)

در اوایل که به صحبت ایشاں رسیدم در مسجد جامع پیش ایشاں نشسته بودم ایشاں چنانکه عادت ایشاں بود از خود غایب شدند مرا گمان آں شد که مگر ایشاں را خواب می آید گفتم اگر ساعتی به استراحتی اشتغال نمایید دور نمی نماید ایشاں تبسم نمودند که مگر اعتقاد نداری که مارا ورای خواب امر دیگر می باشد۔

(نفحات الانس ص 409، مراۃ الاسرار ص 1078)

حضرت مولانا نورالدین عبدالرحمٰن جامی نقشبندی رحمتہ اللہ علیہ (المتوفیٰ 898ھ) فرماتے ہیں کہ جب میں پہلی بار حضرت سعد الدین کاشغری رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ جامع مسجد میں تشریف رکھتے تھے۔ میں آپ کے سامنے آکر بیٹھ گیا۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ اپنی عادت مطابق اپنے حال میں مسغرق تھے (کیونکہ آپ پر استغراق کا بہت غلبہ رہتا تھا جس شخص کو آپ کی حالت کا علم نہ ہوتا تھا سمجھتا تھا کہ آپ کو نیند آرہی ہے) مجھے بھی خیال ہوا کہ شاید آپ کو نیند آرہی ہے۔ میں نے عرض کیا کہ اگر آپ آرام کرنا چاہتے ہیں تو گھر دور نہیں۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ نے تبسم کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کیا تمہارا اس بات پر اعتقاد نہیں ہے کہ ہم نیند سے مبرا ہیں۔ یعنی خواب کی سی حالت میں معاملہ اور ہوتا ہے۔ یعنی آپ رحمتہ اللہ علیہ مستغرق ہونے کے باوجود بھی نماز وقت پر ادا کرتے تھے۔

حضرت سید نور محمد بدایونی رحمۃ اللہ علیہ

(المتوفیٰ 1135ھ)

استغراق قوی داشتند تا پانزنده سال ایشانرا ہیچ افاقت نبوده مگر در وقت ادای نماز۔

(نزهة الخواطر ج6 ص856، مقامات مظهریه ص10، انوار العارفین ص477، جواهر علویه 127)

(المناقب الاحمدية و المقامات سعيدية ص43)

حضرت سید نور محمد بدایونی مجددی رحمۃ اللہ علیہ قوی استغراق رکھتے تھے آپ کو پندرہ سال تک نماز ادا کرنے کے وقت کے سوا افاقہ نہ ہوتا تھا۔

حضرت شاہ درگاہی رامپوری مجددی رحمۃ اللہ علیہ

(المتوفیٰ 1226ھ)

مگر وقت نماز افاقه میشد باز بیهوش میشدند۔

(انوار العارفین ص570)

حضرت شاہ درگاہی رامپوری رحمۃ اللہ علیہ (اکثر اوقات بیہوش رہتے تھے لیکن) نماز کے اوقات میں ہوش میں رہتے تھے اور پھر بیہوش ہو جاتے تھے۔

حضرت محمد فضل علی شاہ بن مراد علی شاہ بن موج علی شاہ ہاشمی قریشی سراجی مجددی نقشبندی المعروف پیر قریشی رحمۃ اللہ علیہ

(مرشد پیر مٹھار رحمۃ اللہ علیہ)

(المتوفیٰ 1354ھ)

ایک مرتبہ رنگ پور تعلقہ سمرسٹہ ریگستان میں حضرت فضل علی قریشی رحمۃ اللہ علیہ کا بمع فقرا سفر جاری تھا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے اوپر ایک عجیب کیفیت طاری ہوئی جسکے تاثرات اور پرتو جماعت پر یہ تھے کہ تین دن تک کھانے اور پینے کی حاجت نہ ہوئی صرف ذکر اللہ کا شغل جاری رہا نماز پنجگانہ باجماعت اور مراقبہ جاری تھا۔ تین دن کے ختم پر آبادی میں تشریف لائے۔ (تجلیات قریشی ص33)

فصل نوزدھم

ایک تا ستر سال تک رات کو نیند نہ کرنے اور نماز ادا کرنے والے بزرگان دین

حضرت ابو مغیرہ منصور بن زاذان واسطی ثقفی بصری رحمۃ اللہ علیہ

(المتوفیٰ 131،129ھ)

ما رایت منصور بن زاذان اضطجع الا مرتین، مرۃ حین ماتت امہ، فانہ اضطجع تلك الليلة و مرۃ اصیب بابن لہ فانہ اضطجع تلك الليلة، و کان علیہ عمامۃ کورھا اثنی عشر ذراعا فبلھا بدموعہ۔

(حلیۃ الاولیاء ج 2ص 337۔ صفۃ الصفوۃ ص 529)

ہشیم کہتے ہیں کہ مجھ سے حضرت منصور بن زاذان رحمۃ اللہ علیہ کی ایک رومی باندی نے کہا کہ میں نے آپ کو ان کی پوری زندگی میں دو مرتبہ کے سوا بستر استراحت پر سوئے ہوئے نہیں دیکھا۔ ایک مرتبہ ماں کے اور دوسری مرتبہ بیٹے کے انتقال پر صرف بستر استراحت پر سوئے۔ آپ نے بارہ ہاتھ کا عمامہ باندھا ہوا تھا اور اسے اپنے آنسوؤں سے تر کر دیا۔

علامہ ابن عماد حنبلی رحمۃ اللہ علیہ شذرات الذھب جلد اول میں صفحہ تین سو دس پر لکھتے ہیں:

وکان یصلی من بکرۃ الی العصر ثم یسبح الی المغرب۔

حضرت منصور بن زاذان رحمۃ اللہ علیہ طلوع آفتاب سے لے کر عصر تک نماز اور عصر سے مغرب تک تسبیح و تہلیل میں مشغول رہتے تھے۔

فائدہ: عمامہ کے متعلق احادیث و آثار و حکایات و واقعات فقیر راقم الحروف کی کتاب دستار مبارک میں ملاحظہ فرما سکیں گے۔

حضرت امام ابو عبد اللہ صفوان بن سلیم زہری مدنی رحمۃ اللہ علیہ
(المتوفیٰ132ھ)

وعن ابن عیینہ قال حلف صفوان الا یضع جنبہ علی الارض حتی یلقی اللہ مکث علی ھذا ثلثین عاما فمات وانہ لجالس۔

وقیل ان جبھتہ ثقبت من کثر السجود۔

(تذکرۃ الحفاظ ج1ص101)

حضرت سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت صفوان بن سلیم زہری رحمۃ اللہ علیہ نے قسم کھا رکھی تھی کہ وہ تازندگی عبادت کرنے کی وجہ سے اپنا پہلو زمین پر نہیں لگائینگے۔ چنانچہ آپ نے تیس سال اسی حالت میں گذارے حتی کہ بیٹھنے کی حالت میں ان کی موت واقع ہوگئی۔

کہتے ہیں کہ کثرت سجود کی وجہ سے ان کی پیشانی روشن (زخمی) ہوگئی تھی۔

حضرت امام ابو عمرو عبد الرحمٰن بن عمرو بن یحمد اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ
(المتوفیٰ157ھ)

ضمرۃ بن ربیعۃ یقول حججنا مع الاوزاعی سنۃ خمسین و مائۃ فما رایتہ مضطجعا علی المحمل فی لیل ولا نھار قط وکان یصلی فاذا غلبہ النوم استند الی القتب۔

(شعب الایمان ج3ص167، سیر اعلام النبلاء ج7ص94)

حضرت ضمرہ بن ربیعہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ہم لوگوں نے حضرت امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ ایک سو پچاس ہجری میں حج کیا۔ ہم نے انہیں دن رات میں بستر پر لیٹے کبھی نہیں دیکھا۔ وہ نماز پڑھتے رہتے تھے۔ جب نیند ان پر غالب آتی تھی وہ پلان کے ساتھ ٹیک لگالیتے تھے۔

حضرت ابو عبداللہ احمد بن حرب بن فیروز نیشاپوری رحمتہ اللہ علیہ

(المتوفیٰ234ھ)

احمد در ہمہ عمر خود ہیچ شبے نہ نخفتے ۔

(تذکرۃ الاولیاء ص156، مراۃ الاسرار ص328، سیر اعلام النبلاء ج9ص334)

حضرت خواجہ احمد بن حرب رحمتہ اللہ علیہ عبادت و ریاضت میں بے مثل تھے اور ساری عمر آپ رات کو ہرگز نہیں سوئے۔ کسی نے آپ سے کہا کہ اگر آپ ذرا سا آرام کر لیا کریں تو کیا حرج ہے۔ فرمایا کہ جس شخص کے اوپر بہشت کی آرائش کی جارہی ہو اور نیچے دوزخ کو گرم کیا جارہا ہو اور اسے معلوم نہ ہو کہ اس کا مقام دوزخ ہے یا جنت وہ کس طرح سو سکتا ہے۔

(فائدہ): قارئین کرام کی خدمت میں یہ واضح کرنا چاہتے ہیں کہ اگر کہیں آپ کو فارسی یا عربی الفاظ (متن) سے زیادہ ترجمہ میں پڑھنے کو ملیں جیسا کہ اس مذکور بالا واقعہ میں فارسی مختصر لکھی ہوئی ہے اور ترجمہ میں اردو زیادہ لکھی ہوئی ہے تو اب جاننا چاہیے کہ فارسی الفاظ تذکرۃ الاولیاء کے ہیں جو کہ فارسی میں بھی مختصر لکھی ہوئی تھی اور جو ترجمہ اردو میں زیادہ لکھی ہوئی ہے یہ الفاظ مراۃ الاسرار کے ہیں جو کہ فقیر کہ پاس اردو میں ہے۔ اس لئے فقیر راقم الحروف عاجزانہ عرض کرنا چاہتا ہے کہ اگر آپ کو کسی بھی واقعہ میں ترجمہ زیادہ کیا ہوا نظر آئے تو آپ تمام تخریج شدہ کتابوں میں نظر کریں گے تو آپ کو مکمل واقعہ کسی نہ کسی ایک کتاب میں ضرور پڑھنے کو ملے گا انشاءاللہ کیونکہ فقیر راقم الحروف نے حد کوشش کر کے اپنی طرف سے لکھنے سے پرہیز کیا ہے۔

حضرت ابوالحسن سری بن مغلس سقطی بغدادی رحمتہ اللہ علیہ

(المتوفیٰ257،253،251ھ)

جنید گفت "ما رایت اعبد من السری اتت علیہ سبعون سنۃ ما رای مضطجعا الا فی علۃ الموت" ۔

(نفحات الانس ص51، سیر اعلام النبلاء ج10ص139)

حضرت سید الطائفہ جنید البغدادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سری بن مغلس سقطی رحمۃ اللہ علیہ سے بڑھ کر کسی کو زیادہ عابد نہیں دیکھا ستر سال ہو گئے کہ میں نے کبھی سوائے مرض الموت کے ان کو لیٹا ہوا نہیں دیکھا۔

حضرت ابوالفوارس شاہ بن شجاع کرمانی المعروف شاہ شجاع کرمانی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفیٰ290،270،299ھ)

چہل سال نہ خفت و نمک در چشم می پراگند۔

(تذکرۃ الاولیاء ص 202، نفحات الانس ص 85)

(مراۃ الاسرار ص 339، فوائد الفواد ص 40)

(کشف المحجوب ص 200، طبقات الصوفیہ۔ ہروی ص 196)

حضرت شاہ شجاع کرمانی رحمۃ اللہ علیہ چالیس سال نہیں سوئے اور آنکھوں میں نمک ڈالتے تھے تاکہ نیند نہ آئے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ پوری رات عبادت کرتے تھے۔

(فائدہ) حضرت شاہ شجاع کرمانی رحمۃ اللہ علیہ کی نماز فصل سی و ہفتم میں دیکھ سکتے ہیں۔

حضرت ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن زیاد نیشاپوری رحمۃ اللہ علیہ (المتوفیٰ324ھ)

قال یوسف القواس سمعت ابا زکریا ابوبکر النیساپوری یقول تعرف من قام اربعین سنۃ لم ینم الیل ویتقوت کل یوم بخمس حبات۔ ؟ثم قال انا ھو۔

(تذکرۃ الحفاظ ج2ص 28۔ سیر اعلام النبلاء ج11ص528)

(البدایۃ والنہایۃ ج12ص125)

یوسف قواس کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو بکر نیشاپوری رحمۃ اللہ علیہ سے سنا ہے، فرماتے تھے کہ کسی ایسے شخص کو جانتے ہو جو چالیس سال سے رات کو نہیں سویا و اور نماز میں مصروف رہتا ہے روزانہ پانچ لقموں پر گذارہ کرتا ہے ؟ پھر

فرمایا میں ہی ایسا کرتا ہوں۔

حضرت ابو بکر محمد بن علی بن جعفر بغدادی کتانی رحمتہ اللہ علیہ

(المتوفیٰ 328،322ھ)

و سی سال در مکہ بزیرین وداں نشستہ بود کہ دریں سی سال شبانروزے یکبار طہارت کردے و دریں سی سال خواب نکرد۔

(تذکرۃ الاولیاء ص 303)

حضرت ابو بکر کتانی رحمتہ اللہ علیہ تیس سال مکہ پاک میں میزاب کے نیچے اس حالت میں بیٹھے تھے کہ آپ رحمتہ اللہ علیہ اسی تیس سال کے دوران دن رات میں ایک بار وضو فرماتے اور اسی تیس سال میں آپ نے آرام نہیں کیا۔

حضرت قطب الدین بختیار بن کمال الدین احمد بن موسیٰ کعکی اوشی رحمتہ اللہ علیہ

(المتوفیٰ 633ھ)

وی در اول عہد بعد غلبہ خواب قدرے بخفتے و در آخر عمر آں ہم بہ بیداری بدل شد۔۔ او ہر شب سہ ہزار بار درود گفتے۔

(اخبار الاخیار ص 25)

حضرت خواجہ بختیار کاکی رحمتہ اللہ علیہ اپنے ابتدائی دور میں نیند کے غلبے کے بعد تھوڑی دیر سولیا کرتے تھے۔ لیکن آخری زمانہ میں یہ بھی بیداری سے تبدیل ہوگئی (آپ رحمتہ اللہ علیہ پوری رات عبادت کرتے تھے)۔ آپ ہر رات تین ہزار مرتبہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھتے تھے۔

حضرت شیخ سیف الدین باخرزی رحمتہ اللہ علیہ

(المتوفیٰ 658ھ)

نماز خفتن بگذاردی و بیدار بودی ہمہ شب تا صبح ہمہ عمر او ہمچنیں گذشت۔

(فوائد الفواد ص 222)

حضرت شیخ الاسلام فرید الدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ سیف الدین باخرزی رحمۃ اللہ علیہ عشاء کی نماز پڑھتے اور صبح تک (عبادت کے لئے) بیدار رہتے ان کی ساری عمر اسی طرح گذری۔

شیخ علاؤالدین خوارزمی رحمۃ اللہ علیہ

امام یافعی گوید حضرت علاؤالدین رحمہ اللہ علیہ کہ شیخ علاؤالدین الخوارزمی رحمہ اللہ علیہ ---و پا نزدہ سال پہلو بر زمین ننہاد ، و چند روز می گذشت کہ طعام نمی خورد۔

(نفحات الانس ص 582)

حضرت عبد اللہ یافعی یمنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ شیخ علاؤالدین خوارزمی رحمۃ اللہ علیہ (پوری رات عبادت کرنے کی وجہ سے) پندرہ سال تک پہلو زمین پر نہیں رکھے، کئی دن گذر جاتے تھے کہ کھانا نہیں کھاتے تھے۔

حضرت ابو عبد الرحمٰن محمد بن النضر حارثی الکوفی رحمۃ اللہ علیہ

کان کثیرا العبادۃ راقبۃ شخص اربعین یوما و لیلۃ فما رآہ نائما لالیلا ولانہارا۔

(الطبقات الکبریٰ ص 89، صفۃ الصفوۃ ص 589)

حضرت ابو عبد اللہ محمد بن النصر حارثی رضی اللہ عنہ کثرت سے عبادت کرنے والے تھے ایک شخص چالیس دن اور چالیس راتوں تک ان کے حال کا نگران رہا تو اس نے آپ کو دن کو اور نہ رات کو سوتے دیکھا۔

فصل بیست

ایک تا ستر سال تک فرض نماز باجماعت ادا کرنے والے بزرگان دین

حضرت ابو محمد سعید بن مسیب بن حزن قرشی مخزومی مدنی رحمۃ اللہ علیہ

(المتوفیٰ 105، 94، 93، 92، 91، 89ھ)

وکان یقول مافاتتنی فریضۃ فی جماعۃ منذ اربعین سنۃ

(الطبقات الکبریٰ شعرانی ص 46، شعب الایمان ج 3 ص 78)

(شذرات الذہب ج 1 ص 192، البدایہ والنہایہ ج 9 ص 273)

(حلیۃ الاولیاء ج 2 ص 57، صفۃ الصفوۃ ص 317)

(سیر العلام النبلاء ج 5 ص 217، الطبقات الکبریٰ ابن سعد ج 5 ص 99)

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ چالیس سال سے میری کوئی فرض نماز باجماعت فوت نہیں ہوئی ہے۔

حضرت ابو محمد سعید بن عبد العزیز بن یحیٰ تنوخی دمشقی رحمۃ اللہ علیہ

(المتوفیٰ 167ھ)

محمد ابن المبارک الصوری قال رایت سعید بن عبد العزیز اذا فاتتہ الصلاۃ یعنی فی الجماعۃ اخذ بلحیتہ وبکی۔

(حلیۃ الاولیاء و طبقات الاصفیاء ج 5 ص 83)

سیر اعلام النبلا ج 7 ص 383)

حضرت محمد بن مبارک صوری کہتے ہیں کہ میں نے امام سعید بن عبد العزیز تنوخی رحمۃ اللہ علیہ کو جماعت فوت ہونے کی وجہ سے اپنی ریش پکڑ کر روتے دیکھا ہے۔

حضرت محمد بن احمد بن علی المعروف سلطان المشائخ نظام الدین اولیاء دہلوی بدایونی بخاری چشتی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفیٰ 725ھ)

حضرت نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ نے آغاز جوانی سے لے کر تیس سال تک نہایت سخت مجاہدات اور تیس سال مزید مجاہدات آخر عمر تک کیے۔ حتیٰ کہ آپ کی عمر اسی سال سے تجاوز کر چکی تھی پھر بھی آپ ہر نماز باجماعت ادا کرتے تھے۔ اور ہر وقت اپنے بالا خانہ سے جو ایک بلند عمارت تھی اتر کر مسجد جاتے تھے۔ اس کے ساتھ آپ ہمیشہ روزہ رکھتے تھے۔ (مراۃ الاسرار ص86)

حضرت خواجہ احمد بدایونی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفیٰ 729ھ)

صاحب سیر الاولیا گوید کہ روزی ازیں بزرگ سوال کردم کہ خوشی می باشید فرمود خوشی در آنست کہ پنج وقت نماز جماعت دریابم

(اخبار الاخیار 110)

حضرت سعید محمد بن مبارک علوی کرمانی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفیٰ 770ھ صاحب سیر الاولیاء) فرماتے ہیں کہ ایک روز میں نے حضرت خواجہ احمد بدایونی رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا کہ کیا خوش ہیں؟ آپ نے جواب دیا کہ خوشی یہی ہے کہ روزانہ پانچ وقت نماز باجماعت پڑھ لیا کرتا ہوں۔

حضرت شیخ احمد عبد الحق ردولوی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفیٰ 837ھ)

وی در مسجد جامع اول وقت میرفت و جاروب بدست خود میداد مدت چہل و پنجاہ سال در مسجد جامع رفت فاما نمیدانست کہ مسجد جامع کدام طرفست۔

(اخبار الاخیار ص 189، تذکرہ مشائخ شیراز ہند ص 401)

حضرت احمد عبد الحق ردولوی رحمتہ اللہ علیہ جامع مسجد میں اول وقت جاتے اور اپنے ہاتھ سے مسجد میں جھاڑو دیتے تھے۔ چالیس و پچاس سال تک نماز پڑھنے کے لیے مسجد شریف جاتے رہے پھر بھی یہ پہچان نہ سکے کہ جامع مسجد کس طرف ہے۔ آپ ساری ساری رات عبادت و ریاضت میں گذارتے۔ اور کہا جاتا ہے کہ تیس سال تک انہوں نے تکیہ پر سر نہیں رکھا۔

حضرت میاں محمد اکرم بن میاں محمد حیات رحمتہ اللہ علیہ
(المتوفیٰ 1285ھ)

حضرت میاں محمد اکرم رحمتہ اللہ علیہ اپنی مسجد میں امامت کے فرائض خود ادا فرماتے۔ پرہیز گاری اس حد تک تھی کہ نماز کے لیے جدا کپڑے مقرر کر رکھے تھے جو بوقت نماز ہی زیب تن کرتے۔

(تذکرۃ صوفیائے بلوچستان ص 259)

حضرت خواجہ حاجی محمد عثمان دامانی بن محمد موسیٰ جان بن ملا احمد جان مجددی نقشبندی
(المتوفیٰ 1314ھ)

حضرت خواجہ محمد عثمان دامانی رحمتہ اللہ علیہ کی طبعیت ناساز تھی تو بھی آپ رحمتہ اللہ علیہ پانچ وقت کی نماز باجماعت مسجد میں ادا کرتے تھے۔

(تحفہ زاھدیہ حصہ اول ص 124)

حضرت جماعت علی شاہ لاثانی بن علی شاہ علی پوری رحمتہ اللہ علیہ
(المتوفیٰ 1358ھ)

حضرت سید جماعت علی شاہ رحمتہ اللہ علیہ پنج وقتہ نماز باجماعت، تہجد اور اشراق پوری پابندی سے ادا کیا کرتے تھے۔ ہر معاملہ میں سنت نبوی کی پیروی کو پیش نظر رکھتے تھے۔

(تذکرہ اکابر اھل سنت پاکستان ص 119)

حضرت امام دین بن کرم الٰہی نقشبندی رحمتہ اللہ علیہ
(المتوفیٰ 1373ھ)

حضرت امام دین رحمتہ اللہ علیہ ہمیشہ نماز با جماعت ادا کرتے تھے۔

(تذکرہ اکابر اہل سنت پاکستان ص 78)

حضرت عبد الرحمٰن بن محمد عبد اللہ نقشبندی بھرچونڈی رحمتہ اللہ علیہ
(المتوفیٰ 1380ھ)

حضرت عبد الرحمٰن رحمتہ اللہ علیہ پابند شریعت تھے۔ نماز با جماعت کے ایسے پابند تھے کہ عمر بھر میں شاید ہی کوئی نماز بغیر جماعت کے پڑھی ہو۔

(تذکرہ اکابر اہل سنت پاکستان ص 218)

حضرت سید ضیاء الدین بن حمید شاہ سلطان پوری رحمتہ اللہ علیہ
(المتوفیٰ 1393ھ)

حضرت سید ضیاء الدین رحمتہ اللہ علیہ متقی، پرہیزگار تھے اور نماز کے بعد ہل چلاتے، آخر دم تک نماز با جماعت ادا کرتے رہے۔

(تذکرہ اکابر اہل سنت پاکستان ص 193)

پیر طریقت حضرت الٰہی بخش بن غفاری مجددی نقشبندی رحمتہ اللہ علیہ
(خلیفہ حضور پیر مٹھار رحمتہ اللہ علیہ)
(المتوفیٰ 1411ھ)

حضرت خلیفہ الٰہی بخش انصاری رحمتہ اللہ علیہ کبھی نماز با جماعت نہیں چھوڑی۔ ایک مرتبہ جب جسمانی طور پر شدید بیمار تھے پھر بھی لمبی نمازیں ادا فرماتے تھے۔ اس پر آپ کے صاحبزادے نے دریافت کیا کہ آپ بیماری میں بھی اتنی لمبی نمازیں ادا فرماتے ہیں؟ تو آپ نے فرمایا: یہی تو لمحات ہیں جب میں نماز میں ہوتا ہوں تو اپنی جسمانی تکالیف کا احساس تک نہیں رہتا۔ (بقول صاحبزادہ دلبر سائیں)

جناب مولانا ابن الصدیق محمد قاسم حضوری نقشبندی نوراللہ قلبہ
(برادر ششم راقم الحروف)

جناب مولانا محمد قاسم حضوری صاحب نماز باجماعت ادا کرتے ہیں اور فقیر راقم الحروف کی صحبت میں عصر تا مغرب مسجد شریف میں بیٹھتے ہیں۔ آپ دو سال ضلع لسبیلہ بلوچستان میں پیش امام رہے ہیں اور آپ باہیبت مرد مجاہد اور فقیر راقم الحروف کے خواص سپاہیوں میں سے ہیں۔

جناب مولانا ابن الصدیق محمد نور حضوری نقشبندی نوراللہ قلبہ
(برادر ہفتم راقم الحروف)

جناب مولانا محمد نور حضوری صاحب نماز باجماعت ادا کرتے ہیں اور فرض و سنن کے علاوہ روزانہ دس رکعت پانچ سلام سے پڑھتے ہیں۔ فقیر راقم الحروف کے محبوں میں سے ہیں۔

فقیر محمد عمر بن خدا بخش بن غلام محمد کھیازئی بروہی مسکین پوری

فقیر راقم الحروف نے عرصہ سے دیکھا ہے کہ فقیر محمد عمر حضوری صاحب (خلیفہ راقم الحروف) پانچ وقت کی نماز باجماعت مسجد شریف میں ادا کرتے ہیں۔ یہ کہتے ہیں کہ میں خواجہ مسکین پوری قدس سرہ کی بیعت ہونے کے بعد تہجد پابندی کے ساتھ ادا کرتا ہوں، ہر جمعہ کی رات اور رمضان المبارک میں ہر رات صلٰوۃ التسبیح ادا کرتا ہوں۔

فقیر غلام سرور بن محمد بخش بن غلام محمد بھنگر مسکین پوری

فقیر غلام سرور حضوری صاحب پانچ وقت کی نماز باجماعت مسجد شریف میں ادا کرتے ہیں۔ مسجد شریف میں عصر تا مغرب فقیر راقم الحروف کی صحبت میں بیٹھنے کی پابندی کرتے ہیں۔

فقیر رجب علی بن الٰہی بخش بن دلمراد مگسی مسکین پوری

فقیر رجب علی حضوری صاحب پانچ وقت نماز باجماعت ادا کرتے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ میں تہجد نماز ادا کرتا ہوں۔ فقیر صاحب بہترین نعت خوان ہیں۔

فقیر غلام قادر بن غلام سرور بن محمد بخش بھنگر مسکین پوری

فقیر غلام قادر حضوری صاحب کاروبار کرنے کے باوجود درگاہ مسکین پور شریف میں موجود ہونے کی صورت میں نماز باجماعت ادا کرنے کی پابندی کرتے ہیں اور فقیر راقم الحروف کی صحبت میں عصر تا مغرب مسجد شریف میں بیٹھتے ہیں اور فقیر راقم الحروف کے ساتھ دو مرتبہ حرمین شریفین زادہما اللہ تشریفا و تکریما کے سفر مبارک میں رفیق ہوئے ہیں۔

فصل بیست ویکم

ایک تا ستر سال تکبیر اولیٰ فوت نہ کرنے والے بزرگان دین

حضرت ابو محمد سعید بن مسیب بن حزن قرشی مخزومی مدنی رحمۃ اللہ علیہ

(المتوفیٰ 105، 91، 89ھ)

قال ما فاتتنی التکبیرۃ الاولیٰ منذ خمسین سنۃ۔

(مراۃ الجنان ج1 ص149)

حضرت سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ پچاس سال سے مجھ سے تکبیر اولیٰ فوت نہیں ہوئی۔

حضرت حافظ ابو محمد سلیمان بن مہران اعمش اسدی کاہلی کوفی رحمۃ اللہ علیہ

(المتوفیٰ 148، 147ھ)

ما خلف الاعمش اعبد منہ للہ۔




وقال وکیع بقی الاعمش قریبا من سبعین سنة لم تفتته التکبیرة الاولیٰ۔ (الطبقات الکبریٰ ص 66، تذکرة الحفاظ ج1 ص 116)

(تھذیب التھذیب ج2 ص 424، سیر اعلام النبلاء ج6 ص 420)

حضرت امام اعمش کاہلی کوفی رحمتہ اللہ علیہ نے اپنے پیچھے اپنے سے زیادہ عبادت کرنے والا کوئی نہیں چھوڑا۔

وکیع بن جراح کہتے ہیں کہ حضرت اعمش رحمتہ اللہ علیہ سے تقریبا ستر سال تک تکبیر اولیٰ فوت نہیں ہوئی۔

علامہ ابی نعیم اصبہانی رحمتہ اللہ علیہ حلیتہ الاولیاء جلد چہارم میں صفحہ ستہتر پر لکھتے ہیں:

وکان محافظ علی الصلاة فی الجماعة وعلیٰ صف الاول۔

حضرت امام اعمش رحمتہ اللہ علیہ جماعت کی نماز کے پابند اور صف اول میں شریک رہنے والے تھے۔

علامہ ابن حجر عسقلانی رحمتہ اللہ علیہ تھذیب التھذیب جلد دوم میں صفحہ چار سو چوبیس پر لکھتے ہیں:

وقال یحی بن سعید القطان کان من النساك

یحیٰ بن سعید قطان نے کہا ہے کہ حضرت امام اعمش رحمتہ اللہ علیہ بڑے عبادت گذار تھے۔

حضرت ابو محمد بشر بن منصور سلیمی ازدی بصری رحمتہ اللہ علیہ (المتوفیٰ 180ھ)

عن اسید بن جعفر قال ما رایت عمی بشر بن منصور فاتته التکبیرة الاولیٰ قط۔ (صفة الصفوة ص 693)




اسید بن جعفر کہتے ہیں کہ میں نے اپنے چچا حضرت بشر بن منصور رحمتہ اللہ علیہ کو ہرگز تکبیر اولیٰ فوت کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔

حضرت ابو عبداللہ محمد بن سماعہ بن عبید اللہ بن ہلال تمیمی کوفی قاضی بغدادی رحمتہ اللہ علیہ (المتوفیٰ 233ھ)

وقال محمد بن عمران سمعته يقول مكثت اربعين سنة لم تفتني التكبيرة الاولىٰ الا يوم ماتت امي فصليت خمسا وعشرين صلاة اريد التضعيف۔

(سیر اعلام النبلاء ج9 ص283، تہذیب التہذیب ج5 ص133، تاریخ بغداد ج2 ص404)

محمد بن عمران کہتے ہیں کہ میں نے حضرت محمد بن سماعہ رحمتہ اللہ علیہ سے سنا کہ آپ فرمایا کرتے تھے کہ مجھ سے مسلسل چالیس سال تک تکبیر اولیٰ فوت نہیں ہوئی مگر ایک مرتبہ کے علاوہ جس دن میری امی جان رحلت فرمائیں۔ اس کی مشغولی کی وجہ سے تکبیر اولیٰ فوت ہوئی پھر میں نے اس وجہ سے کہ جماعت کی نماز کا ثواب پچیس درجہ زیادہ ہے۔ اس نماز کو پچیس دفعہ پڑھتا تا کہ وہ عدد پورا ہو جائے۔

علامہ ابن حجر عسکلانی رحمتہ اللہ علیہ تہذیب التہذیب جلد پنجم میں صفحہ ایک سو تینتیس پر لکھتے ہیں:

فغلبتني عيناي فاتاني آت فقال يا محمد قد صليت خمسا وعشرين صلاة ولكن كيف لك بتامين الملائكة۔

حضرت محمد بن سماعہ رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ پچیس بار نماز ادا کرنے کے بعد پھر میری آنکھ لگ گئی پھر میرے ہاں کوئی آنے والے آئے اور کہنے لگے اے محمد بن سماء بیشک تو نے پچیس دفعہ نماز تو پڑھ لی لیکن ملائکہ کی آمین کا کیا ہو گا؟

حضرت ابو القاسم جنید بن محمد بن جنید نہاوندی بغدادی قواریری رحمتہ اللہ علیہ (المتوفیٰ 297،298ھ)

وگفت بیست سال تکبیر اولیٰ از من فوت نشد۔

(تذکرۃ الاولیاء ص227)

حضرت جنید بغدادی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے بیس سال سے تکبیر اولیٰ فوت نہیں ہوئی۔

علامہ فرید الدین عطار رحمتہ اللہ علیہ تذکرۃ الاولیاء میں صفحہ دو سو تیس پر لکھتے ہیں:

یکبار چشمش درد میکرد و طبیب گفت آب مرسان گفت وضو چوں سازم گفت اگر چشمش بکارست آب مرسان و طبیب ترسا بود چوں برفت جنید وضو ساخت و نماز کرد و سر بنہاد و بخفت چوں برخاست چشمش نیکو شدہ بودچوں طبیب باز آمد چشمش صحت یافتہ بود گفتہ چہ کردی حال باز گفت ترسا مسلمان شد و گفت ایں علاج خالق ست نہ علاج مخلوق۔ و درد چشم مرا بودہ است نہ ترا و طبیب تو بودہ نہ من۔

ایک بار حضرت جنید بغدادی رحمتہ اللہ علیہ کی آنکھ درد کرنے لگی۔ طبیب نے کہا پانی نہ ڈالو۔ آپ نے فرمایا وضو کیسے کروں؟ آتش پرست طبیب نے کہا کہ اگر آنکھ کی صحت درکار ہے تو آنکھ پر پانی نہ ڈالو۔ طبیب چلا گیا تو حضرت جنید بغدادی رحمتہ اللہ علیہ نے وضو کیا اور نماز ادا کی اور سر رکھا اور آرام کیا۔ جب نیند سے اٹھے تو آنکھ اچھی ہو گئی تھی۔ جب دوسری دفعہ طبیب آیا تو آنکھ تندرست پایا دیکھ کر کہنے لگا یہ کیسے؟ آپ نے سب کچھ بیان کر دیا۔ وہ آتش پرست طبیب اسی وقت مسلمان ہو گیا اور کہنے لگا یہ علاج خالق کا ہے نہ علاج مخلوق اور درد میری آنکھ کو ہوا تھا نہ کہ تیری آنکھ کو اور طبیب تو تھا نہ کہ میں۔

حضرت مظفر شمس الدین ایلتمش بن ایلم خان البری ترکمانی رحمتہ اللہ علیہ (المتوفیٰ 633ھ)

حضرت مولانا ابو سعید گفت حضرت خواجہ ما وصیت فرمودہ کہ امامت نماز جنازہ من کس کند کہ ازار بندش بحرام

نکشادہ باشد، و سنت نماز عصر و تکبیر اولیٰ گاہی ازو فوت نشدہ باشد۔۔ناچارسلطان خود بامامت پیش آمد و گفت میخواستم کہ کسی بر حال من مطلع نباشد لیکن چوں حضرت خواجہ ما چناں فرمود است چارہ ندارم پس جنازہ گذارند ۔

(جواہر فریدی ص 178، خزینۃ الاصفیاء ص 275)

حضرت قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کی رحلت فرمانے کے بعد حضرت مولانا ابو سعید نے کہا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے وصیت کی ہے کہ میری نماز جنازہ پڑھانے کی تین شرطیں ہیں۔

(اول) جنہوں نے کبھی زنانہ کی ہو

(دوم) عصر نماز کی سنتیں نہ چھوڑی ہوں

(سوم) اس سے تکبیر اولیٰ کبھی فوت نہ ہوئی ہو۔

یہ اعلان ہونے کے بعد حضرت سلطان شمس الدین ایلتمش رحمۃ اللہ علیہ دیر تک خاموش رہے۔ دائیں بائیں دیکھتے رہے تا کہ کوئی ایسی صفت والا پیدا ہو۔ کوئی شخص ظاہر نہ ہوا تو لاچار سلطان ایلتمش رحمۃ اللہ علیہ امامت کے لیے آگے آئے اور فرمانے لگے کہ میں چاہتا تھا کہ میرا حال کسی کو معلوم نہ ہو لیکن جبکہ حضرت خواجہ رحمۃ اللہ علیہ نے اسی طرح کی وصیت کی ہے تو اب میں بمجبوری بتانا چاہتا ہوں کہ یہ تین شرطیں میرے اندر موجود ہیں پس حضرت سلطان ایلتمش رحمۃ اللہ علیہ نے آگے بڑھ کر نماز جنازہ پڑھائی۔

حضرت شیخ بہاؤالدین نتھو چشتی جونپوری رحمۃ اللہ علیہ
(والد شیخ ادھن)

ہر نماز بامداد شیخ را در تکبیر اولیٰ دریافتی ۔۔ مگر روزی پسر او فوت شدہ بود کسی دیگر نبود کہ تجہیز و تکفین او پردازد و ضرورت شد اورا مقید شدن بداں ازیں سبب در

آخر تشہد بجماعت رسید۔

(اخبار الاخیار ص 233، تذکرہ مشائخ شیراز ہند ص 299)

حضرت شیخ ادہن چشتی رحمتہ اللہ علیہ (المتوفیٰ 976ھ) کے والد بزرگوار حضرت شیخ بہاؤالدین چشتی رحمتہ اللہ علیہ اپنے پیر و مرشد شیخ محمد عیسیٰ جونپوری رحمتہ اللہ علیہ کی صحبت میں رہا کرتے تھے۔ تو وہ ان کے ساتھ ہر نماز باجماعت ادا کیا کرتے تھے اور تکبیر اولیٰ ہی میں ان کے ساتھ شامل ہو جایا کرتے تھے۔ لیکن ایک روز انہیں ایک صاحبزادے کی وفات کا حادثہ پیش آگیا اور وہ اس کی تجہیز اور تکفین کی وجہ سے بروقت نماز میں نہ پہنچ سکے اور صرف آخری رکعت میں تشہد کے وقت پہنچے۔

حضرت غلام صدیق بن نور محمد بن غلام محمد فاروقی شہداد کوٹی رحمتہ اللہ علیہ (المتوفیٰ 1323ھ)

حضرت غلام صدیق فاروقی رحمتہ اللہ علیہ اکثر مراقبہ میں رہتے تھے۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ سے تکبیر اولیٰ کبھی قضا نہیں ہوئی۔

(انوار علمائے اہل سنت سندھ ص 575، بحوالہ تجلیات صدیقیہ ص 18)

فصل بیست و دوم

ایک تا چالیس سال تک نماز کے لئے آذان ہونے سے پہلے مسجد شریف میں موجود ہونے والے بزرگان دین

حضرت ابو محمد سعید بن مسیب بن حزن قرشی مخزومی مدنی رحمتہ اللہ علیہ (المتوفیٰ 105،91،89ھ)

وما اذن المؤذن منذ ثلاثین سنۃ الا وانا فی المسجد۔

(الطبقات الکبریٰ شعرانی ص 46، شعب الایمان ج3 ص 78)

(تھذیب التھذیب ج2 ص 337، سیر العلام النبلاء ج5 ص 217)

(حلیۃ الاولیاء ج2 ص 57، صفۃ الصفوۃ ص 317)

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ تیس سال سے جب مؤذن نے آذان دی ہے تو میں مسجد میں پہلے ہی موجود تھا۔

حضرت ابو شعیب ربیعہ بن یزید ایادی دمشقی قصیر رحمۃ اللہ علیہ (المتوفیٰ 123ھ)

ربیعة بن یزید یقول ما اذن المؤذن لصلاة الظهر منذ اربعین سنة الا وانا فی المسجد الا ان اکون مریضا او مسافرا۔

(شعب الایمان ج3 ص79، سیر اعلام النبلاء ج6 ص67)

حضرت ربیعہ بن یزید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ چالیس سال سے ایسا نہیں ہوا کہ نماز ظہر کے لئے مؤذن نے آذان دی ہو اور میں مسجد میں پہلے موجود نہ ہوں۔ بلکہ میں مسجد میں پہلے ہی موجود ہوتا تھا مگر یہ کہ بیمار ہوں یا مسافر ہوں۔

جناب مولانا ابن الصدیق محمد واحد بخش صدیقی حضوری دام ظلہ العالیہ (برادر اول راقم الحروف)

فقیر راقم الحروف کے بڑے بھائی جناب مکرم واحد بخش صدیقی حضوری دام ظلہ العالیہ نے درگاہ مسکین پور شریف نزد شہداد کوٹ میں تقریبا بائیس سال آذان دی ہے۔ یعنی بائیس سال نماز ادا کرنے کے لئے آذان ہونے سے پہلے مسجد شریف میں داخل ہوئے اور آذان دے کر جماعت سے نماز ادا کی ہے۔

فقیر محمد سومر بن عبد الرحمٰن بن ہزار خان لہڑی بروہی مسکین پوری

فقیر محمد سومر حضوری دام اللہ حیاتہ جھٹ پٹ میں قائم درگاہ، کوئٹہ میں قائم خانقاہ کریم آباد اور درگاہ مسکین پور شریف نزد شہداد کوٹ میں تقریبا دس سال تک آذان دی ہے۔ یعنی دس سال نماز ادا کرنے کے لئے آذان ہونے سے پہلے مسجد شریف میں داخل ہوئے اور آذان دے کر جماعت سے نماز ادا کی ہے۔ یہ کہتے ہیں کہ ساڑھے چونتالیس سال سے بیماری یا سفر کی حالت میں تہجد پابندی کے ساتھ ادا کی

ہے اور صلوٰۃ التسبیح ہفتہ میں ایک بار جمعہ کی رات یا جمعہ کے دن ادا کرتا ہوں۔

فقیر غلام اللہ بن عبد القیوم بن محمد صالح جتک بروہی مسکین پوری

فقیر غلام اللہ حضوری صاحب پانچ سال سے درگاہ مسکین پور شریف میں آذان دے رہے ہیں یعنی آذان کے وقت سے پہلے مسجد شریف میں داخل ہو کر آذان دے کر نماز با جماعت ادا کرتے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ میں تہجد نماز ادا کرتا ہوں۔

فصل بیست و سوم

ایک دن تا چالیس سال تک عشاء کے وضو سے صبح کی نماز ادا کرنے والے بزرگان دین

حضرت ابو محمد سعید بن مسیب بن حزن قرشی مخزومی مدنی رحمتہ اللہ علیہ

(المتوفیٰ 93،92،91ھ)

او صلی رضی اللہ عنہ الصبح بوضؤ العشاء خمسین سنۃ۔

(الطبقات الکبریٰ شعرانی ص 46، شعب الایمان ج3 ص78)

(حلیۃ الاولیاء ج2 ص58، صفۃ الصفوۃ ص 317، مراۃ الجنان ج1 ص149)

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ نے پچاس برس تک عشاء کے وضو سے صبح کی نماز پڑھی ہے

حضرت ابو عبد الرحمٰن طاؤس بن کیسان یمانی حمیری جندی رضی اللہ عنہ

(المتوفیٰ 106ھ)

وصلی الصبح بوضو العتمۃ اربعین سنۃ۔

(الطبقات الکبریٰ ص 60، صفۃ الصفوۃ ص 408)

حضرت طاؤس بن کیسان یمانی رضی اللہ عنہ نے چالیس برس تک رات کے وضو سے صبح کی نماز پڑھی ہے۔

علامہ ابن حجر عسقلانی رحمتہ اللہ علیہ تہذیب التہذیب جلد سوم میں صفحہ نو پر لکھتے ہیں:

وقال ابن حبان کان من عباد اھل الیمن۔

علامہ ابن حبان رحمتہ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت طاووس رحمتہ اللہ علیہ یمن کے عبادت گذار لوگوں میں سے تھے۔

حضرت ابو عبد اللہ وہب بن منبہ بن کامل یمانی صنعانی ذماری رضی اللہ عنہ (المتوفیٰ 110، 113، 114ھ)

وصلی رضی اللہ عنہ الصبح بوضو العشاء عشرین سنۃ۔

(الطبقات الکبریٰ۔ شعرانی ص 61، سیر اعلام النبلاء ج5ص445)

(تذکرۃ الحفاظ ج1ص 78، تہذیب التہذیب ج6 ص 107)

(الطبقات الکبریٰ۔ ابن سعد ج6ص71)

حضرت ابو عبد اللہ وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ نے بیس سال عشاء کے وضو سے فجر کی نماز پڑھی۔

علامہ ابن جوزی رحمتہ اللہ علیہ صفۃ الصفوۃ میں صفحہ چار سو گیارہ پر لکھتے ہیں: صلی الغداۃ بوضوء العشاء اربعین سنۃ

حضرت وہب بن منبہ رحمتہ اللہ علیہ نے چالیس سال تک عشاء کے وضو سے صبح کی نماز پڑھی ہے۔

حضرت ابو مغیرہ منصور بن زاذان واسطی ثقفی بصری رحمتہ اللہ علیہ (المتوفیٰ 131، 129ھ)

یصلی الفجر بوضوء العشاء الآخرۃ عشرین سنۃ۔

(صفۃ الصفوۃ ص 520)

حضرت منصور بن زاذان رحمتہ اللہ علیہ نے بیس سال تک عشاء کے وضو سے صبح کی نماز پڑھی ہے۔

حضرت ابو معتمر سلیمان بن طرخان قیسی بصری تیمی رضی اللہ عنہ (المتوفٰی 143ھ)

صلیٰ رضی اللہ عنہ الغداۃ بوضو العتمۃ اربعین سنۃ

(الطبقات الکبریٰ شعرانی ص 56، تہذیب التہذیب ج2 ص410)

(سیر اعلام النبلاء ج6 ص 398، صفۃ الصفوۃ ص656، حلیۃ الاولیاء ج2 ص307)

(تذکرۃ الحفاظ ج1 ص 114، الطبقات الکبریٰ ابن سعد ج7 ص 188)

(شعب الایمان ج3 ص164، شذرات الذہب ج1 ص 350)

حضرت سلیمان تیمی رضی اللہ عنہ نے چالیس برس رات کے وضو سے چاشت کی نماز پڑھی۔

علامہ بیہقی رحمۃ اللہ علیہ شعب الایمان جلد سوم میں صفحہ ایک سو تریسٹھ پر لکھتے ہیں:

سری بن یحی قال کان سلیمان التیمی فی طریق مکۃ یتوضا لصلاۃ العشاء ثم یصلی اللیل کلہ فی محملہ حتی یصبح ثم یصلی الصبح بوضوئہ ذلک۔

حضرت سری بن یحی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت سلیمان تیمی رحمۃ اللہ علیہ مکہ کے راستے میں تھے تو نماز عشاء کے لئے وضو کرتے پھر ساری رات اپنے سامان میں صبح تک نماز پڑھتے رہتے تھے پھر اسی وضو کے ساتھ صبح کی نماز پڑھتے تھے۔

علامہ بیہقی رحمۃ اللہ علیہ شعب الایمان جلد سوم میں صفحہ ایک سو چونسٹھ پر لکھتے ہیں:

عن رقبۃ قال رایت رب العزت فی المنام فقال و عزتی لاکرمن مثوی سلیمان التیمی۔

اور علامہ ابن جوزی صفۃ الصفوۃ میں صفحہ چھ سو ستاون پر لکھتے ہیں:

فانہ صلی اربعین سنۃ علی ظہر العتمۃ

حضرت رقبہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے رب العزۃ کو نیند میں دیکھا تو اس نے فرمایا میری عزت کی قسم ہے البتہ ضرور میں عزت کا ٹھکانہ دوں گا سلیمان

نیمی کو۔ کیونکہ آپ رحمتہ اللہ علیہ نے چالیس سال رات کے وضو سے صبح کی نماز پڑھی ہے۔

حضرت ابو عبیدہ حمید بن ابی حمید (تیرویہ) طویل بصری رحمتہ اللہ علیہ (المتوفیٰ 140، 142، 143ھ)

یصلی الفجر بوضؤ العشاء (شذرات الذہب ج1ص349)

حضرت حمید طویل رحمتہ اللہ علیہ عشاء کے وضو سے صبح کی نماز پڑھتے تھے۔

حضرت امام ابو حنیفہ نعمان بن ثابت بن زوطی تیمی کوفی رضی اللہ عنہ (المتوفیٰ 150ھ)

وصلی الصبح بوضؤ العشاء اربعین سنۃ

(مراۃ الاولیاء 2ص261، الطبقات الکبریٰ۔ شعرانی ص79)
(سیر اعلام النبلاء ج6ص 534، الخیرات الحسان ص74)
(تاریخ بغداد ج13ص353، تہذیب الاسماء واللغات ج2ص220)

حضرت امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ نے چالیس برس تک عشاء کے وضو سے صبح کی نماز پڑھی ہے۔

حضرت ابو عبیدہ عبد الواحد بن زید زاہد بصری رحمتہ اللہ علیہ (المتوفیٰ 177ھ)

وصلی الغداۃ بوضو العشاء اربعین سنۃ۔ (شذرات الذہب ج1ص462)

(الطبقات الکبریٰ ص69، سیر اعلام النبلاء ج7ص138)

حضرت عبد الواحد بن زید رحمتہ اللہ علیہ نے چالیس سال تک عشاء کے وضو سے صبح کی نماز پڑھی ہے۔

حضرت ابو خالد یزید بن ہارون بن زاذی سلمی واسطی رحمتہ اللہ علیہ (المتوفیٰ 206ھ)

وعن عاصم بن علی قال کان یزید یقوم اللیل وصلی الصبح بوضؤ

العتمة نیفا و اربعین سنة۔

(تذکرۃ الحفاظ ج1 ص232)

(سیر اعلام النبلاء ج8 ص230، تاریخ بغداد ج14 ص343)

عاصم بن علی کہتے ہیں کہ حضرت یزید بن ہارون واسطی رحمتہ اللہ علیہ ساری رات قیام میں مصروف رہتے تھے اور انہوں نے چالیس سال سے زیادہ رات کے وضو سے صبح کی نماز پڑھی ہے۔

حضرت ابوالحسن علی بن بکار بصری رحمتہ اللہ علیہ (المتوفیٰ 207ھ)

فکان یصلی الغداۃ بوضؤ العتمة۔

(حلیۃ الاولیاء ج7 ص455، سیر اعلام النبلاء ج8 ص376)

حضرت علی بن بکار رحمتہ اللہ علیہ شام کے وضو سے صبح کی نماز ادا کرتے تھے۔

حضرت ابوالقاسم جنید بن محمد بن جنید نہاوندی بغدادی قواریری رحمتہ اللہ علیہ (المتوفیٰ 297،298ھ)

حضرت جنید سی سال نماز خفتن گذاردہ برپا بایستادی و تا صبح اللہ گفتی و بہماں وضو نماز بامداد بگذاردی۔

(خزینۃ الاصفیاء ص81، تذکرۃ الاولیاء ص225)

حضرت جنید بغدادی رحمتہ اللہ علیہ نے تیس سال تک عشاء کی نماز پڑھ کر اور ایک پاؤں پر کھڑے ہو کر اللہ اللہ کیا کرتے تھے اور اسی عشاء کے وضو سے صبح کی نماز ادا کی ہے۔

حضرت ابوبکر عبداللہ بن محمد بن زیاد نیشاپوری رحمتہ اللہ علیہ (المتوفیٰ 324ھ)

یصلی صلاۃ الغداۃ علی طھارۃ العشاء الآخرۃ۔۔ اربعین سنة

(تذکرۃ الحفاظ ج2 ص28۔ سیر اعلام النبلاء ج11 ص528)

(شذرات الذھب ج2ص506، البدایۃ والنھایۃ ج12ص125)

حضرت ابو بکر نیشاپوری رحمۃ اللہ علیہ نے چالیس سال تک عشاء کے وضو سے صبح کی نماز ادا کی ہے۔

حضرت ابوالحسن علی بن احمد (جعفر) خرقانی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفیٰ 425ھ)

شیخ در ابتدا دوازدہ سال نماز خفتن بجماعت در خرقان بگزاردے و روے بزیارت شیخ بایزید نہادے۔۔و آنگاہ باز گشتے چنانکہ نماز صبح در خرقان گذاردے بطہارت نماز خفتن و چوں از زیارت شیخ بایزید باز مے آمدے۔۔از پس و از پس مے آمدے تا خرقان۔ (تذکرۃ الاولیاء ص347)

حضرت ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ ابتدا میں بارہ سال تک ہر روز خرقان میں عشاء کی نماز باجماعت ادا کر کے حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کو تشریف لے جاتے۔ زیارت کر کے پھر وہاں سے لوٹ کر صبح کی نماز خرقان میں عشاء کے وضو سے باجماعت ادا کرتے اور جب حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کر کے واپس ہوتے تو واپسی کے وقت پچھلے قدموں پر خرقان تک آتے تاکہ مرشد کی طرف پشت نہ ہو۔

فائدہ: بزرگان دین کے ادب کے متعلق واقعات فقیر راقم الحروف کی کتاب آداب حضور حصہ حضور مشائخ کا ادب میں تفصیل سے دیکھ سکیں گے۔

حضرت حبشی بن داود رحمۃ اللہ علیہ

وصلی حبشی بن داود صلاۃ الغداۃ اربعین سنۃ علی طھر العشائ

(مکاشفۃ القلوب ص50)

حضرت حبشی بن داود رحمۃ اللہ علیہ نے چالیس برس تک عشاء کے وضو سے صبح کی نماز ادا کی ہے۔

حضرت احمد کہتو رحمۃ اللہ علیہ

ایں درویش دوازده سال پای برہنه بی رفیق بی ابریق سفر کرده است در ہر شهری و در ہر قصبه که میرسید شب راہم در مسجد می ماند و ایں درویش با وضوی نماز عشاء نماز فجر میگذارند و بیشتر در سفر روزه میداشت۔

(اخبار الاخیار ص159)

حضرت احمد کہتو رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ فقیر بارہ سال سے ننگے پاؤں بلا یار و زاد سامان سفر کرتا تھا او ہر شہر اور بستی میں پہنچ کر رات مسجد میں قیام کرتا تھا اور یہ فقیر ہمیشہ عشاء کے وضو سے فجر کی نماز پڑھتا رہا اور بیشتر سفر میں روزے رکھتا۔

حضرت غوث اعظم محی الدین ابو محمد عبد القادر بن ابی صالح جیلانی بغدادی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفیٰ 561)

تا مدت چهل سال نماز فجر را بوضو عشا می گذاردم ..و از سه روز تا چهل روز می گزشت که قوت نمی یافتم و خواب نمی کردم۔

(اخبار الاخیار ص11، خزینۃ الاصفیاء ص98، مراۃ الاسرار ص564)

حضرت ابو محمد عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں چالیس سال تک عشاء کے وضو سے صبح کی نماز ادا کی ہے اور تین دن سے چالیس دن تک بسا اوقات ایسا بھی ہوا کہ نہ کھانے پینے کو کچھ پاتا تھا اور نہ ہی سوتا تھا۔

حضرت خواجہ شیخ ناصر الدین عبید اللہ بن محمود شہاب الدین احرار سمرقندی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ

(المتوفیٰ 895ھ)

حضرت خواجہ عبید اللہ احرار نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کی ریاضتیں اور

عبادتیں بیان سے باہر ہیں۔ آپ نے چالیس سال تک عشاء کے وضو سے صبح کی نماز ادا کی ہے۔ (جواھر علویہ۔ رافت ص74)

حضرت شاہ محمد بن ملا عبدی المعروف ملاشاہ بدخشی رحمتہ اللہ علیہ (المتوفیٰ 1069ھ)

تا ہفت سال تمام شب به یک نفس می گذرایند و حبس دم ذکر خفی می کرد و بوضو عشاء نماز فجر ادا می نمود و در تمام عمر گاہی چشمش بخواب آشنا نشد و گاہی حاجت غسل ضروری لاحق حال وی نگرد۔

(خزینۃ الصفیاء ص173)

حضرت شاہ محمود رحمتہ اللہ علیہ نے سات سال تک ایک ہی سانس میں پوری رات گذاردی، اس حبس دم میں ذکر خفی کرتے رہتے تھے۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ عشاء کے وضو سے صبح کی نماز ادا کرتے۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ کی آنکھ مدت تک ناآشنائے خواب رہی اور آپ کو کبھی غسل ضروری کی حاجت نہیں پڑی۔

حضرت سید جلال الدین بن عبد الشکور کراچوی رحمتہ اللہ علیہ (المتوفیٰ 1302ھ)

حضرت سید جلال الدین رحمتہ اللہ علیہ شریعت مطہرہ کے پابند تھے۔ ایک عابد و زاہد شخص تھے۔ اکثر عشاء کے وضو سے فجر کی نماز پڑھتے تھے۔ ایک مرتبہ ایک رکعت میں انتیس پارے سنائے اور باقی ایک پارہ بقیہ رکعت میں پورا کیا۔

(انوار علمائے اہل سنت سندھ ص163 بحوالہ حیات عارف)

حضرت خواجہ سید احمد نبی بن سید فقیر محمد نقشبندی رحمتہ اللہ علیہ (المتوفیٰ 1345ھ)

حضرت سید احمد نبی نقشبندی رحمتہ اللہ علیہ اکثر اوقات جس وضو سے نماز

عشاء ادا فرماتے اسی سے نماز فجر اور اشراق ادا فرماتے۔

(جواہر نقشبندیہ ص 470)

حضرت خواجہ خواجگان قبلہ شیخ غلام صدیق بن قیصر خان بن علی حان غفاری مجددی نقشبندی مسکین پوری قدس سرہ (المتوفیٰ 1425ھ)

حضرت قبلہ غلام صدیق غفاری قدس سرہ کبھی عشا کے وضو سے پوری رات عبادت کرتے ہوئے صبح کی نماز ادا کرتے تھے اور بالخصوص رمضان میں پوری رات ایک ہی وضو سے نماز صبح تک نوافل ادا فرماتے تھے۔ اور سفر کے دوراں اکثر ایک ہی وضو سے پانچ وقت کی نماز ادا فرماتے تھے۔

ایک بار فقیر راقم الحروف سے فقیر غلام صابر بن غلام رسول حضوری صدیقی صاحب نے ذکر کیا کہ ایک دن حضرت خواجہ قبلہ غلام صدیق غفاری قدس سرہ نے فقیر سے فرمایا کہ کراچی جانے کے لئے بس گاڑی کے تین ٹکٹ لے کر آئیں یہ فقیر حکم کے مطابق تین ٹکٹ لے کر آیا۔ نماز عشاء ادا کرنے کے بعد حضرت خواجہ قبلہ قدس سرہ، یہ فقیر اور حافظ احمد بن عرس سیلرو بس گاڑی میں کراچی کی طرف روانہ ہوئے۔ نماز صبح کے وقت کراچی کے قریب بس گاڑی سپر ہائے وے پر نماز صبح ادا کرنے کی غرض سے کھڑی کر دی گئی۔ یہ فقیر لوٹا (برتن) میں پانی لانے کی غرض سے روانہ ہوا تا کہ حضرت خواجہ قبلہ قدس سرہ وضو فرمائیں تو آپ قدس سرہ العزیز نے برتن فقیر کے ہاتھ میں دیکھ کر جاتے ہوئے دیکھ کر فرمایا کہ اے فقیر صاحب اس لاشے کو وضو ہے۔

(فائدہ) مرشدی و مربی خواجہ مسکین پوری قدس سرہ کی زندگی مبارک کے جواہرات فقیر راقم الحروف کی کتاب "التحفة الحضورية فی مناقب الصوفياء النقشبندية" میں ملاحظہ فرماسکیں گے۔

فصل بیست و چہارم

ایک دن تا بارہ دن تک ایک وضو سے نماز ادا کرنے والے بزرگان دین

حضرت ابوامیہ شریح بن حارث بن قیس کندی کوفی رحمتہ اللہ علیہ (المتوفیٰ 78،80ھ)

عن محمد بن سیرین ان شریحا کان یصلی الصلوات بوضوء واحد۔

عن ابی طلحۃ مولی شریح قال: کان شریح اذا رجع من المصلی دخل بیتہ فاغلق الباب، قال فیکون فیہ الی نصف النہار اوالی قریب من نصف النہار فظن انہ یصلی۔

(الطبقات الکبری ج6 ص191)

محمد بن سیرین کہتے ہیں کہ حضرت قاضی شریح رحمتہ اللہ علیہ پانچ وقت کی نماز ایک وضو سے پڑھتے تھے۔

حضرت قاضی شریح رحمتہ اللہ علیہ کے غلام ابو طلحہ بیان کرتے ہیں کہ جب قاضی شریح رحمتہ اللہ علیہ صبح کی نماز پڑھ کر واپس آتے تھے تو گھر میں داخل ہو کر گھر کے دروازے بند کر کے قریب قریب آدھے دن تک غالباً نوافل میں مشغول رہتے تھے۔

حضرت امام ابوحنیفہ نعمان بن ثابت بن زوطی تمیمی کوفی رضی اللہ عنہ (المتوفیٰ 150ھ)

انہ صلی صلوات الخمس اربعین سنۃ بوضوء واحد۔

(طبقات الکبریٰ ص79، تاریخ بغداد ج13 ص353)

حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ نے چالیس سال ایک وضو سے پانچ وقت

کی نماز پڑھی ہے۔

حضرت ابواسحٰق ابراھیم بن ادھم بن منصور عجلی خراسانی رحمۃ اللہ علیہ

(المتوفیٰ 162ھ)

کان یصلی خمس عشرۃ صلاۃ بوضوٴ واحد۔

(الطبقات الکبریٰ ص 101)

حضرت ابو اسحٰق ابراھیم بن ادھم رحمۃ اللہ علیہ ایک وضو سے (تین دن تک) پندرہ نمازیں ادا کرتے تھے۔

علامہ بیہقی کتاب شعب الایمان جلد سوم صفحہ ایک سو چونسٹھ پر لکھتے ہیں:

ابابکر بن عیاش یقول سمعت ابا اسحاق یقول ما اقلت عینی غمضا منذ اربعین سنۃ۔

ابو بکر بن عیاش رحمۃ اللہ علیہ کہتے تھے کہ میں نے سنا ہے کہ حضرت ابو اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ سے وہ فرماتے ہیں کہ چالیس سال سے میری آنکھوں نے ذرا سی بھی نیند نہیں کی۔

شیخ علاؤالدین خوارزمی رحمۃ اللہ علیہ

امام یافعی رحمہ اللہ علیہ گوید کہ شیخ علاؤالدین الخوارزمی رحمہ اللہ علیہ دوازدہ روز بہ یک وضو نماز گذارد

(نفحات الانس ص 582)

حضرت عبداللہ یافعی یمنی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ شیخ علاؤالدین خوارزمی رحمۃ اللہ علیہ بارہ دن تک ایک وضو سے نماز پڑھا کرتے تھے۔

حضرت معین الدین حسن بن حسن سنجری اجمیری رحمۃ اللہ علیہ

(المتوفیٰ 632،633ھ)

بعد از ہفت روز طعام میخورند و استنجا و وضو می

ساختند پس در تمام ہفتہ احتیاج و ضو نمیشد و در گورستان سکونت می داشتند۔ (در المعارف ص 60)

حضرت فخر الواصلین خواجہ معین الدین حسن رحمتہ اللہ علیہ سات روز کے بعد کھانا کھایا کرتے تھے (بایں وجہ ہفتے بعد ہی) وضو واستنجا فرمایا کرتے تھے۔ پورا ہفتہ انہیں وضو کی ضرورت ہی نہیں پڑتی تھی۔ یعنی کم از کم پینتیس نمازیں ایک ہی وضو سے ادا فرماتے تھے۔

شیخ عبد الرحمٰن چشتی رحمتہ اللہ علیہ (المتوفٰی 1094 ھ) اپنی کتاب مراۃ الاسرار میں صفحہ پانچ سو چھیانوے پر لکھتے ہیں:

حضرت معین الدین چشتی رحمتہ اللہ علیہ استر آباد سے ہرات تشریف لے گئے تو آپ رات دن خواجہ شیخ عبد اللہ انصاری ہروی رحمتہ اللہ علیہ کے مزار مبارک پر رہتے تھے اور اکثر عشاء کی نماز کے وضو سے نماز فجر ادا کرتے رہے۔

فصل بیست و پنجم

پوری رات قیام رکوع یا سجدہ کی حالت میں گذارنے والے بزرگان دین

حضرت ابو عائشہ مسروق بن عبد الرحیم (اجدع) ہمدانی کوفی رحمتہ اللہ علیہ (المتوفٰی 63ھ)

وقال ابو اسحاق؛ حج مسروق فما نام الا ساجدا حتی رجع۔

(تذکرۃ الحفاظ جلد 1 ص 40، شذرات الذہب ج 1 ص 129)

ابو اسحاق کہتے ہیں حضرت امام مسروق ہمدانی رحمتہ اللہ علیہ فریضہ حج ادا کرنے گئے تو ذکر الٰہی اور عبادت کا یہ حال تھا کہ واپسی تک نیند ترک کر دی، اگر کسی نے دیکھا تو صرف سجدے کی حالت میں دیکھا۔

حضرت ابو عمرو اویس بن عامر بن جزء قرنی مرادی یمانی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفیٰ 85ھ)

اصبح بن یزید قال؛ کان اویس القرنی اذا مسی؛یقول ھذہ لیلۃ الرکوع، فیرکع حتی یصبح ،وکان یقول اذا امسی ؛ھذہ لیلۃ السجود ؛ فیسجد حتی یصبح۔ (حلیۃ الاولیاء ج1 ص 549 ، سیراعلام النبلاء ج5ص 77)
(تذکرۃ الاولیاء ص16، صفۃ الصفوۃ ص 539)

اصبح بن زید بیان کرتے ہیں حضرت اویس قرنی رحمتہ اللہ علیہ جب شام کرتے تو کہتے کہ یہ رات حالت رکوع میں گذارنے کی ہے پھر صبح تک حالت رکوع میں رہتے اور جب دوسری شام ہوتی تو کہتے کہ یہ رات حالت سجدہ میں گذارنے کی ہے، پس پوری رات حالت سجدہ میں رہتے۔

حضرت ابو مغیرہ منصور بن زاذان واسطی ثقفی بصری رحمتہ اللہ علیہ (المتوفیٰ 131،129ھ)

ھشام بن حسان قال صلیت الی جنب منصور بن زاذان فی ما بین المغرب والعشاء فقرا القرآن فی الرکعۃ الاولیٰ و بلغ فی الثانیۃ الی النحل۔
(تذکرۃ الحفاظ ج1 ص 107)

ہشام بن حسان کہتے کہ ایک دن میں نے مغرب اور عشاء کے درمیاں حضرت منصور زاذان رحمتہ اللہ علیہ کے ساتھ کھڑے ہو کر نماز پڑھی۔ آپ نے اس قدر طویل قیام کیا کہ پہلی رکعت میں قرآن شروع کیا اور دوسری رکعت میں سورۃ نحل ختم کر دی۔

حضرت ابو سلمہ مسعر بن کدام بن ظہیر ہلالی کوفی رحمتہ اللہ علیہ (المتوفیٰ 155ھ)

وعن خالد بن عمرو قال رایت مسعرا کان جبھتہ رکبۃ عنزمن السجود۔
(تذکرۃ الحفاظ ج1ص 141، حلیۃ الاولیاء۔ ابی نعیم ج6 ص 53)

(سیر اعلام النبلاء ج7ص128)

خالد بن عمرو کہتے ہیں میں نے حضرت مسعر بن کدام رحمتہ اللہ علیہ کو دیکھا کہ آپ کی پیشانی سجود میں پڑے رہنے کی وجہ سے گھٹنے جیسی سخت ہو گئی تھی۔

حضرت ابو سلیمان عبد الرحمٰن بن احمد او عطیہ او عسکر دارانی عنسی رحمتہ اللہ علیہ (المتوفیٰ 215،205ھ)

ابا سلیمان الدارانی یقول بینا انا ساجد اذ ذھب بی النوم فاذا انا بھا یعنی الحوراء قد رکضتنی برجلھا فقالت حبیبی ترقد عیناک والملک یقظان ینظر الی المتھجدین ۔۔ فقد دنا الفراغ ۔۔ حبیبی و قرۃ عینی اترقد عیناک و انا اربا لك فی الخدر منذ کذا و کذا۔

(شعب الایمان ج3ص159، البدایہ والنہایہ ج11ص28)

حضرت ابو سلیمان دارانی رحمتہ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نماز میں سجدہ کے دوراں اچانک سو گیا مجھے نیند نے لے لیا اچانک خواب میں دیکھتا ہوں کہ میں ایک جنت کی حور کے پاس ہوں اس نے مجھے پاؤں سے ٹھوکر ماری ہے اور وہ کہہ رہی ہے اے میرے محبوب تیری آنکھیں سو رہی ہیں حالانکہ بادشاہ حقیقی جاگ رہا ہے وہ تہجد پڑھنے والوں کو دیکھ رہا ہے تحقیق رخصت ہونے کا وقت قریب ہو چکا ہے۔ اے میرے محبوب اے میری آنکھوں کی ٹھنڈک کیا تیری آنکھیں سو رہی ہیں حالانکہ ہم اپنے خیمے یا اپنی دولہن کھٹ میں اتنی اتنی عرصے سے تیرا انتظار کر رہے ہیں۔

حضرت ادیب کمندی رحمتہ اللہ علیہ (ہم عصر صاحب کشف المحجوب)

گویند کہ بیست سال برپای ایستادہ بود جز بہ تشہد نماز ننشستی۔ (نفحات الانس ص323، مراۃ الاسرار 483)

حضرت ادیب کمندی رحمتہ اللہ علیہ بیس سال کے عرصے کے دوراں نماز کی حالت میں پاؤں پر کھڑے رہتے تھے۔ نماز میں تشہد کے سوا نہیں بیٹھتے تھے۔

حضرت جلال الدین محمد بن محمد بن محمد بلخی رومی رحمۃ اللہ علیہ
(المعروف مولائے روم)
(المتوفیٰ 672ھ)

حضرت جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ اپنی زندگی میں بکثرت مجاہدہ اور ریاضت کرتے تھے۔ دس دس، بیس بیس دن روزہ رکھتے تھے اور مطلقاً کچھ نہ کھاتے تھے۔ نماز کا وقت آجاتا تو فوراً قبلہ رخ ہو جاتے اور چہرے کا رنگ بدل جاتا۔ نماز میں استغراق ہوتا تھا، کہ بقول سپہ سالار اکثر عشاء کے بعد دو رکعت نفل کی نیت باندھتے تھے اور ان ہی دو رکعت میں صبح کر دیتے تھے۔

(مقدمہ مثنوی مولوی معنوی ج1ص 7)

حضرت سید محمد بن محمد بخاری المعروف شاہ بہاؤالدین نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ
(المتوفیٰ 791ھ)

حضرت شاہ نقشبند رضی اللہ تعالیٰ عنہ پانزدہ روز سر بجدہ نہادہ۔

(ہدایۃ الطالبین ومرقاۃ السالکین ص9، مقامات اخیار ص50)

حضرت خواجہ محمد بہاؤالدین نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ پندرہ دن تک اپنا سر سجدہ میں رکھا تھا۔

حضرت داؤد بن فتح اللہ بن مبارک کرمانی شیر گڑھی رحمۃ اللہ علیہ
(المتوفیٰ 982ھ)

حضرت داؤد رحمۃ اللہ علیہ تمام رات اس طرح نماز میں گذارتے کہ کبھی ساری ساری رات قیام میں رہتے، کبھی تمام رات رکوع میں گذر جاتی اور کبھی تمام شب سجدے میں پڑے رہتے۔

(تذکرہ صوفیائے پنجاب ص261)

فصل بیست و ششم

ایک پاؤں پر کھڑے ہوکر نماز ادا کرنے والے بزرگان دین

حضرت امام ابو حنیفہ نعمان بن ثابت بن زوطی تمیمی کوفی رضی اللہ عنہ (المتوفیٰ 150ھ)

وذکر بعض اهل المناقب؛ انه لما حج حجة الوداع -- داخل الكعبه فقرا نصف القرآن قائما على رجل ثم نصفه الاخر على الاخرى، وقال یارب عرفتك حق معرفتك وما عبدتك حق العبادة فهب لی نقصان الخدمة لكمال المعرفة فنودی من زاوية البيت؛ عرفت فاحسنت وا خلصت الخدمة، غفرنالك ولمن كان على مذهبك الى قيام الساعة۔

(الجواهر المضیئه ص 604، سیراعلام النبلاء ج 6 ص 535)

(راحت القلوب ص 44، الخیرات الحسان ص 74)

بعض اہل مناقب نے حضرت امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق بیان کیا ہے کہ جب آپ نے حجتہ الوداع کیا تو اندرون کعبہ میں نصف قرآن ایک پاؤں پر کھڑے ہو کر پڑھا۔ پھر دوسرا نصف دوسرے پاؤں پر اور عرض کی اے میرے رب؛ میں نے تجھے پہچانا حق پہچاننے کا اور تیری عبادت نہ کی جو حق عبادت کا تھا تو بوجہ میرے کمال معرفت کے میری عبادت کا نقصان مجھے بخش دے۔ گوشہ بیت اللہ سے آواز آئی تو نے پہچانا اور اچھی طرح پہچانا اور خالص خدمت کی میں نے بخش دیا اور ہر ایک اس شخص کو جو تیرے مذہب پر قیامت تک ہو گا۔

حضرت غوث اعظم محی الدین ابو محمد عبد القادر بن ابی صالح جیلانی بغدادی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفیٰ 561)

و تا پانزده سال بعد از ادای نماز عشاء قرآن مجید

استفتاح می نمودم و بر یکپای ایستاده و دست در میخ دیوار زده تا وقت سحر ختم می کردم۔

(اخبار الاخیار ص 11، خزینۃ الاصفیاء ص 98)

حضرت غوث اعظم محی الدین ابو محمد عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ پندرہ سال تک میرا یہ حال رہا کہ نماز عشا کے بعد قرآن کریم اس طرح شروع کرتا تھا کہ ایک پاؤں پر کھڑا ہو جاتا اور ایک ہاتھ سے دیوار کی میخ پکڑ لیتا تمام رات اسی طرح گذار دیتا یہاں تک کہ صبح کے وقت قرآن مجید ختم کر دیتا۔

شیخ عبد الرحمٰن چشتی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب مراۃ الاسرار میں صفحہ پانچ سو چونسٹھ 564 پر لکھتے ہیں کہ آپ پندرہ سال تک عشاء کی نماز کے بعد تلاوت قرآن پاک میں مشغول ہو جاتے تھے حتیٰ کہ قرآن ختم ہو جاتا۔

(فائدہ) شریعت میں ایک پاؤں پر کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کا کوئی حکم نہیں ہے، لیکن بزرگان دین ریاضت و مجاہدہ کی وجہ سے ایک پاؤں پر کھڑے نماز پڑھی ہے۔

فصل بیست و ہفتم

کثرت نماز ادا کرنے کی وجہ سے پاؤں سوج جانے والے بزرگان دین

حضرت ابو عمر عامر بن عبد اللہ بن عبد قیس بن ثابت تمیمی عنبری رحمۃ اللہ علیہ

(توفی فی زمن معاویہ)

کان عامر لا یزال یصلی من طلوع الشمس الی العصر۔۔ وقد انتفخت ساقاہ۔۔ وینام نومۃ خفیفۃ ۔۔ ویقوم لصلاتہ۔

(سیر العلام النبلاء ج5 ص66)

حضرت عامر بن عبد اللہ رحمۃ اللہ علیہ صبح سے لیکر عصر تک نماز پڑھتے تھے۔ جب پاؤں سوج جاتے تھے تو پھر تھوڑی دیر کے لئے آرام فرماتے تھے اور پھر

اٹھ کر نماز پڑھنا شروع کر دیتے تھے۔

حضرت ابو صہباء صلہ بن اشیم عدوی بصری رحمۃ اللہ علیہ (المتوفیٰ 62ھ)

وکان رضی اللہ عنہ یصلی حتی یزحف الی فراشہ رضی اللہ عنہا۔
(الطبقات الکبریٰ۔ شعرانی ص 54، صفۃ الصفوۃ ص 616)

حضرت صلہ بن اشیم رحمۃ اللہ علیہ اس قدر نمازیں پڑھتے کہ پاؤں گھسیٹتے ہوئے بچھونے کی طرف جاتے تھے۔

حضرت ابو عائشہ مسروق بن عبد الرحیم (اجدع) ہمدانی کوفی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفیٰ 63ھ)

وکان رضی اللہ عنہ یصلی حتی تورمت قدماہ و کان یرخی الستر بینہ اھلہ ثم یقبل علی صلاتہ و یخلیھم و دنیاھم۔ (تہذیب الاسماء و اللغات ج2ص 88)
(الطبقات الکبری ص 44، تذکرۃ الحفاظ ج1ص 40)

حضرت مسروق بن عبد الرحیم رحمۃ اللہ علیہ اس قدر نمازیں پڑھا کرتے تھے کہ ان کے دونوں پاؤں سوج جاتے تھے اور اپنے اور اپنے گھر والوں کے بیچ میں پردہ ڈال دیتے تھے اور نماز میں مشغول ہو جاتے تھے اور ان کو دنیا کے دھندوں میں چھوڑ دیتے۔

حضرت ابو محمد سعید بن مسیب بن حزن قرشی مخزومی مدنی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفیٰ 105، 94، 89ھ)

فکان یصبح و قدماہ متفختتان فیقول لنفسہ بذا امرت و لذا خلقت۔ (الطبقات الکبریٰ شعرانی ص 46، شعب الایمان ج3ص 78)

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کے پوری رات سے صبح تک عبادت کرتے تھے اور صبح کو دونوں پاؤں سوجے ہوئے ہوتے تھے اور وہ اپنے نفس سے کہتے

تھے کہ تجھے اسی کا حکم ہے اور اسی کے لئے تو پیدا کیا گیا ہے۔

حضرت امام ابو عبد اللہ صفوان بن سلیم زہری مدنی رحمتہ اللہ علیہ
(المتوفیٰ 132ھ)

کان یصلی باللیل حتیٰ تورمت قدماہ

(اللطبقات الکبری ص 57)

حضرت صفوان بن سلیم رحمتہ اللہ علیہ راتوں کو اس قدر نمازیں پڑھا کرتے تھے کہ ان کے پاؤں سوج جاتے تھے۔

علامہ ذہبی تذکرۃ الحفاظ جلد اول میں صفحہ ایک سو ایک پر لکھتے ہیں:

"لترم رجلاہ حتی یسقط رحمتہ اللہ تعالیٰ"

امام صفوان بن سلیم زہری رحمتہ اللہ علیہ کے پاؤں کثرت عبادت کی وجہ سے سوج جاتے تھے حتیٰ کہ بے بس ہو کر گر پڑتے تھے۔

حضرت ابو بسطام شعبۃ بن حجاج بن ورد عتکی ازدی رحمتہ اللہ علیہ
(المتوفیٰ 160ھ)

و قال ابوزید الھروی رایت شعبۃ یصل حتیٰ ترم قدماہ۔

(شذرات الذہب ج1ص 402، مراۃ الجنان ج1ص265)

ابوزید ہروی بیان کرتے ہیں کہ حضرت شعبہ بن حجاج رحمتہ اللہ علیہ کو میں نے دیکھا کہ آپ نماز پڑھ رہے تھے حتیٰ کہ آپ کے پاؤں سوج گئے۔

حضرت ابو الحسین احمد بن محمد نوری خراسانی بغوی رحمتہ اللہ علیہ
(المتوفیٰ 295ھ)

علی بن عبد الرحیم یقول دخلت علی النوری ذات یوم فرایت رجلیہ منتفختین، فسالتہ عن امرہ فقال ۔۔ قلت لہا قومی حتی تصلی فابت علی۔۔ اربعین یوما فما قعدت۔

(تاریخ بغداد ج5ص339)

علی بن عبد الرحیم کہتے ہیں کہ میں ایک دن حضرت ابو الحسین نوری رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ کے دونوں پاؤں کو سوجے ہوئے دیکھ کر پوچھا کہ معاملہ کیا ہے؟ آپ رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں ایک دن اپنے نفس سے کہا کہ اٹھ کھڑے ہو کر نماز پڑھ لے۔ تو اس نے انکار کیا۔ تو میں نے اسے زبردستی کر کے چالیس دن تک بیٹھنے نہیں دیا اور اس سے اس دوراں صرف نماز پڑھوائی۔

حضرت عون بن ابو عمران جونی کی والدہ محترمہ رحمتہ اللہ علیہا

عون بن ابی عمران الجونی یقول کانت امی تقوم اللیل فتصلی حتی تعصب رجلیھا و ساقیھا بالخرق فیقول لھا ابو عمران: دون ھذا یا ھذہ فتقول له: ھذا عند طول القیام فی الموقف قلیل فیسکت عنھا۔

(شعب الایمان ج3 ص164)

حضرت عون بن ابو عمران جونی کہتے ہیں کہ میری والدہ رحمتہ اللہ علیہا رات بھر کھڑے ہو کر نماز پڑھتی تھی حتی کہ اپنی دونوں پنڈلیوں اور دونوں پیروں کو پرانے کپڑوں کی پٹیوں سے باندھ لیتیں تھیں۔ ابو عمران اسے کہتے تھے کہ اے امی: اس کے بغیر کبھی تو آپ رہ سکتی ہیں امی اس کو جواب دیتی نہیں یہ قیام و تکلیف اس کے مقابلے میں بہت کم ہے جو قیامت میں اللہ کے سامنے پیشی کے وقت ہو گا لہذا بیٹا خاموش ہو جاتا۔

حضرت حجیر بن ربیع عدوی بصری رحمتہ اللہ علیہ

کان حجیر بن الربیع یصلی حتیٰ ما یاتی فراشه الا زحفا

(صفة الصفوة ص608)

حضرت حجیر بن ربیع رحمتہ اللہ علیہ کثرت سے نماز پڑھنے کی وجہ سے پاؤں میں اتنی کمزوری ہو جاتی تھی حتی کہ آپ لڑھکتے ہوئے اپنے بستر پر آتے تھے۔

فصل بیست و ہشتم

نماز معکوس ادا کرنے والے بزرگان دین

حضرت ابو سعید ابو الخیر رحمتہ اللہ علیہ

(اسمہ فضل اللہ بن ابی الخیر)

(المتوفیٰ 440ھ)

برفتم و پاء خود برسن بستم و خودرا سرنگون بچاہی در آویختم و ہمچناں نماز کردم۔

(فوائد الفواد ص 7)

حضرت شیخ ابو سعید ابو الخیر رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نماز معکوس ادا کرنے کے لئے روانہ ہوا اور پاؤں رسی سے باندھے اور اپنے آپ کو سرنگون ایک کنویں میں لٹکا دیا اور اسی طرح نماز معکوس پڑھی۔

حضرت شیخ فرید الدین مسعود گنج شکر فاروقی اجودھنی رحمتہ اللہ علیہ

(اسمہ مسعود بن سلیمان بن شعیب)

(المتوفیٰ 659، 664ھ)

بعد وضو تمام بیک سر رشتہ پائے مبارک خود را کہ تاج سر اولیاء است بست دوم سر رشتہ بداں شاخ درخت کہ بر سر جاہ بود بربست۔ ہم بریں جملہ چہل شب چہلہ معکوس داشت۔ (سیر الاولیاء ص 79، تحفۃ الابرار ص 103)

حضرت مسعود گنج شکر رحمتہ اللہ علیہ حسب فرمان مرشد مسجد جامع حاج مقام اوچ شریف میں چالیس رات وضو کے بعد بے دھڑک اپنے ایک مبارک پاؤں کو جو حقیقت میں اولیا کے سر کا تاج تھا رسی کے ایک سرے میں باندھ دیا اور اس کا دوسرا

سر اور خت کی شاخ میں لپیٹ دیا۔ اسی طرح چالیس راتیں چلہ معکوس میں بسر کیں۔

شیخ عبد القدوس بن اسماعیل بن صفی الدین گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ
(المتوفیٰ 944ھ)

حضرت شیخ عبد القدوس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ نے چالیس برس تک خواجگان چشت کی موافقت میں نماز معکوس پڑھی۔ عشاء کے بعد آپ الٹے لٹک جاتے تھے اور تہجد کے وقت نیچے اترتے تھے۔ آپ اکثر صوم وصال رکھتے تھے۔

(مرأۃ الاسرار 1190)

(فائدہ) شریعت میں اس طریقہ سے نماز پڑھنے کا کوئی حکم نہیں ہے، لیکن بزرگان دین نے ریاضت و مجاہدہ کی وجہ سے اس طریقہ سے نماز پڑھی ہے۔

فصل بیست و نہم

کثرت نماز ادا کرنے کی وجہ سے بیماری کی سی حالت طاری رہنے والے بزرگان دین

حضرت امام زین العابدین علی بن حسین بن علی ہاشمی مدنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
(المتوفیٰ 94ھ)

و کان اذا توضا اصفر وجهه فيقول له اهله ماهذا الذی یعتادك عند الوضؤ فيقول اتدرون بين يدی من اريد ان اقوم۔

(الطبقات الکبریٰ۔ شعرانی ص 48، البدایۃ والنہایۃ ج9 ص 282)

حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ جب وضو کرنے لگتے تھے تو آپ کا چہرہ پیلا پڑ جاتا تھا اور اگر گھر کے لوگ پوچھتے تھے کہ وضو کے وقت آپ کی حالت کیوں ایسی ہوتی ہے تو تھے پھر آپ فرماتے تم جانتے نہیں کہ کس کے حضور میں کھڑے ہونے کا ارادہ رکھتا ہوں۔

حضرت ابو عمران ابراہیم بن یزید بن قیس نخعی کوفی رحمتہ اللہ علیہ
(المتوفیٰ95ھ)

وقال الاعمش؛ ربما رایت ابراهیم یصلی ثم یاتینا فیبقی ساعة کانه مریض

(تذکرۃ الحفاظ ج1ص 59، الطبقات الکبریٰ ابن سعد، ج6ص 286)

اعمش کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم نخعی رحمتہ اللہ علیہ کو ہر وقت نماز ادا کرتے ہوئے دیکھا پھر کبھی آپ ہمارے پاس آتے تو ہم دیر تک ان پر بیمار کی سی حالت طاری رہتی ہوئی دیکھتے۔

حضرت ابو عبد اللہ مسلم بن یسار اموی بصری رحمتہ اللہ علیہ
(المتوفیٰ101،100ھ)

عن عبد الله بن مسلم قال: ما رایته یصلی قط الا ظننت انه مریض۔

(حلیة الاولیاء ج2ص184)

عبد اللہ بن مسلم کہتے ہیں کہ میرے والد حضرت مسلم بن یسار رحمتہ اللہ علیہ کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھتا تو یہی گمان کرتا کہ بیشک آپ بیمار ہیں۔

حضرت حسان بن ابی سنان بصری رحمتہ اللہ علیہ

قال حماد بن زید، کنت اذا رایت حسان کانه ابدا مریض یعنی من العبادۃ۔

(تهذیب التهذیب ج1ص 472، حلیة الاولیاء ج2ص 396)

(تاریخ اسلام ج3ص 507)

حماد بن زید بیان کرتے ہیں کہ میں نے جب بھی حضرت حسان بن ابی سنان رحمتہ اللہ علیہ کو دیکھا گویا کہ مجھے کثرت عبادت کرنے کی وجہ سے دائمی مریض لگے۔

علامہ ابی نعیم اصبہانی حلیۃ الاولیاء جلد دوم میں صفحہ تین سو چھیانوے پر اور علامہ ذہبی رحمتہ اللہ علیہ تاریخ اسلام جلد سوم میں صفحہ پانچ سو سات پر لکھتے ہیں:

عمارۃ بن زاذان، قال کان حسان یفتتح باب حانونة -- ویرخی سترہ،

ثم یصلی۔

عمارہ بن زاذان کہتے ہیں کہ حضرت حسان بن ابی سنان رحمۃ اللہ علیہ اتنی کثرت سے عبادت کرتے تھے کہ آپ بازار جا کر اپنے دکان کا دروازہ کھولتے اور پردہ لٹکاتے پھر نماز ادا کرنا شروع کر دیتے تھے۔

حضرت شیخ احمد معشوق الٰہی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت احمد معشوق الٰہی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک بار وضو کیا اور نماز کے لئے کھڑے ہوئے اور جب ایاك نعبد و ایاك نستعین زبان سے نکلا تو تمام جسم پھٹ گیا اور بال بال سے خون جاری ہو کر کپڑے تر ہو گئے۔

(حدیقۃ الاولیاء ص 152)

فصل سی ام

نماز کی حالت میں جن کے سینہ کی ہڈیوں سے آواز نکلی وہ بزرگان دین

حضرت سلطان العارفین ابویزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ

(اسمہ طیفور بن عیسیٰ بن شروسان)

(المتوفیٰ 261ھ)

چوں بایزید نماز می کردی قعقعه از استخوان سینۂ وی بیرون می آمدی و می شنیدندی از ہیبت حق و تعظیم شریعت۔

(نفحات الانس ص 55، عمدۃ المقامات ص 286)

جب حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ نماز پڑھتے تھے تو ان کے سینہ کی ہڈیوں سے خدا کی ہیبت اور شریعت کی تعظیم کی وجہ سے آواز نکلتی تھی جس کو لوگ سن لیتے تھے۔

حضرت خواجہ محمد الباقی بن عبد السلام المعروف باقی باللہ دہلوی نقشبندی رحمتہ اللہ علیہ

(المتوفیٰ 1012ھ)

در لاہور بمسجد برای ادای نماز فرض از فرایض خمسہ درآمدند در اثنای نماز ناگاہ از سینہ سکینہ ایشاں آوازی مہیب ظاہرشد ۔ چنانکہ اہل صف نماز را ازاں حیرتہا روی داد۔

(زبدۃ المقامات ص 12)

ایک صاحب دل اور صادق القول کہتے ہیں کہ ایک دن جب کہ حضرت خواجہ باقی باللہ نقشبندی رحمتہ اللہ علیہ ہندستان سے ماوراء النہر روانہ نہیں ہوئے تھے لاہور میں ایک مسجد میں نماز فریضہ کے لئے تشریف لائے۔ نماز پڑھتے وقت یکا یک آپ کے سینہ سکینہ سے ایک مہیب آواز نکلی جس سے تمام نمازی حیرت میں آ گئے۔

علامہ محمد ہاشم کشمی مجددی نقشبندی رحمتہ اللہ علیہ زبدۃ المقامات میں صفحہ بارہ پر لکھتے ہیں:

روزی درمیان نماز دیدم کہ حضرت خواجہ را رو بسوی قبلہ است بسوی مانیز و برما مے نگرند از مشاہدہ ایں حالت بر من رعشہ افتاد تا بلرزش و پیچش تمام نماز را تا آخر رسانیدم و آنچہ دیدہ بودم معروض داشتم تبسم نمودند و از افشای آں مرا منع فرمودند۔

مذکور بالا صاحبدل نے کہا کہ میں نے ایک نماز کے دوراں میں دیکھا کہ حضرت خواجہ باقی باللہ نقشبندی رحمتہ اللہ علیہ کا رخ قبلہ کی طرف ہے لیکن ہماری طرف بھی ہے اور ہمیں دیکھ رہے ہیں۔ یہ حالت دیکھ کر میں کانپنے لگا اور لرزتے ہوئے بڑی مشکل سے تمام نماز پوری کی اور جو کچھ میں نے دیکھا تھا حضرت خواجہ

رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں عرض کیا تو آپ مسکرانے لگے اور اس واقع کے اظہار سے منع فرمایا۔

فصل سی ویکم

بھوک سے نڈھال ہونے کے باوجود نماز ادا کرنے والے بزرگان دین

حضرت ابو داؤد عمر بن سعد بن عبید حضری کوفی رحمتہ اللہ علیہ (المتوفیٰ 203ھ)

ابوبکر المروزی قال :سمعت احمد بن حنبل یقول رایت ابا داؤد الحضری و علیہ جبۃ مخرقۃ وقد خرج القطن منھا یصلی بین المغرب و العشاء وھویترجح من الجوع۔ (صفۃ الصفوۃ ص597)

ابو بکر مروزی بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام احمد بن حنبل رحمتہ اللہ علیہ سے سنا کہ آپ فرمایا کرتے تھے کہ میں نے حضرت ابو داؤد حضری رحمتہ اللہ علیہ کو اس عالم میں دیکھا کہ وہ پھٹا پرانا جبہ پہنے ہوئے تھے جس کی روئی باہر نکلی پڑ رہی تھی، وہ مغرب وعشاء کے درمیان وقفہ میں نماز پڑھ رہے تھے اور بھوک سے نڈھال تھے۔

حضرت ابو بکر محمد بن اسحٰق بن خزیمہ سلمی نیشاپوری رحمتہ اللہ علیہ (المتوفیٰ 311ھ)

محمد بن احمد الصحاف سمعت ابا العباس البکری یقول جمعت الرحلۃ بمصر بین ابن جریر وابن خزیمۃ و محمد بن نصر و الرویانی فارملوا و لم یبق عندھم ما یقوتھم و جاعوا فاجتمعوا فی بیت و اقترعوا علی ان من خرجت علیہ القرعۃ یسال قال فخرجت علی ابن خزیمۃ فقال امھلونی حتی اصلی و قام قال فاذاھم بشمعۃ و خصی من قبل امیر مصر ففتحوا فقال ایکم محمد بن نصر فقیل

هذا ، فاخرج صرة فيها خمسون دينارا فدفعها اليه ثم قال ايكم ابن جرير فاعطاه مثلها ثم كذلك بابن خزيمة و بالروياني ، ثم حدثهم قال ان الامير كان قائلا بالا مس فرای فی النوم ان الحامد جياع قد طووا ، فانفذ اليكم هذه الصرد واقسم عليكم اذا نفدت فعرفوني۔

(تذكرة الحفاظ ج 2 ص 226۔ البداية والنهاية ج 12 ص 64)

علامہ محمد بن احمد صحاف کہتے ہیں کہ میں نے ابو العباس بکری سے سنا ہے فرماتے تھے کہ ایک دفعہ علامہ ابن جریر، امام ابن خزیمہ، محمد بن نصر اور امام رویانی رحمتہ اللہ علیہم تحصیل علم کے لئے اکٹھے مصر گئے وہاں ان کے پاس خرچ ختم ہو گیا اور نوبت فاقہ کشی تک پہنچی آخر باہمی مشورہ سے طۓ پایا کہ قرعہ اندازی کی جائے اور جس کے نام کا قرعہ نکلے وہ شہر سے کھانا مانگ کر لائے۔ چنانچہ قرعہ اندازی کی گئی اور قرعہ امام ابن خزیمہ رحمتہ اللہ علیہ کے نام نکلا۔ وہ اپنے ساتھوں سے کہنے لگے بھائیو! ذرا صبر سے کام لو پہلے مجھے نماز پڑھنے دو۔ یہ کہکر وہ نماز پڑھنے لگے۔ اتنے میں کیا دیکھتے ہیں کہ حاکم مصر کا ایک خواجہ سرا ہاتھ میں شمع لئے ہوئے ان کے دروازہ پر دستک دے رہا ہے انہوں نے دروازہ کھولا تو وہ اندر آتے ہی بولا آپ میں سے محمد بن نصر کون ہے؟ جواب ملا یہ ہیں اس نے پچاس پونڈ کی ایک تھیلی ان کے ہاتھ میں تھمادی پھر بولا ابن جریر کون ہیں؟ ان کو بھی پچاس پونڈ کی ایک تھیلی دے دی پھر اسی طرح ایک تھیلی امام ابن خزیمہ اور رویانی کے حوالے کرتے ہوئے بولا کل دوپہر کے وقت حاکم مصر قیلولہ کر رہے تھے انہوں نے خواب میں دیکھا کہ اس شہر میں محمد نامی چار بزرگ بھوکے ہیں اور فاقہ نے ان کو بے حد نڈھال کر دیا ہے اسنے یہ تھلیاں آپ کے پاس بھیجیں ہیں آپ کو قسم دے کر کہا ہے کہ یہ مال ختم ہو جائے تو اس کو اطلاع دی جائے۔

(فائدہ) علامہ ابن کثیر البداية والنهاية جلد دوازدھم میں صفحہ چونسٹھ پر لکھتے ہیں کہ یہ محمد نامی چار آدمی محمد بن اسحاق ابن خزیمہ، محمد بن نصر مروزی، محمد بن جریر، اور محمد بن ہارون رُویانی رحمتہ اللہ علیہم تھے۔

فصل سی و دوم

حرمین شریفین زادہمااللہ تشریفا و تکریما میں نماز ادا کرنے والے بزرگان دین

حضرت سعید بن جبیر بن ہشام رضی اللہ عنہ
(المتوفیٰ 95ھ)

و کان یختتم القرآن فیما بین المغرب و العشاء فی رمضان و کان یختتم القرآن فی کل رکعۃ فی جوف الکعبۃ۔۔ و کان یقول من اطاع اللہ تعالیٰ فھو ذاکر و من عصاہ فلیس بذاکر و ان اکثر التسبیح و تلاوۃ القرآن۔

(الطبقات الکبریٰ ص63، سیر اعلام النبلاء ج5ص289)

(شذرات الذھب ج1ص198، تذکرۃ الحفاظ ج1ص61، صفۃ الصفوۃ ص551)

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ رمضان میں مغرب و عشاء کے درمیان قرآن ختم کرتے تھے اور کعبہ کے اندر ہر رکعت میں ایک قرآن ختم کرتے تھے اور آپ فرمایا کرتے تھے کہ جس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی وہی ذاکر ہے اور جس نے اس کی نافرمانی کی وہ ذاکر نہیں ہے۔ گو کثرت سے تسبیح خوانی اور قرآن کی تلاوت کرے۔

حضرت ابو القاسم محمد بن علی بن ابی طالب ہاشمی المعروف ابن حنفیہ رحمۃ اللہ علیہ
(المتوفیٰ 81ھ)

سالم بن ابی الجعد قال : رایت محمد ابن الحنفیۃ دخل الکعبۃ فصلی فی کل زوایۃ رکعتین ثمانی رکعات۔

(الطبقات الکبری ج5ص85)

سالم بن ابی جعد بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک دن حضرت محمد بن حنفیہ

رحمۃ اللہ علیہ کو کعبۃ اللہ میں داخل ہوتے پھر کعبۃ اللہ شریف کے ہر کونہ میں دو رکعت کبھی آٹھ رکعت نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔

حضرت ابو بکر محمد بن علی بن جعفر بغدادی کتانی رحمۃ اللہ علیہ

(المتوفیٰ 328، 322ھ)

اورا چراغ حرم گفتہ اند و در مکہ مجاور بود تا وفات کرد از اول تا آخر شب نماز کردے و قرآن ختم کردےو در طواف دوازدہ ہزار ختم کردہ بود۔

(تذکرۃ الاولیاء ص 302، سیر اعلام النبلاء ج11ص469)

حضرت ابو بکر کتانی رحمۃ اللہ علیہ وفات تک حرم میں مجاور رہے۔ ان کو لوگ حرم کا چراغ کہتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ پوری رات حرم میں نماز پڑھتے رہتے تھے اور طواف میں بارہ ہزار قرآن کا ختم نکالے تھے۔

حضرت ابو یعقوب اسحاق بن محمد نہر جوری رحمۃ اللہ علیہ

(المتوفیٰ 330ھ)

و سالہا مجاور حرم بود و آنجا وفات یافت کہ یکساعت از عبادت و مجاہدہ نیا سودے یکبار در مناجات بنالید باحق تعالیٰ بسرش ندا آمد کہ یا ابا یعقوب تو بندہ و بندہ را باراحت چہ کار۔

(تذکرۃ الاولیاء ص276)

حضرت ابو یعقوب بن اسحٰق نہر جوری رحمۃ اللہ علیہ برسوں تک حرم کعبہ میں مجاور رہے اور وہیں وفات بھی ہوئی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ وہاں ایک لمحہ کے لیے بھی بغیر عبادت اور مجاہدہ کے نہیں رہے۔ ایک بار مناجات میں رو رہے تھے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کو آواز آئی اے ابو یعقوب! تم بندہ ہو اور بندے کو راحت سے کیا کام؟

حضرت ابن فارض عمر الحوی المصری رحمۃ اللہ علیہ

در کوہہا و وادیہای مکہ سیاحت می کردم تاں آں کہ به وادیی مقیم شدم که از آنجا تا مکه ده شبا روز راه بود، و صلوات خمس را در حرم شریف به جماعت حاضر می شدم و با من در شدن و آمدن سبعی عظیم الخلقه همراهی می کرد و چون شتر به زانو در می آمد و می گفت یا سیدی ارکب و من هر گزسوار نه شدم۔

(نفحات الانس ص 540)

حضرت ابن فارض عمر حموی مصری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں مکہ کی پہاڑوں اور جنگلوں میں سیر کرتا تھا یہاں تک کہ ایک جنگل میں مقیم ہو گیا کہ وہاں سے مکہ تک دس دن رات کا راستہ تھا۔ پانچوں نمازوں کو مکہ میں حرم شریف کی جماعت میں حاضر ہو جایا کرتا تھا میرے ساتھ آنے جانے میں ایک بڑا درندہ شیر میری ہمراہی کرتا تھا۔ اونٹ کی طرح زانو پر آتا اور کہتا اے میرے سردار تم سوار ہو جاؤ لیکن میں کبھی اس پر سوار نہ ہوا۔

حضرت عبد الرحمٰن بن عبد اللہ بن عثمان عباسی بیروتی رحمۃ اللہ علیہ
(المتوفیٰ 972ھ)

ولم یزل علی الصوم و العبادۃ الی ان توفی بمکۃ۔

(شذرات الذہب ج8ص 432)

حضرت عبد الرحمٰن بن عبد اللہ رحمۃ اللہ علیہ (مکہ مکرمہ میں) ہمیشہ روزہ رکھتے اور عبادت کرتے تھے حتیٰ کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ مکہ مکرمہ میں وفات پائے۔

حضرت علی متقی بن حسام الدین برہانپوری رحمۃ اللہ علیہ
(المتوفیٰ 975ھ)

واقام بمکه المشرفة مجاورا للبيت الحرام۔۔عظيم من الورع

والتقوی والاجتھاد فی العبادۃ۔

(شذرات الذھب ج8ص445، نزھۃ الخواطر ج4ص387، مآثر الکرام ص268)

حضرت علی متقی رحمتہ اللہ علیہ مکہ معظم میں قیام پذیری دوراں بیت الحرام کے مجاور ہوگئے تھے اور آپ بہت زیادہ عبادت کرتے تھے، ورع اور تقویٰ میں بڑے کامل تھے۔

علامہ محمد غوثی شطاری مانڈوی رحمتہ اللہ علیہ (المتوفیٰ 1036ھ) گلزار ابرار میں صفحہ چار سو اکسٹھ پر لکھتے ہیں کہ حضرت علامہ علی متقی رحمتہ اللہ علیہ ذکر، فکر، شغل، مراقبہ اور دوسری نفلی عبادات میں کمال درجہ رکھتے تھے۔

خواجہ قاسم بن عبد الھادی بن محمد عبد اللہ بن خواجہ عبید اللہ احرار نقشبندی رحمتہ اللہ علیہ

حضرت قاسم بن عبدالھادی رحمتہ اللہ علیہ کو ایام شباب میں حرمین شریفین زادھما اللہ تشریفاو تکریما کی زیارت کی توفیق ہوئی۔ تاحیات آپ اسی مقدس سرزمین پر اقامت پذیر رہے اور عبادت وریاضت میں وقت گذارا۔

(نسمات القدس۔ کشمی ص178)

حضرت خواجہ خواجگان قبلہ شیخ غلام صدیق بن قیصر خان بن علی حان غفاری مجددی نقشبندی مسکین پوری قدس سرہ (المتوفیٰ 1425ھ)

حضرت خواجہ قبلہ غلام صدیق غفاری قدس سرہ کی معیت میں فقیر راقم الحروف کو حرمین شریفین زادھما اللہ تشریفاو تقریما کی زیارت نصیب ہوئی۔ ایک دن مدینۃ المنورہ میں بعد نماز عشاء ہوٹل فندق والے (جس میں حضرت مرشدی ومربی قدس سرہ اقامت پذیر تھے) نے فقیر راقم الحروف اور شہید غلام حسین بن شبیر حسن نوراللہ قبرہ سے کہا کہ میں گواہی دیتاہوں کہ آپ فقرا کے مرشد کامل اور برحق

ہیں یہ کہہ کر پھر کہنے لگے کہ ایک تو حضرت کا نورانی چہرہ بتا رہا ہے اور دوسری بات یہ ہے کہ میرے ہوٹل میں ظاہری چمکنے اور دبدبہ والے بہت پیر صاحبان آتے رہتے ہیں لیکن صبح کو سویر یعنی سب سے پہلے حرم شریف کی جانب عبادت و تہجد ادا کرنے کے لئے جانے والے نہیں ہوتے صرف آپ کے ہی مرشد کریم قدس سرہ کو اتنے دنوں سے سب سے اول اور ادب واحترام سے حرم شریف کی طرف نماز ادا کرنے کی غرض سے جاتے ہوئے دیکھتا ہوں۔

(فائدہ) مرشدی و مربی خواجہ مسکین پوری قدس سرہ کی زندگی مبارک کے جواہرات فقیر راقم الحروف کی کتاب "التحفة الحصورية فی مناقب الصوفياء النقشبندية" میں ملاحظہ فرماسکیں گے۔

فصل سی وسوم

کثرت سے نماز ادا کرنے کی غرض سے شب و روز مسجد میں رہنے والے بزرگان دین

حضرت ابو عبد الرحمٰن عبد اللہ بن حبیب سلمی کوفی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفیٰ 74،73ھ)

عن عطاء بن السائب قال دخلت علی عبد الله بن حبيب وهو يقضى فی مسجده فقلت يرحمك الله لو تحولت الی فراشك ، فقال لايزال العبد فی صلاة ما كان فی مصلاة ينتظر الصلاة فاريد ان اموت وانا فی مسجدی۔

(الطبقات الکبریٰ ابن سعد ج6 ص 214)

عطاء بن سائب کہتے ہیں کہ میں حضرت ابو عبد الرحمٰن سلمی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ مرض رحلت میں مسجد میں تھے۔ پھر میں نے عرض کیا اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے اگر آپ اس مرض کی حالت میں اپنے بستر

یعنی گھر منتقل ہو جاتے۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا (حدیث میں ہے کہ) بندہ جب تک مسجد میں نماز کے انتظار میں رہتا ہے وہ گویا نماز ہی کی حالت میں رہتا ہے۔ پھر میں اس لئے چاہتا ہوں کہ مسجد ہی میں وفات پاؤں۔

حضرت ابو اسماعیل ضمام بن اسماعیل بن مالک مرادی مصری رحمتہ اللہ علیہ (المتوفیٰ 85ھ)

جاء ضمام بن اسمائیل الی المسجد وقد صلی الناس و قد فاتته الصلاۃ فجعل عل نفسه الا یخرج من المسجد حتیٰ یلقی اللہ عزو جل قال فجعله بیته حتی مات۔

(شعب الایمان ج3 ص79)

حضرت ضمام بن اسماعیل رحمتہ اللہ علیہ مسجد میں آئے اور لوگ نماز پڑھ چکے تھے اور آپ سے جماعت فوت ہو چکی تھی وہ اپنے نفس پر ناراض ہوئے اور بولے کہ اب وہ اس وقت تک مسجد سے باہر نہیں نکلیں گے یہاں تک کہ اللہ کو مل جائیں۔ کہتے ہیں کہ آپ نے مسجد کو ہی اپنا گھر بنالیا اور اپنا مسکن بنالیا حتیٰ کہ وفات پائے یعنی اس کے بعد مرتے دم تک مسجد ہی میں رہے۔

حضرت ابو محمد عطاء بن ابی رباح اسلم قرشی مکی رحمتہ اللہ علیہ (المتوفیٰ 115،114ھ)

عن ابن جریج ؛ کان المسجد فراش عطاء عشرین سنة وکان من احسن الناس صلاۃ۔

(سیر اعلام النبلاء ج5 ص556 ، تہذیب التہذیب ج4 ص130)

ابن جریج بیان کرتے ہیں کہ حضرت عطاء بن ابی رباح رحمتہ اللہ علیہ کا بیس سال تک مسجد کا فرش بستر رہا اور عمدہ نماز پڑھنے میں لوگوں میں سے بہت اچھے تھے۔

حضرت صوفی بدھنی رحمۃ اللہ علیہ

(ہمعصر خواجہ گنج شکر)

صوفی بدھنی ذوق طاعت بسیار دا شت در مسجد بودی پیش محراب شب و روز ہمیں نماز گزاردی دیگر ہیچ نکردی روزی دانشمنداں آمدہ بودند از ایشاں پرسید کہ در بہشت نماز خواہد بودایشاں گفتند کہ آں دار جزا است آنجا خوردن و تمتع کردن بیش نباشد ہر عبادت کہ ہست در دنیا ست صوفی بدھنی چوں شنید کہ در بہشت نماز نخواہد بود گفت مرا آں بہشت چہ کار می آید کہ درآں نماز نہ باشد۔

(اخبار الاخیار ص 78، مراۃ الاسرار ص 839)

حضرت صوفی بدھنی رحمۃ اللہ علیہ کو عبادت کا بے انتہا ذوق و شوق تھا مسجد میں رہتے اور شب و روز محراب کے سامنے نماز پڑھتے رہتے۔ اس کے علاوہ آپ کا کوئی اور کام نہ ہوتا۔ ایک دن کچھ علما کرام آپ کی خدمت میں تشریف لائے آپ نے ان سے دریافت فرمایا کہ کیا جنت میں نماز ہو گی؟ علماء کرام نے جواب دیا کہ جنت تو اصل میں جزاء کی جگہ ہے جہاں کھانے پینے اور عیش کرنے کے علاوہ کچھ نہ ہو گا عبادتیں تمام تر دنیا ہی میں کی جاتیں ہیں۔ آپ نے یہ سن کر فرمایا اس جنت سے میرا کیا تعلق جس میں نماز نہ ہو گی۔

حضرت مولوی عبد الحئی مجددی علوی رحمۃ اللہ علیہ

(المتوفیٰ 1070ھ)

در امروہہ بمسجدی بماندند روزو شب اوقات خودرا بشغل و مراقبہ و تلاوت کلام اللہ میگذرانیدند۔

(انوار العارفین ص 564)

حضرت مولوی عبد الحئی مجددی رحمۃ اللہ علیہ امروہہ کی مسجد شریف میں رہائش پذیر ہوئے تھے۔ اپنے دن رات عبادت مراقبہ اور تلاوت قرآن مجید میں

گذارتے تھے۔

حضرت سید محمد فاضل بن سید غلام حیدر شاہ نقشبندی حیدرآبادی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفیٰ 1319ھ)

حضرت سید محمد فاضل شاہ رحمۃ اللہ علیہ باعمل شب خیز عابد تھے۔ ایک بار مسجد شریف میں ایک سال معتکف رہے۔ دن رات عبادت، نوافل، تلاوت، کلام پاک اور درود شریف میں مشغول رہتے تھے۔

(انوار علمائے اھل سنت سندھ ص777)

حضرت نورالحق المعروف خواجہ خاموش افغانی مستونگی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفیٰ 1947ع)

حضرت خواجہ خاموش رحمۃ اللہ علیہ جامع مسجد کے ایک حجرہ میں معتکف اور ہر وقت عبادت میں مشغول رہتے تھے۔ نماز جماعت کے وقت حجرہ سے نکل کر نماز میں شامل ہو جایا کرتے تھے۔ (تذکرہ صوفیائے بلوچستان ص317)

فصل سی و چہارم

پیر کی درگاہ شریف میں مقیم ہوکریا صرف آکر نماز ادا کرنے والے بزرگان دین

حضرت شمس الدین امیر کلال نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفیٰ 774ھ)

و مسافت میاں سوخاری و سماسی پنج شرعی است و درآں مدت بطریق خواجگان قدس اللہ تعالی ارواحھم اشتغال می نمودہ اند۔ بر وجہی کہ ہیچکس را بر حال ایشاں اطلاع نبود است۔

(رشحات عین الحیات ج1 ص76، حضرات القدس ص161)

(تذکرۃ المشائخ نقشبند ص 125)

حضرت امیر کلال رحمتہ اللہ علیہ متواتر آٹھ سال تک ہمیشہ پیر اور جمعرات کے روز نماز شام سوخار میں پڑھتے تھے اور نماز خفتن سماسی میں حضرت بابا سماسی رحمتہ اللہ علیہ کے ساتھ ادا کرتے تھے اور نماز فجر سوخار میں ادا کرتے تھے۔ حالانکہ سوخار اور سماسی کے درمیاں فاصلہ پانچ کوس شرعی ہے۔ اور اسی مدت میں حضرت خواجگان کے طریقہ میں اس طرح مشغول رہتے کہ کسی کو بھی ان کے اس حال پر اطلاع نہ ہوئی۔

حضرت شیخ ابو العباس رحمتہ اللہ علیہ

شیخ ابو العباس را در جماعت خانہ صوفیاں موضعی بود کہ چہل و یک سال در آنجا نشستہ بود ۔۔ شب درویشی نماز افزونی کردی ۔ (نفحات الانس ص 307، انوار العارفین ص 294)

حضرت شیخ ابو العباس رحمتہ اللہ علیہ کو حضرت شیخ ابو الفضل بن حسن سرخسی رحمتہ اللہ علیہ کے درگاہ کے صوفیوں کے جماعت خانہ میں ایک جگہ تھی۔ جہاں اکتالیس سال تک مقیم رہے اور فقرا کے ساتھ مل کر رات کو زیادہ نماز پڑھتے تھے۔

حضرت خواجہ حسین ناگوری رحمتہ اللہ علیہ

(المتوفیٰ 1495ع)

سالہا مجاورت قبر حضرت خواجہ بزرگ معین الحق و الدین کرد و بعبادت مولی مشغول شد۔

(اخبار الاخیار 182)

حضرت حسین ناگوری رحمتہ اللہ علیہ عرصہ دراز تک حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمتہ اللہ علیہ کی درگاہ عالیہ پر مقیم رہے اور خدا کی عبادت کرتے رہے۔

جناب فقیر محمود بن علی گوہر جمالی صدیقی نور اللہ قبرہ

فقیر محمود بن علی گوہر جمالی صدیقی نور اللہ قبرہ آنکھوں سے نابینہ ہونے کے باوجود تقریباً سات 7 سال کے عرصہ تک درگاہ مسکین پور شریف میں اقامت پذیر ہو کر پانچ وقت کی نماز باجماعت ادا کرتے تھے۔ دیگر اوقات میں روز و شب نماز، مراقبہ اور منقبت پڑھنے میں مشغول رہتے تھے۔ فقیر راقم الحروف سے بہت پیار و محبت کرتے تھے۔

فقیر احمد بن محمد عرس سیلرو حضوری صدیقی نقشبندی صاحب دام اللہ حیاتہ

جناب فقیر حافظ احمد بن محمد عرس سیلرو صاحب اٹھارہ سال کے دراز عرصہ سے درگاہ مسکین پور شریف میں اقامت پذیر ہیں۔ آپ پانچ وقت نماز باجماعت ادا کرتے ہیں، تہجد نماز پابندی سے ادا کرتے ہیں، قرآن مجید کے حافظ ہیں، پورا دن مسجد میں بیٹھ کر قرآن پاک کی تلاوت کرتے رہتے ہیں اور رات کے وقت بمع ایک فقیر درگاہ شریف کے ارد گرد تقریباً 4 چار گھنٹے تک اللہ، اللہ کرتے ہوئے پہرہ دیتے رہتے ہیں۔ اپنی صفائی کا خاص خیال رکھتے ہیں حتیٰ کہ غسل کرنے میں تقریباً تیس منٹ لگاتے ہیں۔ فقیر راقم الحروف کو ہر ہفتہ میں فی سبیل اللہ تقریباً پچاس روپیہ دیتے ہیں اور فقیر راقم الحروف کے اچھے یاروں میں سے ہیں۔

فقیر محمد موسیٰ بن واحد بخش سرائیکی حضوری صدیقی نقشبندی دام اللہ حیاتہ

جناب فقیر محمد موسیٰ سرائیکی صاحب چودھ سال کے عرصے سے درگاہ مسکین پور شریف میں اقامت پذیر ہیں۔ آپ پانچ وقت نماز باجماعت ادا کرتے ہیں، تہجد نماز پابندی سے ادا کرتے ہیں۔ ہفتہ میں چند دن صلواۃ التسبیح نماز ادا کرتے ہیں اور فرصت کی صورت میں مزید نوافل نماز بھی ادا کرتے رہتے ہیں۔ مزید ننگر کی زمین میں چاول، گندم کاشت کرنا اور جانوروں (بھینس) کے گھاس پھونس کا انتظام ان کے سپرد ہے۔ پیر کے محب سے بسیار محبت اور مخالف پر زیادہ سخت ہیں اور فقیر

راقم الحروف کے یاروں میں سے ہیں۔

فقیر حافظ بشیر احمد بن کریم بخش سرائیکی حضوری صدیقی نقشبندی دام اللہ حیاتہ

جناب فقیر بشیر احمد سرائیکی صاحب آٹھ سال کے عرصہ سے درگاہ مسکین پور شریف میں اقامت پذیر ہیں۔ آپ پانچ وقت کی نماز باجماعت ادا کرتے ہیں۔ بعض اوقات نماز صبح کے بعد مراقبہ میں تسبیح چلاتے ہیں۔ قرآن مجید کے حافظ ہیں اور تمام فقرا کو درگاہ مسکین پور شریف میں تین سال اور خانقاہ احسن پور شریف نزد سپر ہائے وے بولا خان میں ایک سال حسین قرات اور خوش آواز تلاوت کے ساتھ تراویح پڑھائی ہے۔ شاہ صدر الدین ڈیرہ غازی خان میں سالانہ اجتماع کے موقع پر خوب بتہ دل وجان تبلیغ کرتے رہتے ہیں۔

فصل سی وپنجم

طویل سجدہ کرنے والے بزرگان دین

حضرت ابوعبداللہ مسلم بن یسار اموی بصری رحمتہ اللہ علیہ

(المتوفٰی 101،100ھ)

قال معاویۃ وکان یطیل السجود۔ (حلیۃ الاولیاء ج2ص185)

معاویہ بن قرہ کہتے ہیں کہ حضرت مسلم بن یسار رحمتہ اللہ علیہ طویل سجدہ کیا کرتے تھے۔

حضرت ابو معتمر سلیمان بن طرخان قیسی بصری تیمی رضی اللہ عنہ

(المتوفٰی 143ھ)

وقال سعید بن عامر الضبعی؛ کان سلیمان التیمی یسبح اللہ فی کل سجدۃ سبعین تسبیحۃ۔ (تذکرۃ الحفاظ ج1ص114)

حضرت سعید بن ضبعی رحمتہ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت سلیمان تیمی رحمتہ

اللہ علیہ ہر سجدہ میں ستر دفعہ سبحان ربی الاعلیٰ پڑھتے تھے۔

علامہ بیہقی شعب الایمان جلد سوم میں صفحہ ایک سو چونسٹھ پر لکھتے ہیں

یصبح فی کل سجدۃ و رکعة سبعین تسبیحة

حضرت سلیمان تیمی رحمتہ اللہ علیہ سجدہ میں ستر دفعہ سبحان ربی العلیٰ اور رکوع میں بھی ستر دفعہ سبحان ربی العظیم پڑھتے تھے۔

علامہ سمعانی رحمتہ اللہ علیہ الانساب جلد اول میں صفحہ پانچ سو چوبیس پر لکھتے ہیں:

کان من عباد اھل البصرۃ۔

حضرت سلیمان بن طرخان رحمتہ اللہ علیہ اہل بصرہ کے عبادت گذاروں میں سے تھے۔

حضرت ابو خالد ہدبہ بن خالد بن اسود قیسی ثوبانی بصری رحمتہ اللہ علیہ (المتوفیٰ 236ھ)

قال عبدان الاھوازی کنا نتجنب الصلاۃ خلف ھدبة من التطویل، کان یسبح فی سجودہ نیفا وثلاثین تسبیحة۔

(تذکرۃ الحفاظ ج2ص40، مراۃ الجنان ج2ص88)
(تھذیب التھذیب ج6ص20، شذارت الذھب ج2ص207)

عبدان اہوازی کہتے ہیں کہ حضرت امام ہدبہ قیسی رحمتہ اللہ علیہ نماز اتنی لمبی پڑھتے تھے کہ ہم ان کے پیچھے نماز پڑھنے سے گریز کرتے تھے۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ ہر سجدہ میں زیادہ تسبیح پڑھتے تھے اور کبھی تیس تسبیح پڑھتے تھے۔

علامہ یافعی یمنی رحمتہ اللہ علیہ مراۃ الجنان جلد دوم میں صفحہ اٹھیاسی پر لکھتے ہیں:

کان یسبح فی الرکوع والسجود نیفا وثلاثین تسبیحة

حضرت ہدبہ قیسی رحمتہ اللہ علیہ ہر رکوع اور سجدہ میں زیادہ تسبیح پڑھتے تھے اور کبھی تیس تسبیح پڑھتے تھے۔

حضرت محمد عبد الغفار بن یار محمد مجددی فضلی نقشبندی رحمت پوری رحمۃ اللہ علیہ

(المتوفیٰ 1384ھ)

حضرت بیبی صاحبہ دام ظلہما العالیہ (زوجہ محترمہ حضور پیر مٹھار رحمۃ اللہ علیہ) فرماتی ہیں کہ حضرت خواجہ محمد عبد الغفار فضلی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ طویل سجدہ کرنے والے تھے۔ اتنی قدر کہ جب ہم کسی کام سے حضرت کے پاس حاضر ہوتے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ اتنا طویل سجدہ فرماتے تھے کہ ہم کھڑے تھک کر واپس چلے جاتے تھے اور پھر تھوڑی دیر بعد دوبارہ حاضر خدمت ہو جاتے تھے۔

(بقول حضرت بیبی حلیمہ دام ظلہا العالیہ)

فصل سی و ششم

مرض یا بوڑھاپے کے باوجود کسی سہارے یا پہیوں والی کرسی (وہیل چیئر) پر سوار ہوکر نماز باجماعت ادا کرنے کے لئے مسجد شریف جانے والے بزرگان دین

حضرت ابو یزید ربیع بن خثیم ثوری کوفی رحمۃ اللہ علیہ

(المتوفیٰ قبل 65ھ)

کان الربیع بن خثیم یقاد الی الصلاۃ و کان به الفالج فقیل له یا ابا یزید انه قد رخص لك فی ذلك قال انی اسمع حی علی الصلاۃ حی علی الفلاح فان استطعتم ان تاتوها ولو حبوا۔

(شعب الایمان ج3ص78، سیر اعلام النبلاء ج5ص244)

(الطبقات الکبریٰ ج6ص225)

حضرت ربیع بن خثیم رحمۃ اللہ علیہ کو مسجد کی طرف نماز کے لیے بڑی

تکلیف سے لے جایا کرتے تھے اس لئے کہ ان پر فالج پڑا ہوا تھا۔ ان سے کہا گیا اے ابویزید بے شک آپ کے لیے اس بارے میں رخصت دی گئی ہے تو انہوں نے فرمایا کہ میں سنتا ہوں (حی علی الصلاۃ) آؤ نماز کے لیے اور (حی علی الفلاح) آؤ کامیابی کے لیے اگر تم استطاعت رکھو کہ اس کے لئے گھٹنوں کے بل بھی آسکو۔

حضرت ابو محمد عمرو بن دینار جمحی یمنی صنعانی مکی رحمتہ اللہ علیہ (المتوفیٰ 125،126ھ)

و کان عمرو لا یدع اتیان المسجد و کان یحمل علی الحمار وما ادرکته الا وھو مقعد فکنت لا استطیع ان احمله من الصغر ثم قویت علی حمله و کان منزله بعیدا۔

(الطبقات الکبریٰ ج6 ص29)

حضرت سفیان بن عیینہ رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمرو بن دینار رحمتہ اللہ علیہ نے کبھی مسجد شریف آنا نہیں چھوڑا۔ آپ کو پاؤں کی معذوری کے سبب مسجد شریف لے جانے کے لئے گدھے پر سوار کرتے تھے تو میں صغر سنی کی وجہ سے آپ کو اٹھا کر سواری پر بٹھانے کے قابل نہ تھا پھر طاقت ور ہو گیا تھا اور آپ کا گھر مسجد سے دور تھا۔

حضرت احمد بن برخوردار رحمتہ اللہ علیہ (المتوفیٰ 1330ھ)

حضرت خواجہ احمد میروی رحمتہ اللہ علیہ عبادت و ریاضت میں یگانہ روزگار تھے۔ ہمیشہ نماز باجماعت ادا کرتے۔ حتیٰ کہ شدید علالت کے ایام میں مریدین چارپائی مسجد میں لاتے اور آپ نماز باجماعت ادا کرتے تھے۔

(تذکرہ اکابر اہل سنت پاکستان ص38)

حضرت محمد عبد الغفار بن یار محمد مجددی فضلی نقشبندی رحمت پوری رحمۃ اللہ علیہ

(المعروف حضور پیر مٹھا)

(المتوفیٰ 1384ھ)

حضرت محمد دیدہ دل بن غلام فرید غفاری مد ظلہ العالی (نواسہ حضور پیر مٹھا رحمۃ اللہ علیہ) دیوان غفاریہ میں صفحہ انتالیس پر لکھتے ہیں کہ حضرت قبلہ محمد عبد الغفار فضلی رحمۃ اللہ علیہ سفر یا حضر میں باوجود عمر رسیدہ (اسی سال) میں بھی نماز باجماعت ادا کرنے کی پابندی کرتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ مرض الموت میں نقاہت اور کمزوری کے باوجود بھی نماز باجماعت ادا کرنے کے لئے پہیوں والی کرسی (وہیل چیئر) پر مسجد شریف تشریف لاتے تھے اور نماز باجماعت ادا کرتے تھے۔

(فائدہ) حضور پیر مٹھا رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی مبارک کے جواہرات فقیر راقم الحروف کی کتاب "التحفة الحضورية فی مناقب الصوفياء النقشبندية" میں ملاحظہ فرماسکیں گے۔

پیر طریقت حضرت اللہ بخش بن محمد مٹھل عباسی غفاری مجددی نقشبندی

(المعروف سہنا سائیں رحمۃ اللہ علیہ)

(خلیفہ حضور پیر مٹھا رحمۃ اللہ علیہ)

(المتوفیٰ 1404ھ)

حضرت اللہ بخش غفاری رحمۃ اللہ علیہ نماز باجماعت کے لیے حویلی مبارک سے پہیوں والی کرسی (وہیل چیئر) پر مسجد شریف میں تشریف لے آتے تھے اور نماز باجماعت ادا کرتے تھے۔

(سیرت ولی کامل ج1ص447 مؤلف مولانا حبیب الرحمٰن گبول طاہری)

حضرت خواجہ خواجگان قبلہ شیخ غلام صدیق بن قیصر خان بن علی خان غفاری مجددی نقشبندی مسکین پوری قدس سرہ
(المتوفیٰ 1425ھ)

حضرت خواجہ قبلہ الحاج غلام صدیق غفاری قدس سرہ کی نماز باجماعت سے نہایت شوق ورغبت تھی کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ سفر یا حضر اور تندرستی یا بیماری کی حالت میں نماز باجماعت ادا کرنے کی بخوبی پابندی فرماتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ مرض وصال (بعمر 83 تراسی سال) چودہ ماہ بیمار ہونے کی حالت میں بھی نماز باجماعت ادا کرنے میں سستی نہیں فرماتے تھے اور شدت تکلیف ظاہر کے دوران بھی چند بار فقیر راقم الحروف اور دیگر برادران محترم کے معمولی سہارے سے بخوشی و تیز رفتاری سے مسجد شریف تشریف فرماتے اور نماز باجماعت ادا کرتے تھے۔ نماز سے فراغت کے بعد اس حالت میں بھی مسجد شریف میں رونق افروز ہو کر تمام فقرا خشک لبوں کو اپنے چہرہ کے نقاطر (بوندا باری) پانی سے خوب سیر اب فرماتے تھے۔

(فائدہ) مرشدی و مربی خواجہ مسکین پوری قدس سرہ کی زندگی مبارک کے جواہرات فقیر راقم الحروف کی کتاب "التحفة الحضورية فی مناقب الصوفياء النقشبندية" میں ملاحظہ فرماسکیں گے۔

پیر طریقت حضرت سید غلام حسین بن حاجی گل محمد شاہ بخاری غفاری مجددی نقشبندی دامت برکاتہم العالیہ
(خلیفہ حضور پیر مٹھار رحمۃ اللہ علیہ)

حضرت الحاج سید غلام حسین غفاری رحمۃ اللہ علیہ کی نماز باجماعت سے اتنی محبت تھی کہ ایک بار فقیر راقم الحروف نے آپ کو اس حال میں دیکھا کہ آپ مغرب نماز ادا کرنے کے لیے کرسی (وہیل چیئر) پر سوار ہو کر مسجد شریف میں داخل ہوئے اور نماز باجماعت ادا کی۔

فصل سی و ہفتم

پچاس تا ہزار رکعت تک نماز ادا کرنے والے بزرگان دین

حضرت امام زین العابدین علی بن حسین بن علی ہاشمی مدنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ (المتوفیٰ 94ھ)

وکان یصلی فی کل یوم و لیلة الف رکعة۔

(الطبقات الکبریٰ۔ شعرانی ص 48، البدایة والنہایة ج9 ص 282)

(شذرات الذہب ج1ص194، تذکرة الحفاظ ج1 ص 60)

(سیر اعلام النبلاء ج5ص336، مراة الجنان ج1ص151)

حضرت امام زین العابدین علی بن حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہر دن رات میں ایک ہزار رکعت نماز ادا کرتے تھے۔

علامہ ذہبی رحمتہ اللہ علیہ نے تذکرة الحفاظ جلد اول میں صفحہ ساٹھ پر لکھتے ہیں:

الی ان مات۔

حضرت امام زین العابدین علی بن حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آخر دم تک اس معمول (ہزار رکعت ادا کرنے) میں فرق نہ آیا۔

حضرت امام ابو حنیفہ نعمان بن ثابت بن زوطی تمیمی کوفی رضی اللہ عنہ (المتوفیٰ 150ھ)

نقل است کہ امام صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہر شب ہزار رکعت نماز می گذارند۔

(خزینة الاصفیاء ص 24)

(سفینة الاولیاء ص 32، تذکرة الاولیاء ص 131)

روایت ہے کہ حضرت امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہر رات کو ایک ہزار رکعت نماز پڑھتے تھے۔

حضرت ابو المغیث او ابو عبد اللہ حسین بن منصور بن محمی بیضاوی المعروف حلاج صوفی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفیٰ 309ھ)

ہر شبانہ روز ہزار رکعت نماز سی کرد۔ وآں روز وآں شب که دیگر روز آں بکشته اند پانصد رکعت نماز کرده بود۔

(طبقات الصوفیہ ہروی ص 316، کشف المحجوب ص 440)
(عمدۃ المقامات ص 286، تذکرۃ الاولیاء ص 319)
(البدایۃ والنہایۃ ج 12 ص 41، تاریخ بغداد ج 8 ص 127)
(فصل الخطاب بوصل الاحباب - پارساص 52، نفحات الانس ص 154)
(درالمعارف ص 124، مکتوبات حاجی دوست محمد قندھاری ص 12)

حضرت حسین بن منصور حلاج رحمۃ اللہ علیہ ہر رات دن میں ہزار رکعت نماز پڑھتے تھے۔ جس دن کہ قتل (شہید) کئے گئے اس رات پانچ سو رکعت نماز پڑھی تھی۔

حضرت ابو الفوارس شاہ بن شجاع کرمانی المعروف شاہ شجاع کرمانی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفیٰ 290، 270، 299ھ)

چوں آخر وقت نقل خواجه شجاع کرمانی نزدیک شد ہماں روز که نقل خواہد کرد در آں روز ہزار رکعت نماز بگزارد۔

(راحت القلوب ص 63)

جب حضرت خواجہ شاہ شجاع کرمانی رحمۃ اللہ علیہ کا آخری وقت نزدیک پہنچا تو جس روز آپ کا انتقال ہونے والا تھا اس روز ہزار رکعت نماز ادا کی۔

حضرت ابو محمد علی بن عبد اللہ بن عباس ہاشمی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفیٰ 118، 117ھ)

کان علی بن عبد اللہ یصلی کل یوم الف رکعۃ۔

(الطبقات الکبریٰ - ابن سعد ج 5 ص 240، تہذیب التہذیب ج 4 ص 225)
(تہذیب الاسماء واللغات ج 1 ص 350، شذرات الذہب ج 1 ص 259)
(سیر اعلام النبلاء ج 6 ص 77)

حضرت علی بن عبد اللہ رحمتہ اللہ علیہ ہر روز نماز ایک ہزار رکعت پڑھتے تھے۔

بعض نے فرمایا ہے کہ:

انہ کان یسجد فی کل یوم الف سجدۃ و کانو یسمونہ السجاد۔

(احیاء العلوم ج1 ص 198- شعب الایمان ج3 ص 156)

(تہذیب التہذیب ج4 ص 225، صفۃ الصفوۃ ص 330)

(سیر اعلام النبلاء ج6 ص77، مراۃ الجنان ج1 ص201)

حضرت علی بن عبد اللہ رحمتہ اللہ علیہ ہر روز ایک ہزار سجدے کیا (پانچ سو رکعات پڑھا) کرتے تھے۔ اسی لیے لوگوں نے ان کا نام "سجاد" (زیادہ سجدے کرنے والا) رکھ دیا تھا۔

علامہ ذہبی رحمتہ اللہ علیہ سیر اعلام النبلاء جلد ششم میں صفحہ اٹھہتر پر لکھتے ہیں کہ:

قال ابن مبارک کان لہ خمسمائۃ شجرۃ یصلی عند کل شجرۃ رکعتین و ذلک کل یوم۔

حضرت عبد اللہ ابن مبارک رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی بن عبد اللہ رحمتہ اللہ علیہ کے پانچ سو درخت تھے ہر درخت کے نزدیک ہر روز دو رکعت نماز ادا کرتے تھے۔

حضرت ابو ایوب میمون بن مہران جزری رقی رحمتہ اللہ علیہ

(المتوفیٰ 116،117ھ)

ان میمون بن مہران صلی فی سبعۃ عشر یوما سبعۃ عشر الف رکعۃ۔

(تذکرۃ الحفاظ ج1 ص76، تہذیب التہذیب ج5 ص593)

(سیر اعلام النبلاء ج5 ص550)

حضرت میمون بن مہران رحمتہ اللہ علیہ نے سترہ دن میں سترہ ہزار رکعت نماز پڑھی۔

حضرت ابو اسماعیل مرہ بن شراحیل ہمدانی سکسکی کوفی رحمۃ اللہ علیہ
(المتوفیٰ 77،76ھ)

عن عطاء بن السائب قال کان مرہ یصلی کل یوم ولیلة الف رکعة۔

(صفة الصفوة ص530)

عطاء بن سائب کہتے ہیں کہ حضرت مرہ بن شراحیل ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ دن رات میں نماز ہزار رکعت پڑھتے تھے۔

علامہ بیہقی رحمۃ اللہ علیہ شعب الایمان جلد سوم میں صفحہ ایک سو چھپن پر

اور

علامہ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ تہذیب التہذیب جلد پنجم میں صفحہ چار سوتین پر لکھتے ہیں

کان مرة یصلی فی الیوم مائتی رکعة۔

حضرت مرہ بن شراحیل ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ دن میں دو سو رکعت نماز پڑھتے تھے۔

اور پھر علامہ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ تہذیب التہذیب جلد پنجم میں صفحہ چار سو تین پر لکھتے ہیں:

وکان یصلی کل یوم ست مائة رکعة۔

وقال العجلی۔۔ کان یصلی فی الیوم واللیلة خمسمائة رکعة۔

حضرت مرہ بن شراحیل رحمۃ اللہ علیہ روزانہ چھ سو رکعت نماز پڑھتے تھے۔

علامہ عجلی بیان کرتے ہیں کہ حضرت مرہ بن شراحیل رحمۃ اللہ علیہ دن رات میں پانچ سو رکعت نماز پڑھتے تھے۔

علامہ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ سیر اعلام النبلاء جلد پنجم میں صفحہ ایک سو دس پر لکھتے ہیں:

ان مرۃ وکان یصلی فی الیوم واللیلۃ ستمائۃ۔

حضرت مرہ بن شراحیل رحمتہ اللہ علیہ دن رات میں چھ سوٗ رکعت نماز پڑھتے تھے۔

علامہ ابن جوزی رحمتہ اللہ علیہ صفۃ الصفوۃ میں صفحہ پانچ سو تیس پر لکھتے ہیں:

عن زبید الیامی قال کان مرۃ الھمدانی یصلی فی الیوم واللیلۃ ستمائۃ رکعۃ

زبید یامی کہتے ہیں کہ حضرت مرہ ہمدانی رحمتہ اللہ علیہ دن رات میں چھ سوٗ رکعت نماز پڑھتے تھے۔

علامہ ذہبی رحمتہ اللہ علیہ تذکرۃ الحفاظ جلد اول صفحہ چون پر اور سیر اعلام النبلاء جلد پنجم میں صفحہ ایک سو دس پر لکھتے ہیں:

انہ سجد حتی اکل التراب جبھتہ۔

حضرت مرہ ہمدانی رحمتہ اللہ علیہ اس قدر طویل سجدے کرتے تھے کہ زمین پر رکھ رکھ کر آپ کی پیشانی (کو مٹی نے کھایا) نورانیت سے زخمی ہو گئی تھی۔

حضرت ابو عمر عامر بن عبداللہ بن عبد قیس بن ثابت تمیمی عنبری رحمتہ اللہ علیہ

(توفی فی زمن معاویہ)

وکان قد فرض علی نفسی کل یوم الف رکعۃ وفی روایۃ ثمانمائۃ رکعۃ فلا ینصرف منھا الا وقد انتفخت قدماہ و ساقاہ ثم یقول لنفسہ انما خلقت للعبادۃ و اللہ لاعلمن بک عملا حتی لایاخذ الفراش منک نصیبا۔

(الطبقات الکبریٰ۔ شعرانی ص 43)

حضرت عامر بن عبداللہ بن قیس رحمتہ اللہ علیہ اپنی ذات پر ہر روز ایک ہزار رکعت نماز اور ایک روایت میں ہے کہ آٹھ سو رکعت نماز فرض کر لیں تھیں اور ان کو موقوف نہیں کرتے تھے۔ مگر اس وقت جب کہ ان کے دونوں پاؤں اور پنڈلیاں سوج جاتی تھیں اور یہ اس پر بھی اپنے نفس سے کہتے تھے کہ تو عبادت ہی کے

لئے پیدا کیا گیا ہے واللہ میں تجھ سے اس قدر کام لونگا کہ تو دم بھر لیٹنے کو ترسے گا۔

علامہ ابن جوزی رحمتہ اللہ علیہ صفۃ الصفوۃ میں صفحہ چھ سونو پر لکھتے ہیں:

کان عامر بن عبداللہ قد فرض علی نفسہ فی کل یوم الف رکعۃ

حضرت عامر بن عبد اللہ رحمتہ اللہ علیہ اپنے نفس پر روزانہ ہزار رکعت نماز پڑھنے کو فرض کیا تھا۔

حضرت ام عمرو رابعۃ بنت اسمٰعیل عدویہ بصریہ رحمتہ اللہ علیہا

(زوجۃ احمد بن ابی الحواری)

(المتوفیٰ 185،180،135ھ)

گویند در شبا نروزے ہزار رکعت نماز گذاردے۔

(تذکرۃ الاولیاء ص 41، سفینۃ الاولیاء ص 207)

کہتے ہیں کہ حضرت رابعہ بصریہ رحمتہ اللہ علیہا رات دن میں ہزار رکعت نماز ادا کرتی تھیں۔

حضرت اسود بن یزید نخعی کوفی رحمتہ اللہ علیہ

(المتوفیٰ 75ھ)

کان یصلی فی الیوم و اللیلۃ سبعمائۃ رکعۃ۔

(شذرات الذھب ج1 ص 152، مراۃ الجنان ج1 ص 125)

حضرت اسود بن یزید نخعی رحمتہ اللہ علیہ ہر دن رات میں سات سو رکعت نماز ادا کرتے تھے۔

علامہ امام ابی نعیم اصبہانی رحمتہ اللہ علیہ حلیۃ الاولیاء جلد اول میں صفحہ پانچ سو چونسٹھ پر لکھتے ہیں:

کان مجتھدا فی العبادۃ۔

حضرت اسود بن یزید نخعی رحمتہ اللہ علیہ بڑے محنت و لگن کے ساتھ عبادت کرنے والے تھے۔

حضرت ابو حفص عبد الرحمٰن بن اسود بن یزید نخعی کوفی رحمۃ اللہ علیہ
(المتوفیٰ 99،98ھ)

کان عبد الرحمٰن بن الاسود یصلی کل یوم سبع مائۃ رکعۃ

(تذکرۃ الحفاظ ج1 ص41، تہذیب الاسماء واللغات ج1 ص122)

حضرت عبد الرحمٰن بن اسود رحمۃ اللہ علیہ ہر روز سات سوَ رکعت نماز ادا کرتے تھے۔

حضرت ابو سلام اسود بن ہلال محاربی کوفی رحمۃ اللہ علیہ
(المتوفیٰ 84ھ)

اصلی خمسین و مائۃ صلاۃ الی ضعفھا او قال الی سبعمائۃ ضعف۔

(حلیۃ الاولیاء ج3 ص245)

ابو وائل کہتے ہیں کہ حضرت اسود بن ہلال رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ میں ڈیڑھ سو تا تین سو رکعت تک یا آپ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ سات سو یا چودہ سو رکعت تک نماز پڑھتا ہوں۔

حضرت ابو علی حسین بن فضل بن عمیر بجلی کوفی نیشاپوری رحمۃ اللہ علیہ
(المتوفیٰ 282ھ)

کان الحسین بن فضل یرکع فی الیوم و اللیلۃ ستمائۃ رکعۃ و یقول لولا الضعف والسن لم اطعم نھارہ۔

(سیر اعلام النبلاء ج10 ص707، شعب الایمان۔ بیہقی ج3 ص171)

(شذرات الذھب ج2 ص347، مراۃ الجنان ج2 ص145)

حضرت حسین بن فضل رحمۃ اللہ علیہ ہر دن رات میں چھ سو رکعت نماز پڑھتے تھے اور فرماتے تھے کہ اگر ضعف اور پیرانہ سالی نہ ہوتی تو میں دن کو کھانا نہ کھاتا۔

حضرت ام صہباء معاذۃ بنت عبد اللہ عدویہ بصریہ رحمتہ اللہ علیہا

(زوجہ صلۃ بن اشیم)

(المتوفیٰ 83ھ)

وکانت تصلی فی الیوم واللیلۃ ستمائۃ رکعۃ ولم ترفع بصرھا الی السماء اربعین عاما۔

(الطبقات الکبریٰ شعرانی ص 95، صفۃ الصفوۃ ص 705)

حضرت معاذہ عدویہ رحمتہ اللہ علیہا رات دن میں چھ سوَ رکعت نماز پڑھتی تھیں اور چالیس سال تک انہوں نے نگاہ اٹھا کر آسمان کی طرف نہ دیکھا۔

حضرت ابو محمد بشر بن منصور سلیمی ازدی بصری رحمتہ اللہ علیہ

(المتوفیٰ 180ھ)

قال علی بن المدینی ما رایت احدا اخوف للہ منہ، وکان یصلی کل یوم خمسمائۃ رکعۃ۔

(سیر اعلام النبلاء ج7ص589، تہذیب التہذیب ج1ص289، شذرات الذہب ج1ص470)

علی بن مدینی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت بشر بن منصور رحمتہ اللہ علیہ سے زیادہ اللہ تعالیٰ کا خوف رکھنے والا شخص کسی کو نہیں دیکھا اور وہ ہر روز پانچ سوَ رکعت نماز پڑھتے تھے۔

حضرت ابو الحسن سمنون بن حمزہ محب کذاب رحمتہ اللہ علیہ

(مات قبل الجنید)

عن ابی احمد المغازلی قال کان ورد سمنون فی کل یوم ولیلۃ خمسمائۃ رکعۃ۔

(الانساب۔ سمعانی ج5 ص 2، صفۃ الصفوۃ ص 469)

(نفحات الانس ص 101، الرسالۃ القشیریہ ص 58)

(سفینۃ الاولیاء ص 139، مراۃ الاسرار ص 336)

(تاریخ بغداد ج9ص234)

ابی احمد مغازلی روایت کرتے ہیں کہ حضرت سمنون بن حمزہ رحمتہ اللہ علیہ کا ورد ہر دن رات میں پانچ سو رکعت نماز تھا۔

علامہ جامی رحمتہ اللہ علیہ نفحات الانس میں صفحہ ایک سو ایک پر،

علامہ ابن جوزی صفۃ الصفوۃ میں صفحہ چار سو انہتر پر،

علامہ ابی نعیم اصبہانی رحمتہ اللہ علیہ حلیۃ الاولیاء جلد ہشتم میں صفحہ تین سو تہتر پر اور

علامہ عبد الرحمٰن رحمتہ اللہ علیہ مراۃ الاسرار میں صفحہ تین سو چھتیس پر لکھتے ہیں:

وہم وے گفتہ کہ مردے در بغداد چہل ہزار درہم بر فقرا نفقہ کرد سمنون گفت یا با احمد مارا استطاعت ایں نفقہ نیست برخیز تا بگوشہ ای باز رویم و بہ ہر درمی یک رکعت نماز بگزاریم۔ پس مداین رفتیم و چہل ہزار رکعت نماز کردیم۔

حضرت ابو احمد قلانسی رحمتہ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ایک مرد نے بغداد میں فقرا پر چالیس ہزار درہم خرچ کئے۔ حضرت سمنون رحمتہ اللہ علیہ نے کہا کہ اے ابو احمد ہمیں تو اس خرچ کی قدرت اور طاقت نہیں ہے، اٹھ تاکہ گوشہ میں چلے جائیں اور ہر درہم کے بدلے میں ایک رکعت نماز پڑھیں۔ پس ہم مداین میں گئے اور چالیس ہزار رکعت نماز پڑھی۔

حضرت ابو القاسم جنید بن محمد بن جنید نہاوندی بغدادی قواریری رحمتہ اللہ علیہ (المتوفیٰ 297، 298ھ)

کان الجنید یجی کل یوم الی السوق فیفتح باب حانوتہ فیدخل ویسبل الستر یصلی اربع ماۃ رکعۃ ثم یرجع الی بیتہ۔

(شعب الایمان۔ بیہقی ج3 ص 172، تاریخ بغداد ج7 ص 253)

(صفۃ الصفوۃ ص465، طبقات الصوفیہ۔ ہروی ص163)

(سیر اعلام النبلاء ج11ص154، تذکرۃ الاولیاء ص225)

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ ہر روز بازار کی طرف جاتے تھے پھر اپنے دکان کا دروازہ کھولتے اور اندر داخل ہو کر پردہ ڈال دیتے تھے۔ وہاں چار سو رکعت نماز پڑھتے پھر اپنے گھر واپس لوٹ آتے تھے۔

علامہ خطیب بغدادی تاریخ بغداد او مدینۃ الاسلام جلد ہفتم میں صفحہ دو سو اکاون پر لکھتے ہیں:

وکان وردہ فی کل یوم ثلاثین الف تسبیحۃ۔

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کا مزید روزانہ ورد تیس ہزار تسبیح بھی تھا۔

حضرت ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن محمد رقاشی بصری رحمۃ اللہ علیہ (المتوفیٰ 276ھ)

قال العجلی؛ یقال انہ کان یصلی فی الیوم واللیلۃ اربعمائۃ رکعۃ۔

(تذکرۃ الحفاظ ج2ص37، تہذیب التہذیب ج5ص180)

(الانساب۔ سمعانی ج3ص89)

عجلی کہتے ہیں کہ کہا گیا ہے کہ حضرت امام محمد بن عبد اللہ رقاشی رحمۃ اللہ علیہ دن رات میں چار سو رکعت نماز پڑھتے تھے۔

حضرت ابو قلابہ عبد الملک بن محمد بن عبد اللہ رقاشی بصری رحمۃ اللہ علیہ (المتوفیٰ 276ھ)

وقال احمد بن کامل القاضی حکی ان ابا قلابۃ کان یصلی فی الیوم واللیلۃ اربع مائۃ رکعۃ۔

قیل ان ام ابی قلابۃ اریت وھی حامل بہ کانھا ولدت ھدھدا فقیل لھا ان صدقت رؤیاک تلدین ولدا یکثر الصلاۃ۔

(تذکرۃ الحفاظ ج2ص120۔ تہذیب التہذیب ج3ص511)

(مراۃ الجنان ج2ص142، سیر اعلام النبلاء ج10ص549)

(الانساب۔ سمعانی ج3ص89)

احمد بن کامل قاضی کہتے ہیں کہ حضرت امام ابو قلابہ رحمتہ اللہ علیہ کے متعلق یہ حکایت مشہور ہے کہ دن اور رات میں چار سوٗ رکعت نماز ادا کرتے تھے۔

کہتے ہیں کہ ابو قلابہ رحمتہ اللہ علیہ کی والدہ نے جب کہ یہ ان کے پیٹ میں تھے خواب میں دیکھا کہ اس نے ایک ہدہد کو جنم دیا ہے۔ معتبرین نے کہا اگر تمہارا یہ خواب صحیح ہے تو ایک ایسے بچے کو جنم دو گی جو کثرت سے نماز پڑھے گا۔

علامہ ابن حجر عسقلانی رحمتہ اللہ علیہ تہذیب التہذیب جلد سوم میں صفحہ پانچ سو گیارہ پر لکھتے ہیں:

یصلی فی الیوم اربعمائۃ رکعۃ

حضرت ابو قلابہ عبد الملک رحمتہ اللہ علیہ صرف دن میں چار سو رکعت نماز ادا کرتے تھے۔

حضرت ابو بکر ضیغم بن مالک راسبی بصری رحمتہ اللہ علیہ

(المتوفیٰ180ھ)

کان وردہ فی الیوم واللیلۃ اربعمائۃ رکعۃ۔

(سیر اعلام النبلاء ج7ص630، صفۃ الصفوۃ ص684)

حضرت ضیغم بن مالک رحمتہ اللہ علیہ کا ورد دن رات میں چار سوٗ رکعت نماز تھا۔

حضرت ابو اسماعیل بشر بن مفضل بن لاحق رقاشی بصری رحمتہ اللہ علیہ

(المتوفیٰ187،186ھ)

وقال علی بن المدینی کان یصلی کل یوم اربع مائۃ رکعۃ و یصوم یوما و یفطر یوما۔

(مراۃ الجنان ج1ص312)

(تذکرۃ الحفاظ ج1ص226، تہذیب التہذیب ج1ص289)

(شذرات الذہب ج1ص496، سیر اعلام النبلاء ج8ص14)

علی بن مدینی کہتے ہیں کہ حضرت بشر بن مفضل رحمۃ اللہ علیہ ہر روز چار سوؤ رکعت نماز پڑھتے تھے اور ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن افطار کرتے تھے۔

حضرت محمد بن احمد بن علی المعروف سلطان المشائخ نظام الدین اولیاء دہلوی بدایونی بخاری چشتی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفیٰ 725ھ)

حضرت نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ ہر روز چار سو رکعت نفل ادا کرتے تھے اور نہایت درد اور ذوق وشوق سے ادا کرتے تھے۔

(مراۃ الاسرار ص 787)

شیخ عبد القدوس بن اسماعیل بن صفی الدین گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفیٰ 944ھ)

حضرت عبد القدوس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ ہر رات چار سو رکعت نماز نفل ادا کرتے تھے اور تلاوت قرآن پاک میں مصروف رہتے تھے۔

(مراۃ الاسرار ص 1188)

تذکرہ مشائخ شیر از ہند جونپور میں صفحہ چار سو سولہ پر درج ہے کہ:

حضرت عبد القدوس گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ دن اور رات میں آٹھ سوؤ رکعت نفل ادا کرتے تھے۔

حضرت امام ابو عبد اللہ احمد بن محمد بن حنبل ہلال شیبانی مروزی بغدادی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفیٰ 241ھ)

وکان وردہ کل یوم ولیلۃ ثلثمائۃ رکعۃ فلما ضرب بالسیاط ضعف بدنہ فکان یصلی مائۃ وخمسین رکعۃ کل یوم ولیلۃ۔

(الطبقات الکبریٰ۔ شعرانی ص 80، سیر اعلام النبلاء ج 9 ص 456)

(تہذیب التہذیب ج 1 ص 51، حلیۃ الاولیاء ج 7 ص 319)

حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ کا وظیفہ ہر شب وروز میں تین سو رکعت تھا۔ مگر جب کوڑے لگے تو بدن کمزور ہو گیا، پھر اس لئے ہر رات اور دن میں

نماز ڈیڑھ سو رکعت پڑھتے تھے۔

حضرت ابو محمد ثابت بن اسلم او مسلم او اسد بنانی بصری رضی اللہ عنہ (المتوفیٰ 127،123ھ)

قال سھل بن اسلم ؛ کان ثابت البنانی یصلی کل لیلۃ ثلاث مائۃ رکعۃ۔ (صفوۃ الصفوۃ ص 638)

سہل بن اسلم کہتے ہیں کہ حضرت ثابت بنانی رحمتہ اللہ علیہ ہر رات تین سوَ رکعت نماز پڑھتے تھے۔

علامہ ابن سعد رحمتہ اللہ علیہ الطبقات الکبریٰ جلد ہفتم میں صفحہ ایک سو تہتر پر لکھتے ہیں:

فکان ثابت کلما مر بمسجد دخل فصلی فیہ۔

حضرت ثابت بنانی رحمتہ اللہ علیہ جب بھی کسی مسجد شریف کی طرف سے گذرتے تھے تو اس میں داخل ہو کر نماز پڑھتے تھے۔

حضرت قطب الدین بختیار بن کمال الدین احمد بن موسیٰ ککی اوشی رحمتہ اللہ علیہ (المتوفیٰ 633ھ)

حضرت قطب الدین بختیار کاکی رحمتہ اللہ علیہ بیس سال کی عمر کے دوران دن رات میں دو سوَ پچاس رکعت نماز روزانہ ادا کرتے تھے۔

(گلزار ابرار ص 41)

حضرت عمرو بن عتبہ بن فرقد السلمی کوفی رحمتہ اللہ علیہ

(المتوفیٰ استشھد فی خلافۃ عثمان)

یقف علی قدمیہ خمسون و مائتا رکعۃ حتی یصبح فیشھد صلاۃ الصبح۔ (شعب الایمان-حاشیۃ ج3 ص 156)

حضرت عمرو بن عتبہ رحمتہ اللہ علیہ قدموں پر کھڑے ہو کر ڈھائی سو رکعت نماز ادا کرتے تھے، حتیٰ کہ صبح ہو جاتی پھر صبح کی جماعت میں حاضر ہو جاتے۔

حضرت قاضی ابویوسف یعقوب بن ابراہیم بن حبیب انصاری کوفی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفیٰ 182ھ)

وقال ابن سماعۃ کان ابو یوسف یصلی بعد ماولی القضاۃ فی کل یوم مائتی رکعۃ۔

(مراۃ الاولیاء ص267)

(تذکرۃ الحفاظ ج1ص 214 ، سفینہ الاولیاء ص34)

(تاریخ بغدادی ج14ص257، شذرات الذہب ج1ص478)

(الجواہر المضیئۃ فی طبقات الحنفیہ ص272، مراۃ الجنان ج1ص297)

(سیرا علام النبلاء ج7ص708، خزینۃ الاصفیاء ص47)

ابن سماع کہتے ہیں کہ حضرت امام ابویوسف حنفی رحمۃ اللہ علیہ عہدہ قضا سنبھالنے کے بعد ہر روز دوسوٗ رکعت نماز پڑھتے تھے۔

حضرت ابوعبد اللہ محمد بن سماء بن عبد اللہ تیمی کوفی قاضی بغدادی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفیٰ 233ھ)

وقال احمد بن عطیہ کان وردہ فی الیوم مائتی رکعۃ۔

(سیراعلام النبلاء ج9ص283، تاریخ بغداد ج2ص404)

احمد بن عطیہ کہتے ہیں حضرت محمد بن سماعہ رحمۃ اللہ علیہ کا ورد روزانہ دو سوٗ رکعت نماز تھی۔

حضرت ابوقریش عبد اللہ بن غالب حدانی بصری رحمۃ اللہ علیہ (المتوفیٰ 83ھ)

عبداللہ بن غالب کان یصلی الضحی مائۃ رکعت ثم ینصرف فیقول لھذا خلقنا و بھذا امرنا۔

(شعب الایمان- بیہقی ج3ص169، تہذیب التہذیب ج3ص 229)

حضرت عبد اللہ بن غالب رحمۃ اللہ علیہ چاشت کی نماز ایک سو رکعت پڑھتے تھے اس کے بعد بیٹھتے اور فرماتے تھے کہ ہم اسی عبادت کے لئے پیدا کیے گئے ہیں اور ہمیں اسی چیز کا حکم دیا گیا ہے۔

حضرت ابو عثمان عبد الرحمٰن بن مل نہدی بصری رحمۃ اللہ علیہ

(المتوفیٰ 95-100ھ)

عن عاصم الاحول قال بلغنی ان ابا عثمان النهدی کان یصلی ما بین المغرب والعشاء مائة رکعة۔ (سیر اعلام النبلاء ج5 ص187)

حضرت عاصم احول رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت ابو عثمان نہدی رحمۃ اللہ علیہ مغرب اور عشاء کے درمیان ایک سو رکعت نماز پڑھتے تھے۔

حضرت علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ

(المتوفیٰ 1225ھ)

یصلی کل یوم مائة رکعة۔

(نزهة الخواطر ج7 ص942، مقامات مظهریه ص85)

(حالات مصنفین درس نظامی ص39، جواہر نقشبندیہ ص672)

حضرت علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی مظہری نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ روزانہ سو رکعت نماز ادا کرتے تھے۔

فائدہ: فقیر راقم الحروف نے تمام فصول کے بزرگان دین کو سن وفات کی ترتیب سے لکھا ہے لیکن اس فصل سی و ہفتم کے بزرگان دین کو نماز کے عدد کی ترتیب سے رکھا ہے۔

(فائدہ) فقیر راقم الحروف اپنی عمر کے چھتیسویں سن میں عرض کرتا ہے کہ فقیر کو ہر سال کی طرح اس سال 1432ھ میں بتاریخ 20 رمضان المبارک بروز اتوار بوقت قبل از غروب آفتاب تا 29 رمضان المبارک بروز منگل بوقت بعد از غروب آفتاب تک جامع مسجد صدیقیہ درگاہ مسکین پور شریف تحصیل میرو خان نزد شہداد کوٹ ضلع قمبر شہداد کوٹ سندھ پاکستان میں بمع پندرہ فقرا اعتکاف کی دولت نصیب ہوئی۔ اس بابرکت دس دن کے دوران فقیر کو بعد از نماز صبح "تفسیر یعقوب چرخی" بعد از نماز ظہر "اشعة اللمعات شرح مشکوٰۃ المصابیح" بعد از نماز عصر "نفحات

الانس من حضرات قدس" کے درس دینے کی دولت نصیب ہوئی۔ فقیر نے بتاریخ 26 رمضان المبارک 1432ھ بروز ہفتہ بعد از نماز ظہر اشعۃ اللمعات (فارسی) کتاب الرقاق کے درس کے دوران فائدہ میں بیان کرتے ہوئے درس خوان یعنی 15 معتکف وغیرہ حضرات کی خدمت میں بیان کیا کہ فقیر ایک کتاب بنام "صلاۃ حضوری" یعنی" بزرگان دین کی نماز سے محبت" تصنیف کر رہا ہے اور یہ کتاب پچاس فصول پر تقسیم کی گئی۔ مذکور فصول میں سے ایک فصل سی وہفتم میں ان بزرگان دین کا ذکر ہے جنہوں نے پچاس سے لے کر ایک ہزار رکعت تک نماز ادا کی ہے۔ اگر آپ فقرا، طلباء اور معتکف حضرات بھی آج کے بعد اور بالخصوص آج ستائیسویں رات کو زیادہ عبادت یعنی کثرت سے نماز پڑھیں گے تو فقیر آپ کے ناموں کو بھی مذکور کتاب میں درج کرے گا۔ فقرا نماز سے محبت کا اظہار اور اطاعت کرتے ہوئے بعد از نماز تراویح اور فجر کی آذان کے درمیان نماز پڑھنا شروع کیے پندرہ 15 معتکف فقرا حضرات کے نام گرامی بمع عدد نماز (علاوہ بیس رکعت تراویح کے) تفصیل سے ذیل میں مندرج کیے جارہے ہیں۔

(1) جناب **فقیر علی مراد بن شاہمراد بروہی جنک** صاحب نے تین سو رکعت نماز پڑھی۔

یہ کہتے ہیں کہ میرے ساتھ ایک واقعہ پیش ہوا ہے اور اس کو اس طرح بیان کرتے ہیں کہ ایک رات میں اکیلے سپر ہائے وے نزد نیا سبزی منڈی پر بروز اتوار ماہ رجب 1432ھ رات 12 بجہ کے بعد ٹرک کو ریتی سے بھر رہا تھا کہ ایک بیبی صاحب اچانک میرے ہاں آکر کہنے لگی کہ میں لاچار و مجبور ہوں مجھے پیسے کی ضرورت ہے چاہے کسی بھی صورت میں دیدیں اور آپ جو مجھے کہنا چاہیں گے میں قبول کرونگی ۔ میں دیکھ رہا تھا کہ واقعی بیبی صاحبہ پریشان لگتی ہیں اور سب کچھ قبول کرنے کو بھی تیار رہے گی۔ لیکن میں تو کامل ولی اللہ کا غلام ہوں مجھے دوسری حرکت کرنا نہیں

چاہیے۔ میں اسے کہنے لگا کہ بیبی صاحبہ میں مزدور آدمی ہوں میرے ہاں کہاں سے پیسے آئے مجھے معاف کریں پھر وہ کہنی لگی کہ مہربانی کریں میں مجبور ہوں۔ فقیر کہتے ہیں کہ میرے ہاں کل 450 روپے تھے۔ ترس کھاتے ہوئے ان میں سے ایک سو روپے بیبی صاحبہ کو نکال کر دے دئے اور وہ واپس روانہ ہو گئیں اور میں پھر ٹرک کو ریتی سے بھرنا شروع کر دیا۔ چند منٹ میں ہی اسے مکمل بھر دیا۔ ٹرک کو بھرنے کے بعد تھکاوٹ کی وجہ سے آرام کرنے کی غرض سے ٹرک کے اوپر چڑھا کیونکہ ہمیں ٹرک شہر کراچی میں صبح سویرے لے جانا تھا۔ اسی لئے اوپر چڑھ کر سو گیا۔ فورا تھکاوٹ کی وجہ سے آنکھ لگ گئی تھوڑی دیر بعد آنکھ کھلی تو دیکھتا ہوں کہ دو شخص (چور) اوپر آکر میرا موبائل ہاتھ میں اٹھائے ہوئے ہیں اور مجھ سے کہنے لگے کہ فورا اپنا دوسرا سامان نکال کر دے دو۔ میں نے بہت منت کی لیکن وہ کہاں ماننے والے تھے۔ کہنے لگے فورا پیسے نکال کر دو ورنہ خیر نہیں۔ میں بے بس ہو کر وہی بقایا تین سو پچاس 350 روپے نکال کر انہیں دے دیئے۔ وہ پیسے لے کر چل دیئے۔ میں کچھ پریشان ہوا کیونکہ میں ایک غریب آدمی ہوں۔ بحر حال کام کی تھکاوٹ کی وجہ سے میں پھر لیٹ گیا اور فورا آنکھ لگ گئی تو خواب دیکھتا ہوں کہ میرے مرشد کریم (راقم الحروف) دامت برکاتہم العالیہ مدینۃ المنورہ میں حضور اکرم ﷺ کے گنبذ خضرا کے سایہ میں مراقبہ کی حالت میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ میرے موبائل اور پیسے حضرت قبلہ کے پاس ہی رکھے ہوئے ہیں۔ میں بے ادبی کرتے ہوئے بغیر اجازت اٹھانے کے لئے ہاتھ بڑھایا تو مرشد کریم دامت برکاتہم العالیہ میرے ہاتھ کو پکڑ کر فرمانے لگے کہ کیا یہ سامان آپ کے ہیں؟ میں نے عرض کی جی ہاں۔ اس بات میں تھے کہ آنکھ کھل گئی تو دیکھتا ہوں کہ میرا سامان میرے قریب رکھا ہوا ہے۔ سبحان اللہ کہتے ہوئے کہنا شروع کیا کہ یہ میرے مرشد کریم دامت برکاتہم العالیہ کی کرامت ہے۔ اس دوراں واقعی حقیقتا میرے مرشد کریم دامت برکاتہم العالیہ عمرہ ادا کرنے کی سعادت

حاصل کرنے کے لیے سعودی عرب تشریف فرما ہوئے تھے اور میرے واقعے والے دن آپ واقعی مدینۃ المنورہ میں ہی تشریف رکھتے تھے۔

یہ حضور صدیقی کہتا ہے کہ مذکور بالا واقعہ میں فقیر کو چھ مجاہدہ کے بدلے میں، چھ فوائد ملے ہیں۔

چھ مجاہدے

1. باوجود قدرت کے نفس کے خلاف کرنا
2. کسب حلال یعنی مزدوری کرنا
3. دوسرے کی وجہ سے غمگین ہونا
4. حاجت مند کی مدد کرنا
5. واقعہ کو پیر کی کرامت سمجھنا
6. بے ادبی کو تسلیم کرنا

چھ فوائد

1. حرام سے محفوظ رہے
2. چوروں کے ضرر سے محفوظ رہے
3. مالی نقصان سے بچے رہے
4. حضور اکرم ﷺ کے گنبذ خضرا کی زیارت سے مشرف ہوئے
5. پیر کی زیارت سے بہرہ ور ہوئے
6. اپنے ہاتھ کو پیر کے ہاتھ کی برکت سے نوازے

(2) جناب **محمد طاہر بن عبد الکریم** بروہی جتک صاحب نے 254 دو سو چون رکعت نماز پڑھی۔

یہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے نفس کو ایک تھپڑ مارا ہے۔

یہ حضور صدیقی کہتا ہے کہ اپنے چہرہ پر تھپڑ مارنا نہیں چاہئے کیونکہ انسان

کی عزت چہرہ میں ہے۔ بلکہ نفس کے منہ پر تھپڑ مارنا چاہئے اور نفس کے منہ پر تھپڑ وہی شخص مار سکتا ہے جو پیر کا عاشق ہو۔

(3) جناب **محمد دین بن عبدالرسول بروہی جتک** صاحب نے 250 دوسو پچاس رکعت نماز پڑھی۔

یہ کہتے ہیں کہ میں کوئی نشہ استعمال نہیں کرتا۔

یہ حضور صدیقی کہتا ہے کہ کہ فقیر کو شرابا طہورا استعمال کرنا چاہئے۔

(4) جناب **لعل محمد بن فضل محمد** بروہی جتک صاحب نے 216 دوسو سولہ رکعت نماز پڑھی۔

یہ کہتے ہیں کہ میری سادگی کی وجہ سے لوگ مجھ پر ہنستے ہیں۔

یہ حضور صدیقی کہتا ہے کہ لوگوں کے ہنسنے کی وجہ سے روح ہنسنا شروع کردیتا ہے۔

(5) جناب **عرفان علی بن رفیق احمد کھہاوڑ** صاحب نے دوسو دس 210 رکعت نماز پڑھی۔

یہ کہتے ہیں گھر (کارڑا) میں سہولتیں تو زیادہ ہیں لیکن یہاں (درگاہ مسکین پور شریف میں) سکون زیادہ ہے۔

یہ حضور صدیقی کہتا ہے کہ وہ سہولت ہیچ ہے جس میں سکون نہ ہو اور سکون صحبت صالحین پر موقوف ہے۔

(6) جناب **صدورو فقیر بن غلام محمد بھٹو** صاحب نے دوسو 200 رکعت نماز پڑھی۔

یہ کہتے ہیں آٹھ 8 سال ہوئے ہیں درگاہ مسکین پور شریف کے ماہانہ جلسہ (جو ہر ماہ 16 کے دن 17 کی رات کو ہوتا ہے) میں شریک ہوتا ہوں اور ان شا اللہ تادم زیست شرکت کروں گا۔




یہ حضور صدیقی کہتا ہے کہ فقیر صادق ہے اور صادق سات دفعہ بھی گرے تو ہمت سے کام لے کر اٹھ پڑتا ہے مگر کاذب بلامیں گر کر پڑا ہی رہتا ہے۔

(7) جناب **کلیم اللہ بن عبد القیوم بروہی جتک** صاحب نے دو سو رکعت نماز پڑھی۔

یہ کہتے ہیں کہ شاید پیر مجھ پر ناراض ہیں۔

یہ حضور صدیقی کہتا ہے کہ جو شخص اپنے نفس کو ناراض کر دے تو کبھی پیر اس پر ناراض نہیں ہو گا۔

(8) جناب **تنویر احمد بن فرید احمد کھہاوڑ** نے دو سو 200 رکعت نماز پڑھی۔

یہ کہتے ہیں کہ پیر کی صحبت کے قابل نہیں ہوں۔

یہ حضور صدیقی کہتا ہے کہ فقیر محب ہے ہاں اگر محب نفس کو کتا دیکھے تو پھر اس کے گلے میں غلامی کا پٹہ ڈالے تا کہ نفس قابل صحبت پیر بنے۔

(9) جناب **غلام حسین بن غلام رسول مگسی** صاحب نے دو سوَ 200 رکعت نماز پڑھی۔

یہ کہتے ہیں کہ پیر کی نظر ہے جو ہم اعتکاف میں بیٹھے ہیں۔

یہ حضور صدیقی کہتا ہے کہ نظر تو تیز ہے پر آئینہ کند ہے۔

(10) جناب **فرمان علی بن گدا حسین شاہی** صاحب نے ایک سوَ ساٹھ 160 رکعت نماز پڑھی۔

یہ کہتے ہیں کہ پیر کی صحبت میں کثیر فوائد ہیں۔

یہ حضور صدیقی کہتا ہے کہ فقیر نیا ہے لیکن بصیرت کی بات کرتا ہے۔

(11) جناب **عاشق علی بن علی حسن بروہی زہری** صاحب نے ایک سو پچاس 150 رکعت نماز پڑھی۔

یہ کہتے ہیں کہ بازاروں میں گھومنا نہیں چاہئے۔




یہ حضور صدیقی کہتا ہے کہ فقیر جسم سیاہ رکھتا ہے لیکن بات سفید کرتا ہے۔

(12) جناب **عبدالغنی بن شاہ ڈنہ مگسی** صاحب نے ایک سو چالیس 140 رکعت نماز پڑھی۔

یہ کہتے ہیں کہ مجھے صحبت میں ساٹھ 60 سال ہوئے ہیں لیکن کام پہلے سے اچھا ہے۔

یہ حضور صدیقی کہتا ہے کہ فقیر عمر اکاسی سال رکھتا ہے لیکن ہمت جوانوں کی سی رکھتا ہے۔

(13) جناب **مصدق حسین بن عبدالمالک کھہاوڑ** صاحب نے ایک سو 100 رکعت نماز پڑھی۔

یہ کہتے ہیں کہ داڑھی رکھنے اور ہجرت کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں۔

یہ حضور صدیقی کہتا ہے کہ پہلی ہجرت جہل سے علم کی طرف، دوسری ہجرت گناہ سے طاعت کی طرف، تیسری ہجرت غفلت سے ذکر کی طرف، چوتھی ہجرت گاؤں کارڑا سے درگاہ مسکین پور شریف کی طرف اور داڑھی مبارک بلا تاخیر و دیر رکھنی چاہئے۔

(14) جناب **شبیر حسن بن علی اکبر بروہی زہری** صاحب نے ایک سو 100 رکعت نماز پڑھی۔

یہ کہتے ہیں کہ میں بہت گنہگار ہوں۔

یہ حضور صدیقی کہتا ہے کہ ناامید نہ ہونا چاہئے کیا محنت کش لوگ بنجر زمین سے کثیر گندم پیدا نہیں کرتے؟ اگر ہاں تو پھر محنت کش بننا چاہیے۔

(15) جناب **صدام حسین بن عبدالخالق بروہی جنگ** صاحب نے ایک سو 100 رکعت نماز پڑھی۔

یہ کہتے ہیں کہ نفس کو بندوق کی گولی مارنا چاہئے۔

یہ حضور صدیقی کہتا ہے کہ فقیر (بچہ) کی بات دل کو لگتی ہے، لیکن نفس گولی سے نہیں مرتا ہاں پیر کی صحبت میں ہی مر سکتا ہے۔

(16) اٹھارہ 18 خواتین حضرات نے دو سوؔ200 اور دو سوؔ200 رکعت سے زیادہ نماز پڑھی۔

(17) اکیس 21 خواتین حضرات نے ایک سوؔ100 اور ایک سوؔ100 رکعت سے زیادہ نماز پڑھی۔

(18) علاوہ ازیں خواتین حضرات نے ایک سوؔ100 رکعت سے کم نماز پڑھی۔

فصل سی و ہشتم

جنگل، صحرا اور غار میں عبادت کرنے بزرگان دین

حضرت عمرو بن عتبہ بن فرقد السلمی کوفی رحمتہ اللہ علیہ

(المتوفی استشھد فی خلافۃ عثمان)

کان عمرو بن عتبہ بن فرقد یخرج علی فرسہ لیلا فیقف علی القبور فیقول یا اھل القبور قد طویت الصحف قد رفعت الاعمال ثم یبکی ثم یقف علی قدمیہ حتی یصبح فیشھد صلاۃ الصبح۔

(شعب الایمان ج3 ص156)

حضرت عمرو بن عتبہ رحمتہ اللہ علیہ رات کو اپنے گھوڑوں پر نکلتے اور قبروں پر جا بیٹھتے اور کہتے تھے اے اہل قبور تحقیق تمہارے اعمال کے صحیفے لپیٹے جا چکے ہیں اور اعمال اٹھائے جا چکے ہیں پھر رونے لگ جاتے تھے۔ اس کے بعد اپنے قدموں پر کھڑے ہو جاتے حتی کہ صبح ہو جاتی پھر صبح کی جماعت میں حاضر ہو جاتے۔

حضرت ابو اسحٰق ابراہیم بن ادھم بن منصور عجلی خراسانی رحمۃ اللہ علیہ

(المتوفیٰ 162ھ)

نہ سال در غاری ساکن بودہ است و درآں غار چشمہ جاری بود ادہم بداں چشمہ مقیم بودی و خدائے عز و جل طاعت کردی۔ (فوائد الفواد ص39)

حضرت ابراہیم ادھم رحمۃ اللہ علیہ نو سال تک ایک غار میں مقیم رہے۔ اس غار میں ایک چشمہ جاری تھا۔ حضرت ابراہیم ادھم رحمۃ اللہ علیہ اسی چشمے پر مقیم تھے اور خدائے عزوجل کی عبادت کیا کرتے تھے۔

حضرت ابوتراب عسکر بن حصین نخشبی رحمۃ اللہ علیہ

(المتوفیٰ 245ھ)

و ابو تراب در بادیہ در نماز بود بعد سموم وی را بسوخت۔ یک سال بر پای بماند۔

(نفحات الانس ص49)

حضرت ابوتراب نخشبی رحمۃ اللہ علیہ جنگل میں نماز پڑھ رہے تھے کہ تیز لو نے ان کو جلادیا۔ ایک سال تک پاؤں پر کھڑے رہے۔

حضرت شیخ محمد میر بن قاضی ڈتہ بن قلندر المعروف بہ میاں میر لاہوری رحمۃ اللہ علیہ (المتوفیٰ 1045ھ)

از نماز فجر با مریدان خود از شہر ہر روز بجانب صحرا و باغات میرفتند و در زیر درختہا جدا جدا می نشستند و چوں وقت نماز میرسید ہمہ یکجا شدہ نماز بجماعت میگذاردند و باز متفرق می شدند و شب بحجرہ خود آمدہ در را می بستند گاہی دوسہ از مریداں مینماندند و اکثری تنہا تمام شب مشغول می بودند۔ (سفینۃ الاولیاء ص71)

حضرت میاں میر رحمتہ اللہ علیہ کا معمول تھا کہ فجر کی نماز سے پہلے مریدوں کو ساتھ لے کر جنگل اور باغات کی طرف جاتے تھے۔ اور وہاں جا کر جدا جدا درختوں کے نیچے بیٹھ جاتے تھے۔ جب نماز کا وقت ہوتا تو سب اکٹھے ہو کر جماعت سے نماز ادا کرتے اور پھر واپس اپنی جگہ پر چلے جاتے، اور رات کو اپنے گھروں میں جا کر حجرے کے دروازے کو بند کرتے۔ کبھی کبھی دو تین مرید بھی ہمراہ ہوتے اور اکثر ساری ساری رات تنہا عبادت میں مشغول رہتے۔

حضرت میاں محمد کامل بن محمد جام بن سلیمان رحمتہ اللہ علیہ

(المتوفیٰ1239ھ)

حضرت میاں محمد کامل رحمتہ اللہ علیہ کی عادت تھی کہ آپ صبح کی نماز کے بعد شہر سے باہر تشریف لے جاتے کسی درخت کے نیچے یا ندی کے کنارے بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مصروف ہو جاتے۔

(تذکرۃ صوفیائے بلوچستان ص249)

فصل سی و نہم

رحلت کرنے سے پہلے اپنے لئے قبر کھود کر اس میں عبادت کرنے والے بزرگان دین

حضرت ابو محمد بشر بن منصور سلیمی ازدی بصری رحمتہ اللہ علیہ

(المتوفیٰ180ھ)

وکان قد حفر قبراً وختم القرآن

(سیر الاعلام النبلاء ج7ص590)

حضرت بشر بن منصور رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی زندگی میں ہی اپنے لئے قبر کھودی تھی اور اس میں نماز ادا کرتے اور قرآن مجید کا ختم نکالتے تھے۔

(فائدہ) حضرت بشر بن منصور رحمتہ اللہ علیہ کی نماز فصل سی و ہفتم میں دیکھ سکتے ہیں۔

حضرت ابوسنان ضرار بن مرۃ شیبانی اکبر کوفی رحمتہ اللہ علیہ
(المتوفیٰ 132ھ)

وکان ضرار قد حفر قبرہ قبل موتہ بخمس عشرۃ سنۃ ، فکان یاتیہ فیختم فیہ القرآن۔۔ کان یتعبد فیہ۔

(صفۃ الصفوۃ ص 568، تہذیب التہذیب ج2ص575)

حضرت ضرار بن مرۃ شیبانی رحمتہ اللہ علیہ نے رحلت کرنے سے پندرہ سال پہلے اپنے لئے قبر کھود کر رکھی تھی پھر اس قبر میں آکر قرآن مجید کا ختم نکالتے اور عبادت کرتے تھے۔

حضرت شیخ احمد عبدالحق ردولوی رحمتہ اللہ علیہ
(المتوفیٰ 837ھ)

حضرت احمد عبدالحق ردولوی رحمتہ اللہ علیہ چھ ماہ تک قبر میں رہے۔ کبھی آپ آنکھ مراقبہ سے نہیں کھولتے تھے۔ماسوائے چند مواقع کے مثل پنجگانہ نماز اور تہجد یا تربیت مریدین اور مخلص احباب کی خاطر۔ ہوتا یہ تھا کہ جب نماز کا وقت قریب آتا یا کوئی ملاقات کے لیے آتا تو خادم تین مرتبہ "حق، حق، حق" کی آواز بلند کرتے تھے یہ سن کر آپ آنکھ کھولتے تھے اور سبب دریافت فرماتے تھے۔

(مراۃ الاسرار ص 1138)

فصل چہلم

نماز ادا کرنے کی وجہ سے نورانی پیشانی رکھنے والے بزرگان دین

حضرت ابو عبد اللہ مسلم بن یسار اموی بصری رحمۃ اللہ علیہ

(المتوفیٰ 101،100ھ)

کان مسلم اذا قام یصلی کانہ نور ملقی۔

(تہذیب التہذیب ج5 ص436)

حضرت مسلم بن یسار رحمۃ اللہ علیہ جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تھے تو ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے ان کو نور القاء ہو رہا ہے۔

حضرت ابو عبد اللہ خالد بن معدان بن ابی کرب کلائی حمصی رحمۃ اللہ علیہ

(المتوفیٰ 105،104،103ھ)

عن صفوان بن عمرو قال؛ رایت فی جبھۃ خالد بن معدان اثر السجود

(الطبقات الکبریٰ۔ ابن سعد ج7 ص316)

صفوان بن عمرو کہتے ہیں کہ میں نے حضرت خالد بن معدان رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا کہ آپ کی پیشانی کثرت سجدہ کرنے کے نور سے چمک رہی تھی۔

علامہ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ البدایۃ والنہایۃ جلد دہم میں صفحہ اٹھاون پر لکھتے ہیں:

وکان یصلی التراویح فی شھر رمضان، فکان یقرا فیھا فی کل لیلۃ ثلث القرآن۔

حضرت خالد بن معدان رحمۃ اللہ علیہ رمضان شریف کے مہینہ کے تراویح میں ہر رات ایک تہائی یعنی تیسرا حصہ قرآن مجید کی تلاوت فرماتے تھے۔

حضرت ابو عبد الرحمٰن طاؤس بن کیسان یمانی حمیری جندی رضی اللہ عنہ (المتوفیٰ106ھ)

قال رایت طاووسا بین عینیه اثرالسجود۔

قال رایت طاووسافی مرضه الذی مات فیه یصلی علی فراشه قائما ویسجد علیه۔

(الطبقات الکبریٰ ابن سعد ج6 ص70)

عبد الرحمٰن بن ابی بکر ملیکی نے کہا کہ میں نے حضرت طاؤس رحمتہ اللہ علیہ کو دیکھا کہ آپ کی پیشانی کثرت سجدہ کرنے کے نور سے چمک رہی تھی۔

علامہ لیث نے کہا کہ میں نے حضرت طاؤس حمۃ اللہ علیہ کو جس بیماری میں آپ وفات پائے، بستر پر کھڑے نماز ادا کرتے اور سجدہ کرتے ہوئے دیکھا۔

حضرت ابو محمد عطاء بن ابی رباح اسلم قرشی مکی رحمتہ اللہ علیہ (المتوفیٰ115،114ھ)

ابو معاویة المغربی قال ؛ رایت عطاء بن ابی رباح بین عینیه اثرللسجود۔ (الطبقات الکبری۔ ابن سعد ج6 ص22)

ابو معاویہ مغربی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عطاء رحمتہ اللہ علیہ کو دیکھا کہ آپ کی پیشانی کثرت سجدہ کرنے کے نور سے چمک رہی تھی۔

حضرت ابو عبد اللہ شریک بن عبد اللہ بن ابی شریک نخعی کوفی رحمتہ اللہ علیہ (المتوفیٰ178،177ھ)

وقال محمد بن عیسی: رایت شریکا قد اثرالسجود فی جبهته۔

(تہذیب التہذیب ج2ص497)

محمد بن عیسیٰ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت شریک بن عبد اللہ نخعی رحمتہ اللہ کو دیکھا کہ آپ کی پیشانی میں کثرت سجدہ کرنے کا نور چمک رہا تھا۔

حضرت ابوالحسن موسیٰ ابن ابی عائشہ مخزومی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ

قال جریر بن عبدالحمید: رایت موسی ابن ابی عائشة -- وکان بین عینیه اثرالسجود۔

(صفة الصفوة ص571)

جریر بن عبدالحمید کہتے ہیں کہ میں نے حضرت موسیٰ بن ابی عائشہ رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا کہ آپ کی پیشانی کثرت سجدہ کرنے کے نور سے چمک رہی تھی۔

حضرت شیخ برہان الدین بن تاج الدین انصاری کالپوری رحمۃ اللہ علیہ (المتوفیٰ 975،970ھ)

حضرت شیخ برہان انصاری رحمۃ اللہ علیہ کا چہرہ مبارک طویل سجدہ کرنے کی وجہ سے نور جیسا چمکتا تھا۔

(گلزار ابرار ص354)

فصل چہل ویکم

کثرت نماز اداکرنے کی وجہ سے جن کے گھر بغیر چراغ کے روشن ہوئے وہ بزرگان دین

حضرت ام ھذیل حفصہ بنت سیرین انصاریہ رحمۃ اللہ علیہا (المتوفیٰ 101ھ)

کانت حفصة بنت سیرین تسرج سراجها من اللیل ثم تقوم فی مصلاها و ربما طفی السراج فیصبح لها البیت حتی تصبح۔

(شعبة الایمان ج3ص164، طبقات الصوفیه - سلمی ص397)

حضرت حفصہ بنت سیرین رحمۃ اللہ علیہا رات کو دیا جلاتی پھر اپنے مصلے پر کھڑی ہو جاتیں بسا اوقات چراغ بجھا دیتی تھی اور صبح تک اس کا گھر روشن رہتا تھا۔

حضرت ابوالحسین احمد بن محمد نوری خراسانی بغوی رحمتہ اللہ علیہ
(المتوفیٰ295ھ)

و دیگر جہت آنش گفتند کہ اورا صومعہ بود در صحرا کہ ہمہ شب آنجا نماز کردی و خلق آنجا بنظارہ شدندے بشب نورے دیدندے کہ میدر خشیدے و از صومعہ او ببالا بر میشدے۔

(تذکرۃ الاولیاء ص252)

حضرت ابوالحسن نوری رحمتہ اللہ علیہ کو نوری اس وجہ سے بھی کہتے ہیں کہ جنگل میں آپ نے ایک عبادت خانہ بنایا ہوا تھا۔ آپ اس عبادت خانہ میں پوری رات نماز پڑھتے تھے۔ جب لوگ وہاں آپ کی زیارت کے لیے آتے تو رات میں نور شعائیں مارتا دیکھتے اور وہ انوارات حجرہ سے اوپر نکل رہے ہوتے تھے۔

ایک بزرگ غلام

ان رجلا اشتری غلاما فقال الغلام یا مولای ان لی معک ثلاثۃ شروط
احدھا ان لا تمنعنی عن الصلاۃ المکتوبۃ اذا جاء وقتھا
والثانی ان تامرنی بالنھار ماشئت ولا تامرنی باللیل
والثالث ان تجعل لی منزلا فی بیتک لا یدخلہ غیری

فقال لہ الرجل لک ھذہ الشروط۔۔اذ طاف مولاہ ذات لیلۃ فی الدار فبلغ حجرۃ الغلام، فاذا ھی منورۃ والغلام ساجد وعلی راسہ قندیل من النور معلق بین السماء والارض، والغلام یناجی ربہ۔

(مکاشفۃ القلوب ص51)

ایک آدمی نے ایک غلام خریدا۔ غلام نے کہا اے میرے آقا میں تین شرطیں لگاتا ہوں۔

1۔ آپ مجھے فرض نماز سے منع نہیں کرینگے، جب اس کا وقت آجائے۔
2۔ آپ مجھے دن کو چاہے جو حکم دیں رات کو حکم نہیں کرینگے۔

3۔ اپنے گھر میں میرے لئے ایک کمرہ جدا کر دیں جس میں میرے سوا کوئی دوسرا داخل نہ ہو۔

اس شخص نے کہا میں نے یہ شرطیں قبول کر لیں۔ (پھر اس آدمی نے کہا کمرے دیکھو۔ اس نے کمرے دیکھ کر ایک خراب ساٹوٹا پھٹا کمرہ پسند کر لیا۔ اس آدمی نے کہا اے غلام تو نے ٹوٹا پھوٹا کمرہ کیوں پسند کیا ہے؟ غلام نے کہا اے میرے آقا کیا آپ نہیں جانتے کہ ٹوٹا کمرہ اللہ کی یاد کے ساتھ باغ بن جاتا ہے۔ چنانچہ وہ دن کو اپنے آقا کی خدمت کرتا اور رات کو اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا۔ کچھ مدت کے بعد) ایک رات کو آقا گھر میں چلتے چلتے غلام کے کمرے میں پہنچ گیا تو کمرہ روشن تھا اور غلام سجدہ میں تھا اور اس کے سر پر آسمان و زمین کے درمیان ایک روشن قندیل معلق تھی۔ غلام، اللہ تعالیٰ کی مناجات میں مصروف تھا۔

فصل چہل و دوم

نماز ادا کرنے والے اور دوسروں کو بھی نماز ادا کرنے کے لئے جگانے والے بزرگان دین

حضرت عطا بن ابی مسلم محدث خراسانی رحمۃ اللہ علیہ

(المتوفیٰ 135ھ)

عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر قال کنا نغازی عطاء الخراسانی و کان یحی اللیل صلاۃ فاذا مضی من اللیل نصفہ او ثلثہ اقبل علینا و نحن فی فساطیطنا فینادی یا یزید یا عبدالرحمٰن بن یزید و یا ھشام بن الغاز قوموا فتوضؤا وصلوا، صلاۃ ھذا اللیل و صیام ھذا النھار اھون من مقطعات الحدید و من شراب الصدید الوحا الوحا النجا النجا ثم یقبل علی صلاتہ۔

(شعب الایمان ج3 ص 162، سیر اعلام النبلاء ج6 ص360)

حضرت عبدالرحمٰن بن یزید رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ حضرت عطا خراسانی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ مقابلہ کرتے تھے۔ وہ رات بھر نماز کے لئے شب بیداری کرتے تھے جب آدھی رات یا ایک تہائی گزر جاتی تو وہ ہمارے پاس آتے اور ہم لوگ اپنے خیموں میں ہوتے وہ آواز دیتے اے یزید، اے عبدالرحمٰن بن یزید اے ہشام بن غاز اٹھو وضو کرو اور نماز پڑھو اس رات کی نماز پڑھنا اور اس دن کا روزہ رکھنا آسان ہے لوہے کی بیڑیوں سے اور پیپ کے پینے سے بچو بچو اور نجات تلاش کرو نجات تلاش کرو۔ اس کے بعد وہ نماز کی طرف متوجہ ہو جاتے تھے۔

حضرت خواجہ علی نساج رامیتنی المعروف پیر عزیزان رحمۃ اللہ علیہ

(المتوفیٰ 715-721ھ)

حضرت خواجہ عزیزان علی رحمۃ اللہ علیہ مزدوروں کو مزدوری دے کر نماز اور ذکر میں مشغول کر دیتے۔ مزدور ایک ہی دن میں باطنی احوال سے بامراد ہو جاتے تھے۔

(جواھر علویہ ص 60)

حضرت شیخ صلواتی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ

(خلیفہ مولانا درویش محمد نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ)

حضرت شیخ صلواتی رحمۃ اللہ علیہ (کی نماز سے اتنی محبت تھی کہ آپ) ہر جمعہ کو بازاروں میں دکانوں پر جاتے، نماز کا ایذان و اعلان کرتے اور لوگوں کو نماز کی طرف بلاتے۔

(نسمات القدس۔ کشمی ص 289)

حضرت صفی القدر بن عزیز القدر مجددی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ

(والد شاہ ابو سعید مجددی رحمۃ اللہ علیہ)

(المتوفیٰ 1236ھ)

حضرت ایشان چوں از تہجد فارغ می شدند اہل خانہ

را بیدار می کردند تا نماز می بخوانند۔

(مقامات اخیار ص63)

حضرت صفی القدر مجددی رحمۃ اللہ علیہ تہجد ادا کر کے فارغ ہو جاتے تو اپنے اہل خانہ کو بیدار کرتے تاکہ نماز تہجد ادا کریں۔

حضرت شاہ عبداللہ بن عبداللطیف المعروف شاہ غلام علی دہلوی مجددی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ

(المتوفیٰ 1240ھ)

ارشاد فرمودند که احوال صوفیاں خانقاه معلوم نمایند که نماز تہجد میخوانند و مداومت بریں مینمایند یا نےکسیکه مداومت بریں امر نمیکند اورا تقلید بلیغ کنید و خود در آمده خفته را بیدار و بیدار را متوجه بیار نمایند۔

(در المعارف ص68، نزہۃ الخواطر ج7ص1055)

حضرت شاہ غلام علی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ اس خانقاہ میں رہنے والے صوفیہ کے حالات معلوم کرنے چاہئیں کہ نماز تہجد پڑھتے ہیں اور اس پر مداومت کرتے ہیں یا نہیں جو اس امر پر مداومت نہیں کرتا اسے خوب سمجھایا جائے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ اندر تشریف لاکر سوتوں کو جگاتے اور بیداروں کو یار کی طرف متوجہ فرماتے۔

حضرت مسترشد النسا بیگم المعروف روشن آرا بیگم رحمۃ اللہ علیہا

(والدہ شریفہ شاہ رؤف احمد رافت نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ)

حضرت بیبی روشن آرا بیگم رحمۃ اللہ علیہا ہر وقت اذکار و عبادت میں مشغول رہا کرتیں۔ آخری عمر میں آپ کی بصارت قطعی جاتی رہی لیکن دلی بصیرت اسی طرح تھی۔ چنانچہ جب نماز کا وقت ہوتا تو سارے گھر والوں کو اطلاع دیتیں کہ نماز کا وقت ہو گیا ہے اٹھ کر وضو کرلو۔ خصوصاً موسم برسات میں جب کہ بادلوں

کے سبب سورج دکھائی نہیں دیتا تھا جب کبھی نماز کا وقت ہوتا تو آپ فرمایا کرتین کہ نماز پڑھو۔ سب چھوٹے بڑے اس ماجرے سے حیران رہ جاتے اور آپ جب نماز کے وضو سے فارغ ہوتیں تو دوسرے وقت کی نماز کے لئے کوزہ پانی سے بھر کر رکھ چھوڑتیں۔۔۔ آخری عمر میں فوت ہونے سے چھ ماہ پیشتر ماہ شعبان المعظم میں قسم قسم کی بیماریوں میں مبتلا ہوئیں لیکن نماز روزے میں کسی قسم کا فتور نہ آیا۔ اور اکثر نفلی روزہ بھی رکھا کرتیں۔

(جواھر علویہ۔ رافت ص 264)

حضرت خواجہ محمد سراج الدین بن محمد عثمان دامانی مجددی نقشبندی رحمتہ اللہ علیہ (المتوفیٰ 1333ھ)

حضرت خواجہ سراج الدین مجددی نقشبندی رحمتہ اللہ علیہ کی صحبت بابرکت کی بدولت گھر گھر میں لوگ نمازی بن گئے ان کے سینے اللہ کے نور سے معمور ہوگئے۔ چور اپنی چوری، ڈاکو اپنی ڈکیتی سے تائب ہوکر یاد اللہ میں لگ گئے۔

(تحفہ زاھدیہ حصہ دوم ص 165)

حضرت خواجہ خواجگان قبلہ شیخ غلام صدیق بن قیصر خان بن علی حان غفاری مجددی نقشبندی مسکین پوری قدس سرہ (المتوفیٰ 1425ھ)

حضرت مرشدی و مربی قدس سرہ کی عادت مبارک تھی کہ جب آپ دیکھتے کہ گھر والوں میں سے کوئی آرام کر رہا ہے تو آپ اسے نماز ادا کرنے کی غرض سے جگاتے تھے۔

(فائدہ) مرشدی و مربی خواجہ مسکین پوری قدس سرہ کی زندگی مبارک کے جواہرات فقیر راقم الحروف کی کتاب "التحفة الحضورية فی مناقب الصوفياء النقشبندية" میں ملاحظہ فرماسکیں گے۔

فصل چہل و سوم

جن کے گھر کے تمام افراد کثرت سے نماز ادا کرنے والے تھے وہ بزرگان دین

حضرت صفوان بن محرز بن زیاد مازنی باہلی بصری تمیمی رحمتہ اللہ علیہ (المتوفیٰ 74ھ)

کان اذا قام الی التہجد قام معہ سکان دارہ من الجن فصلوا بصلاتہ۔

(تہذیب التہذیب ج2 ص 557)

حضرت صفوان بن محرز رحمتہ اللہ علیہ تہجد نماز پابندی کے ساتھ پڑھتے تھے۔ جب آپ تہجد نماز پڑھنا شروع کر دیتے تو آپ کے ساتھ آپ کے گھر میں رہنے والے جن بھی تہجد پڑھنا شروع کر دیتے تھے۔

حضرت ابو حفص عبد الرحمٰن بن اسود بن یزید نخعی کوفی رحمتہ اللہ علیہ (المتوفیٰ 99،98ھ)

وکانوا یقولون انہ من اقل اھل بیتہ اجتہادا۔

(تذکرۃ الحفاظ ج1 ص 41، تہذیب الاسماء واللغات ج1 ص 122)

علماء کرام کہتے ہیں کہ حضرت عبد الرحمٰن بن اسود رحمتہ اللہ علیہ کے گھر کے تمام افراد عبادت گذار تھے حتیٰ کہ آپ رحمتہ اللہ علیہ کی عبادت کے معاملہ میں کوششیں تمام اہل خانہ سے کم تھیں۔

(فائدہ) حضرت عبد الرحمٰن بن اسود رحمتہ اللہ علیہ کی نماز فصل سی و ہفتم میں دیکھ سکتے ہیں۔

حضرت ابو عبد اللہ محمد بن منکدر بن عبد اللہ قرشی تیمی مدنی رحمۃ اللہ علیہ

(المتوفیٰ 130ھ)

وکان بیتہ ماوی الصالحین و مجتمع العابدین۔ (شذرات الذہب ج1 ص 307)

حضرت محمد بن منکدر رحمۃ اللہ علیہ کا گھر صلحا اور عباد کا ماوی اور مخزن تھا۔ یعنی آپ رحمۃ اللہ علیہ کے گھر کے تمام افراد عبادت گذار تھے۔

حضرت ابو سفیان وکیع بن جراح بن ملیح رواسی رحمۃ اللہ علیہ

(المتوفیٰ 197ھ)

عن ابراھیم بن وکیع قال کان ابی یصلی اللیل فلا یبقی فی دارنا احد الا صلی، حتی ان جاریۃ لنا سوداء لتصلی۔

(سیر اعلام النبلاء ج8 ص 92، صفۃ الصفوۃ ص 594)

(تاریخ بغداد ج13ص476)

ابراہیم بن وکیع کہتے ہیں کہ میرے والد حضرت وکیع بن جراح رحمۃ اللہ علیہ جب رات میں نماز پڑھتے تھے تو ہمارے گھر میں کوئی شخص ایسا باقی نہیں رہتا تھا جو نماز نہ پڑھتا ہو۔ حتیٰ کہ ہماری سیاہ فام لونڈی بھی نماز پڑھتی تھی۔

حضرت شاہ عبد الرشید بن شاہ احمد سعید مجددی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ

(المتوفیٰ 1287ھ)

بہ شب ہمراہ ایشان بریک بستر خواب می کردند، و وقت تہجد بمعیت ایشاں برمی خواستند۔

(مقامات اخیار ص 86، مشائخ نقشبندیہ مجددیہ ص 471)

حضرت شاہ عبد الرشید نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ پانچ سال کی عمر میں اپنے جد امجد حضرت شاہ ابو سعید نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت میں اکثر حاضر باش رہا کرتے تھے۔ بلکہ شب کو آپ ہی کے پاس آپ کے ساتھ ایک ہی بستر پر سویا کرتے تھے اور جس وقت حضرت ابو سعید نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ تہجد کے واسطے اٹھتے تو آپ رحمۃ

اللہ علیہ بھی اٹھتے اور تہجد نماز ادا کرتے۔

حضرت خواجہ خواجگان قبلہ شیخ غلام صدیق بن قیصر خان بن علی حان غفاری مجددی نقشبندی مسکین پوری قدس سرہ
(المتوفیٰ 1425ھ)

حضرت مرشدی و مربی قدس سرہ کے گھر کے تمام افراد عبادت گذار ہیں۔ بلکہ آپ کی پوری درگاہ شریف کے فقراء عبادت کرنے والے ہیں۔

(فائدہ) مرشدی و مربی خواجہ مسکین پوری قدس سرہ کی زندگی مبارک کے جواہرات فقیر راقم الحروف کی کتاب "التحفة الحضورية فی مناقب الصوفياء النقشبندية" میں ملاحظہ فرما سکیں گے۔

فصل چہل و چہارم

کثرت سے نماز ادا کرنے والے اور اپنی نماز لوگوں سے پوشیدہ رکھنے والے بزرگان دین

حضرت ابو حفص عمر بن عبد العزیز بن مروان قرشی اموی مدنی ثم مصری رحمۃ اللہ علیہ (المتوفیٰ 101ھ)

ابو امية خادم عمر بن عبد العزيز قال رايت عمر بن عبد العزيز رضی الله عنه وله سفط فی كوة مفتاحه فی ازاره فكان يتغفلنی فاذا نظر الى قد نمت فتح السقط فاخرج منه جبية شعر ورداء شعر فصلى فيهما الليل كله فاذا نودی بالصبح نزعهما۔ (شعب الایمان ج3 ص162)

ابو امیہ خادم عمر بن عبد العزیز کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا کہ ایک الماری کے اندر ان کی ایک دراز تھی۔ اس کی

چابی ان کے تہبند میں ہوتی تھی۔ وہ مجھے بے خبر ہونے دیتے جب وہ میری طرف دیکھتے کہ میں سو چکا ہوں تو وہ دراز کو کھولتے اس میں سے بالوں کا ایک جبہ اور ایک بالوں کی چادر نکالتے رات بھر ان دونوں میں نماز پڑھتے رہتے تھے۔ جب صبح کی آذان ہو جاتی تو ان دونوں کو اتار کر رکھ دیتے۔

حضرت ابو بکر ایوب بن ابی تمیمہ کیسان سختیانی بصری رحمتہ اللہ علیہ (المتوفیٰ 131ھ)

سلام قال؛ کان ایوب السختیانی یقوم اللیل کله ویخفی ذلك۔

(صفة الصفوۃ ص654، تذکرۃ الحفاظ ج1 ص99)

(سیر اعلام النبلاء ج6 ص265، حلیة الاولیاء ج2 ص284)

سلام بن ابی مطیع کہتے ہیں کہ حضرت ایوب سختیانی رحمتہ اللہ علیہ ساری ساری رات نماز ادا کرنے میں مصروف رہتے تھے اور اپنی عبادت کو سب سے پوشیدہ رکھتے تھے۔

علام ابن حجر عسقلانی رحمتہ اللہ علیہ تہذیب التہذیب جلد اول میں صفحہ دو سو باون پر لکھتے ہیں:

وقال مالك كان من عباد الناس وخيارهم۔

حضرت امام مالک رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ایوب سختیانی رحمتہ اللہ علیہ بڑے عبادت گذار اور اخیار لوگوں میں سے تھے۔

حضرت حسان بن ابی سنان بصری رحمتہ اللہ علیہ

امراۃ حسان بن ابی سنان قالت کان یجیئنی فیدخل معی فی فراشی فاذا علم انی قد نمت سل نفسه فخرج ثم یقوم فیصلی قالت فقلت له یا ابا عبداللہ کم تعذب نفسك ارفق بنفسك قال اسکتی ویحك یوشك ان ارقد رقدۃ لا اقوم منها زمانا۔

(شعب الایمان ج3 ص158، حلیة الاولیاء ج2 ص398)

حضرت حسان بن ابی سنان رحمۃ اللہ علیہ کی بیوی کہتی ہیں کہ میرا شوہر میرے پاس آتا اور میرے ساتھ میرے بستر میں داخل ہو جاتا۔ پھر جب وہ سمجھ لیتے کہ میں سوگئی ہوں وہ اپنے آپ کو آرام سے بستر سے نکال لیتے یوں وہ نکل جاتے اور نماز ادا کرنے کے لئے کھڑے ہو جاتے۔ حضرت کی بیوی کہتی ہے کہ جب میں نے ان سے کہا کہ ابو عبد اللہ! آپ اپنے آپ کو کتنی سخت تکلیف دیتے ہیں آپ اپنے اوپر رحم کیجئے تو انہوں نے فرمایا کہ تم چپ ہو جاؤ، ہلاک ہو جاؤ۔ قریب ہے کہ میں سو جاؤں اور ایسا سوؤں کہ پھر میں کبھی بھی نہ اٹھ سکوں۔

حضرت مولانا جلالدین مانکپوری رحمۃ اللہ علیہ

بعد از نماز خفتن تا زمانی که مردم بیدار می بودند بخواب میرفت بعد از آنکه مردم بخواب میرفتند بر میخاست تابامداد نماز کردی و ہرروز چہل و یکبار سورۃ یٰسین بخواندے۔

(اخبار الاخیار ص 178)

حضرت مولانا جلال الدین رحمۃ اللہ علیہ عشاء نماز پڑھنے کے بعد آپ اس وقت تک آرام کیا کرتے جب تک عام طور پر لوگ جاگتے رہتے ہیں۔ جب لوگ سو جاتے ہیں تو آپ کھڑے ہو جاتے اور فجر کی نماز تک عبادت کرتے رہتے۔ آپ روزانہ اکتالیس مرتبہ سورہ یٰسین پڑھا کرتے تھے۔

حضرت محمد قاسم بن محمد سلطان عمر کوٹی رحمۃ اللہ علیہ

(المتوفیٰ 1374ھ)

حضرت محمد قاسم رحمۃ اللہ علیہ دن رات جنگل میں چھپ کر عبادت کرتے تھے اور لوگوں سے اپنی نیکی کو چھپاتے تھے۔

(انوار علمائے اہل سنت سندہ ص 918 بحوالہ لکا گھمن لوک)

فصل چہل و پنجم

مرض الموت میں باربار نماز ادا کرنے والے بزرگان دین

حضرت شیخ فرید الدین مسعود گنج شکر فاروقی اجودھنی رحمتہ اللہ علیہ

(اسمہ مسعود بن سلیمان بن شعیب)

(المتوفیٰ668،659،664ھ)

شب پنجم ماہ محرم زحمت بر ایشاں غالب شد خفتن بجماعت بگذارد بعد ازاں بیہوشی شد ساعتی بہوش آمد پرسید که من نماز خفتن گذاره ام گفتند آری گفت یکبار دیگر باز گزاریم که داند چه شود چوں دوم بار نماز بگذارده باز بیہوش شد ایں بار بیہوشی بیشتر شد باز بہوش آمد پرسید که من نماز خفتن گذارده ام گفتند دو بار گذارده اید فرمود یکبار دیگر باز گذاریم که داند شود سوم باربگذارد بعد ازاں بر رحمت حق پیوست۔

(فوائد الفواد ص203۔ سیر الاولیاء ص99، مراۃ الاسرار ص771)

حضرت گنج شکر رحمتہ اللہ علیہ محرم کے مہینے کی پانچویں کو ان کی بیماری کا غلبہ ہوا عشاء کی نماز جماعت سے ادا فرمائی اس کے بعد بیہوش ہو گئے کچھ دیر کے لئے پھر ہوش میں آئے۔ دریافت فرمایا کہ کیا میں نے عشاء کی نماز پڑھ لی ہے؟ عرض کیا گیا جی ہاں! ارشاد ہوا کہ ایک دفعہ اور مکرر پڑھ لوں کون جانتا ہے کہ کیا ہو؟ جب دوسری دفعہ نماز ادا کرلی تو پھر بیہوش ہو گئے۔ اس دفعہ بیہوشی بہت رہی۔ پھر ہوش میں آئے پوچھا کہ میں نے عشاء کی نماز ادا کرلی ہے؟ عرض کیا گیا کہ دوبار پڑھ لی

ہے۔ ارشاد فرمایا کہ ایک بار اور پڑھ لوں کون جانے پھر کیا ہو؟ چنانچہ تیسری دفعہ بھی پڑھی اس کے بعد (یا حی یا قیوم کہتے ہوئے) رحمت حق سے پیوست ہو گئے۔

حضرت محمد بن احمد بن علی المعروف سلطان المشائخ نظام الدین اولیاء دہلوی بدایونی بخاری چشتی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفیٰ 725ھ)

پیش از رحلت چھل روز طعام نچشید و در آخر وقت که از عالم میرفت می گفت که وقت نماز شده است و من نماز گذارده ام اگر می گفتندکه شما نماز گذارده اید می فرمود که باردیگر بگذاریم هر نماز را مکرری گذارد۔

(اخبار الاخیار ص 58، مراۃ الاسرار ص 796)

حضرت نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ نے موت سے چالیس دن پہلے کھانا ترک فرمادیا تھا اور آخری وقت جب اس دنیا سے جارہے تھے تو پوچھنے لگے کہ کیا نماز کا وقت ہو گیا کیا میں نے نماز ادا کر دی ہے؟ اگر فقرا جواب دیتے کہ جی ہاں آپ نماز ادا فرما چکے ہیں تو آپ فرماتے کہ میں دوبارہ پھر پڑھتا ہوں، غرض یہ کہ ہر نماز کو تکرار سے پڑھتے۔

حضرت شاہ ابو سعید زکی القدر بن صفی القدر مجددی نقشبندی المعروف شاہ ابو سعید رحمۃ اللہ علیہ (المتوفیٰ 1250ھ)

وفرمودند وقت کدام نماز ہست مولوی حبیب اللہ عرض کردند ہر نماز کہ حضرت خواہند ادا فرمایند۔

(مقامات اخیار ص 67، مقامات مظہریہ ص 175)

حضرت شاہ ابو سعید مجددی رحمۃ اللہ علیہ کی نماز سے اتنی محبت تھی کہ رحلت کرنے سے چند ساعت پہلے فرمایا کہ کونسی نماز کا وقت ہے؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے فقیر مولوی حبیب اللہ نے عرض کیا کہ حضرت جو چاہیں وہی نماز ادا کریں۔

حضرت خواجہ خواجگان قبلہ شیخ غلام صدیق بن قیصر خان بن علی خان غفاری مجددی نقشبندی مسکین پوری قدس سرہ
(المتوفیٰ 1425ھ)

فقیر راقم الحروف نماز عشاء باجماعت ادا کر کے حضور قبلہ مرشدی و مربی قدس سرہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو آپ نے نورانی زبان سے فرمایا کہ بچے کیا آپ نے نماز عشاء پڑھی ہے۔ فقیر نے عرض کی قبلہ جی۔ چند لحظہ بعد پھر فرمانے لگے کیا آپ نے نماز عشاء پڑھی ہے؟ فقیر نے عرض کی کہ اے مرشدی و مربی قبلہ و کعبہ جی ہاں۔ پھر اسی طرح دوسرے دن نماز جمعہ کے بعد ہاتھ مبارک اوپر کر کے ہلاتے ہوئے دریافت کر رہے تھے کہ کیا میں نے نماز پڑھی؟ امی جان نے عرض کی قبلہ جی نہیں اور اس دوران آپ پر وقفہ وقفہ سے کمال عشق کی غشی اور شراب محبت کی بیہوشی طاری ہوتی رہتی تھی اور فقیر راقم الحروف کے خیال میں آپ اس حالت میں شہنشاہوں کی زیارت سے مشرف ہو رہے تھے۔

چند لحظہ بعد افاقہ ہوا تو آپ دوبارہ اپنا دایاں ہاتھ مبارک کانوں تک اوپر کر کے ہلاتے ہوئے دریافت فرما رہے تھے کہ کیا میں نے نماز جمعہ پڑھی ہے؟ تمام اہل بیت حقیقت و معرفت کے جواہر ٹپکنے والے چہرے کی زیارت سے مشرف ہوتے ہوئے اور جدائی کے آثار دیکھتے ہوئے گریہ میں محو ہوتے رہ گئے۔

(فائدہ) مرشدی و مربی خواجہ مسکین پوری قدس سرہ کی زندگی مبارک کے جواہرات فقیر راقم الحروف کی کتاب "التحفة الحضورية فی مناقب الصوفياء النقشبندية" میں ملاحظہ فرما سکیں گے۔

فصل چہل و ششم

نماز میں وفات پانے والے بزرگان دین

حضرت ابو عبیدہ حمید بن ابی حمید (تیرویہ) طویل بصری رحمۃ اللہ علیہ

(المتوفیٰ 140، 142، 143ھ)

کان قائما یصلی فسقط میتا

(شذرات الذہب ج1ص349)

حضرت حمید طویل رحمۃ اللہ علیہ کھڑے نماز پڑھ رہے تھے پھر وفات پا کر گر گئے۔

حضرت ابو الحسین خیر بن عبد اللہ نساج بغدادی رحمۃ اللہ علیہ

(واسمه محمد بن اسماعیل السامری)

(المتوفیٰ 322ھ)

نقل ست که خیر صد و بیست سال عمر یافت چون وفاتش نزدیک رسید نماز شام بود عزرائیل علیه السلام سایه انداخت۔ خیر سراز بالیں برداشت و گفت عفاک اللہ توقف کن و کار را باش که تو بنده ای ماموری و من بنده اے مامور ترا فرموده اند که جان او بردار و مرا فرموداند که چوں وقت آید نماز بگذار آنچه ترا فرموده اند فوت نه خواہد شد و آنچه مرا فرموده اند فوت می شود صبر کن تا طهارت کنم پس طهارت کرد و نماز گذارد و جان بحق تسلیم کرد۔

(تذکرۃ الاولیاء ص297، صفۃ الصفوۃ 482، تاریخ بغداد ج2ص48)

(البدایۃ والنہایۃ ج12 ص116، الرسالۃ القشیریۃ ص70)

(کشف المحجوب ص211، نفحات الانس من حضرات القدس ص137)

(حلیۃ الاولیاء ج8 ص368، طبقات اولیاء۔ ابن ملقن ص159)

حضرت خیر نساج رحمتہ اللہ علیہ کی عمر ایک سو بیس سال کی تھی۔ بیان کرتے ہیں کہ جب وفات کا وقت قریب آیا تو مغرب کی نماز کا وقت تھا۔ جب عزرائیل علیہ السلام پہنچے تو شیخ خیر نساج رحمتہ اللہ علیہ نے سر اٹھایا اور فرمایا عفاک اللہ خدا تجھے معاف کرے تھوڑی دیر صبر کر تم بھی مامور ہو اور میں بھی مامور ہوں۔ تم کو حق نے حکم دیا ہے کہ اس کی جان قبض کرو، اور مجھے حکم دیا ہے کہ جب نماز کا وقت آئے تو ادا کرو۔ لیکن جو حکم تم کو دیا گیا ہے وہ فوت نہیں ہو سکتا لیکن مجھ کو جو حکم دیا گیا ہے کہ وہ فوت ہو سکتا ہے۔ پس اس قدر صبر کرو کہ میں وضو کروں۔ پھر آپ رحمتہ اللہ علیہ وضو کر کے نماز میں مشغول ہوئے، اور نماز میں ہی جان اللہ تعالیٰ کے حوالے کی۔

حضرت سعد الدین کاشغری عطاری نقشبندی رحمتہ اللہ علیہ
(المتوفیٰ 860ھ)

حضرت سعد الدین کاشغری رحمتہ اللہ علیہ آٹھ سو ساٹھ ہجری بروز چہار شنبہ ظہر کی نماز پڑھتے ہوئے فوت ہوئے۔

(جواہر نقشبندیہ حاشیہ ص 226)

حضرت شیخ حمزہ دھر سوی چشتی (مرید و خلیفہ سید محمد گیسو دراز) رحمتہ اللہ علیہ
(المتوفیٰ 957ھ)

در نماز شام بود دو رکعت تمام کردہ بود دو رکعت سوم جان بحق تسلیم کرد۔ (اخبار الاخیار ص 187)

حضرت حمزہ دھر سوی رحمتہ اللہ علیہ مغرب کی دو رکعت پڑھ چکے تھے کہ تیسری رکعت میں جان اللہ تعالیٰ کے سپرد کی۔

حضرت صوفی فیض محمد فیضل بن خان محمد رحمتہ اللہ علیہ
(المتوفیٰ 1377ھ)

حضرت صوفی فیض محمد فیضل رحمتہ اللہ علیہ سے آخری وقت میں بھی نماز

قضا نہ ہوئی۔ صبح کی نماز کے وقت اپنے فرزند سے کہا کہ تیمم کے لیے اینٹ لاؤ۔ وہ اینٹ لے آیا۔ آپ نے تیمم کیا اور لیٹے لیٹے نماز پڑھنی شروع کی اور اسی حالت میں آپ کا وصال ہوا۔

(تذکرۃ صوفیائے بلوچستان ص 209)

جناب محمد ابراہیم خان لکھنوی (وزیر بر جیس)

جناب محمد ابراہیم لکھنوی مسجد شریف میں نماز پڑھ رہے تھے تو ایک انگریز نے اسی حالت میں مسجد کے اندر گولی مار کر شہید کر دیا۔

(تاریخ ہند و پاک ص 147)

بیبی سونی بنت نیک محمد المعروف نیکل بروہی جنک مسکین پوری (زوجہ غلام محمد بن سرامد)

بیبی سونی صدیقیہ صاحبہ نوراللہ قبرہا نے مغرب نماز ادا کرنے کے بعد نماز کی سنتیں ادا کرتے وقت دوسری رکعت میں رحلت کی۔

فصل چہل و ہفتم

سجدہ میں وفات پانے والے بزرگان دین

حضرت ابو حجاج مجاہد بن جبر قرشی مخزومی مکی رحمتہ اللہ علیہ (المتوفیٰ 104، 102، 103ھ)

مات مجاهد رضي الله عنه يوم السبت وهو ساجد

(اللطبقات الكبرى ص 59، صفة الصفوة ص 375)

(سير اعلام النبلاء ج 5 ص 381، شذرات الذهب ج 1 ص 224)

(تهذيب التهذيب ج 5 ص 374، البدايه و النهاية ج 10 ص 47)

حضرت مجاہد بن جبر (حنین) رحمتہ اللہ علیہ ہفتہ کے دن سجدہ کی حالت میں وفات پائے۔

حضرت امام ابو حنیفہ نعمان بن ثابت بن زوطی تمیمی کوفی رضی اللہ عنہ

(المتوفیٰ 150ھ)

انہ لما احس بالموت سجد فخرجت نفسہ وھو ساجد۔

(الجواھر المضیئۃ فی طبقات الحنفیۃ ص 609، الخیرات الحسان ص 125)

(تاریخ بغداد ج13ص354)

حضرت امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب اپنی وفات کا احساس فرمایا تو سجدہ کیا اور آپ کی روح مبارک نے سجدہ کی حالت میں مفارقت کی۔

حضرت ابو تمام عبد العزیز بن ابی حازم مدنی رحمۃ اللہ علیہ

(المتوفیٰ 184ھ)

وتوفی وھو ساجد۔ (سیر اعلام النبلاء ج7ص593)

حضرت عبد العزیز بن ابی حازم رحمۃ اللہ علیہ نماز میں سجدہ کی حالت میں وفات پائے۔

حضرت ابو الفوارس شاہ بن شجاع کرمانی المعروف شاہ شجاع کرمانی رحمۃ اللہ علیہ

(المتوفیٰ 290، 270، 299ھ)

چوں آخر وقت نقل خواجہ شجاع کرمانی نزدیک شد ہماں روز کہ نقل خواہد کرد در آں روز -- بر مصلی در خواب شد حضرت ذوالجلال را بار دوم در خواب دید فرمان شد ای شاہ شجاع خواہی آمد یا چند روز دیگر ہمانجا خواہی ماند گفت الٰہی مرا جای بودن نماند خواہم آمد ہمدریں بود کہ بیدار شد وضو کرد و دوگانہ بگذارد وقت نماز خفتن بود سر بسجدہ نہاد و جاں بحق تسلیم کرد۔

(راحت القلوب ص63)

جب حضرت خواجہ شاہ شجاع کرمانی رحمۃ اللہ علیہ کا آخری وقت نزدیک پہنچا تو جس روز آپ کا انتقال ہونے والا تھا اس روز جائے نماز پر سو گئے اور اللہ تعالیٰ کا دوبارہ

دیدار ہوا کہ شاہ شجاع (رحمۃ اللہ علیہ) ابھی آنا چاہتے ہو یا کچھ دن ٹھہرنا چاہتے ہو؟ عرض کی یاالٰہی اب رہنے کی جگہ نہیں میں آنا چاہتا ہوں اسی اثنا میں آنکھ کھلی تو وضو کر کے دوگانہ ادا کیا عشاء کا وقت تھا سر سجدے میں رکھ کر جاں بحق تسلیم ہوئے۔

حضرت شیخ جلال الدین تبریزی رحمۃ اللہ علیہ
(مرید شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ)

حضرت شیخ جلال الدین تبریزی رحمۃ اللہ علیہ ظہر کی نماز پڑھتے ہوئے آخری سجدے میں جان جان آفرین کے سپرد کی۔

(تذکرہ صوفیائے پنجاب ص 112)

حضرت شیخ رکن الدین ابوالفتح بن صدرالدین عارف بن شیخ بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ
(المتوفیٰ 735ھ)

حضرت رکن الدین ابوالفتح رحمۃ اللہ علیہ کے فوت کے دن کے قریب پہنچے تو تین ماہ اول شب و روز خدا کی عبادت میں خلوت گزیں رہتے۔ سوائے ادائے نماز پنجگانہ فریضہ کے باہر نہ آتے۔ آخر سولہویں ماہ رجب 735ھ سات سو پینتیس بعد نماز عصر مولانا ظہیر الدین کو حضرت نے روبرو بلایا اور حکم دیا کہ سامان تجہیز و تکفین مہیا کرے۔ پھر نماز مغرب میں امام ہو کر نماز پڑھائی اور نوافل کی اخیر رکعت کے سجدے میں جان عزیز خداوند جان آفرین کو سونپ دی۔

(حدیقۃ الاولیاء ص 154، جواهر نقشبندیہ حاشیہ ص 226، تذکرہ صوفیائے پنجاب ص 308)

حضرت خواجہ خاوند محمود لاہوری نقشبندی المعروف حضرت ایشاں رحمۃ اللہ علیہ
(المتوفیٰ 1052ھ)

و قبل از عشاء سر بسجدہ نہادو جان عزیز بجان آفریں سپرد۔

(خزینۃ الاصفیا ص 627۔ مدینۃ الاولیاء ص 427)




(تذکرہ مشائخ نقشبندیہ ص698)

حضرت خاوند محمود نقشبندی رحمتہ اللہ علیہ عشاء سے پہلے سر سجدہ میں رکھا اور پیاری جان اللہ تعالیٰ کے حوالے کی۔

حضرت شیخ عصمت بن حافظ برخوردار نوشاہی رحمتہ اللہ علیہ

(المتوفیٰ1137ھ)

وقت نماز شام در عین نماز بظهور آمد که دو رکعت نماز بقیام بخواند و در سجده رکعت سوم وفات یافت۔

(خزینۃ الاصفیاء ص197)

حضرت عصمت اللہ رحمتہ اللہ علیہ کی وفات شام کے وقت نماز کی حالت میں ظہور میں آئی کہ دو رکعت نماز شام قیام کی حالت میں پڑھی اور تیسری رکعت کے سجدہ میں وفات پائے۔

حضرت ریاض حسین بن عنایت علی جیلانی حیدرآبادی رحمتہ اللہ علیہ

(المتوفیٰ1388ھ)

حضرت سید ریاض الحسن رحمتہ اللہ علیہ بحالت سجدہ وصال فرما گئے۔

(انوار علمائے اھل سنت سندھ ص268 بحوالہ نعت نیر ص261)

فصل چہل و ہشتم

جنت اور قبر میں نماز ادا کرنے کی خواہش رکھنے اور بعد وفات قبر میں نماز ادا کرنے والے بزرگان دین

حضرت ابو محمد ثابت بن اسلم او مسلم او اسد بنانی بصری رضی اللہ عنہ

(المتوفیٰ127،123ھ)

وكان رضی الله عنه يقوم الليل خمسين سنة فاذا كان السحر يقول فی




دعائہ اللھم ان کنت اعطیت احدا من خلقت الصلوٰۃ فی قبرہ فاعطنیھا فلما مات و سووا علیہ اللبن و قعت علیہ لبنۃ فاذا ھو قائم یصلی فی قبرہ و کان رضی اللہ عنہ یقول کابدت الصلاۃ عشرین سنۃ و تنعمت بھا عشرین سنۃ ولما مات کان الناس یسمعون من قبرہ تلاوۃ القرآن۔

(الطبقات الکبریٰ۔ شعرانی ص 55، شعب الایمان ج 3 ص 156)

(الطبقات الکبریٰ ابن سعد ج 7 ص 174، سیر اعلام النبلاء ج 6 ص 54)

(تاریخ اسلام ج 3 ص 498، طبقات الاولیاء۔ ابن ملقن ص 109)

حضرت ثابت بنانی رضی اللہ عنہ پچاس برس تک رات کو قیام کرتے پھر جب سحر ہوتی تو یہ دعا کرتے رہے کہ خداوندا! اگر تو نے اپنی مخلوق میں سے کسی کو قبر میں نماز پڑھنی عطا فرمائی ہے تو مجھے بھی عطا فرما۔ چنانچہ جب آپ نے وفات پائی اور قبر کے اوپر اینٹیں چن دی گئیں تو ایک اینٹ گر پڑی اور لوگوں نے دیکھا کہ قبر میں کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے ہیں اور آپ فرمایا کرتے تھے کہ بیس سال تک میں نے نماز میں رنج و تکلیف اٹھائی اور بیس برس تک اس سے لطف و مزہ اٹھایا ہے اور آپ کی وفات کے بعد لوگوں کو ان کی قبر سے قرآن تلاوت کرنے کی آواز سنائی دیتی تھی۔

حضرت مولانا عبد الواحد لاہوری نقشبندی رحمتہ اللہ علیہ

روزے در حالتہ ذوقی کہ از عبادت یافتہ بود ازیں فقیر پرسید کہ در بہشت نماز ہست گفتم نہ کہ آں دار جزاے عمل است نہ دار عمل وے آہے برکشید و بگریست و گفت آہ بے نماز و بندگی آں صاحب بے نیاز چوں تواں زیست۔ وقتی بحضرت ایشاں عریضہ می نوشت نظر کردم نوشتہ بود کہ گاہ گاہ در نماز حین سجدہ حالتے روے میدہد کہ ہر گز خوش نمی آید سر از سجدہ برداشتن۔

(زبدۃ المقامات ص 388۔ حضرت مجدد الف ثانی ص 769۔ مدینۃ الاولیاء ص 409)

حضرت مولانا محمد ہاشم کشمی مجددی رحمتہ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ ایک

روز حضرت مولانا عبد الواحد مجددی رحمتہ اللہ علیہ نے عبادت کے ذوق و شوق کی کیفیت میں مجھ سے پوچھا کیا بہشت میں نماز ہو گی ؟ میں نے کہا نہیں کیونکہ وہ دار جزا ہے نہ کہ دار عمل۔ آپ نے ایک آہ سرد کھینچی رونے لگے اور فرمایا آہ نماز اور اس بے نیاز کی بندگی کے بغیر کیوں کر زندہ رہ سکیں گے۔

نیز ایک روز آپ حضرت مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں عریضہ لکھ رہے تھے میں نے اس پر نظر ڈالی تو اس میں تحریر تھا کبھی کبھی نماز میں سجدہ کے وقت ایک ایسی حالت رونما ہوتی ہے کہ سجدہ سے سر اٹھانا ہر گز پسند نہیں آتا۔

فصل چہل و نہم

نماز کے متعلق ترغیب و اقوال بزرگان دین

حضرت عمرو بن عتبہ بن فرقد سلمی کوفی رحمتہ اللہ علیہ

(المتوفی استشھد فی خلافۃ عثمان)

سالت اللہ۔ ان یقوینی علی الصلاۃ فرزقنی منھا۔

(تہذیب التہذیب ج4 ص364)

حضرت عمرو بن عتبہ رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ تعالیٰ سے سوال کیا کہ اے اللہ ! مجھے نماز پڑھنے کی طاقت عطا فرما، تو پھر اللہ تعالیٰ نے مجھے نماز پڑھنے کی توفیق عطا فرمائی۔

حضرت سعید بن جبیر بن ہشام رضی اللہ عنہ

(المتوفیٰ 95ھ)

ما آسی علی شئی من الدنیا الا علی السجود۔

(احیاء علوم الدین ج1 ص198)

حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ میں سجدے کے علاوہ

کسی بھی چیز کے ضائع ہونے پر افسوس نہیں کرتا۔

حضرت امام ابو عمرو عبدالرحمٰن بن عمرو بن یحمد اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفیٰ 151،157ھ)

قال الاوزاعی من اطال قیام اللیل ھون اللہ علیہ وقوف یوم القیامۃ۔

(سیر اعلام النبلاء ج7ص94، البدایہ والنہایہ ج10ص362)

(صفۃ الصفوۃ ص835)

حضرت امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جس نے رات کے قیام کو طویل کیا تو اللہ تعالیٰ قیامت کی سختی کو اس پر آسان فرمائے گا۔

حضرت ابو محمد سفیان بن عیینہ بن ابی عمران میمون ہلالی کوفی ثم مکی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی198ھ)

قال سفیان: ان من توقیر الصلاۃ ان تاتی قبل الاقامۃ۔

(صفۃ الصفوۃ ص385)

حضرت سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ تکبیر سے پہلے پہنچنا نماز کے ادب میں سے ہے۔

حضرت ابو سلیمان عبدالرحمٰن بن احمد (عطیہ) عنسی دارانی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفیٰ 215،205ھ)

گفتہ کہ در کتابی خوانداہ ام کہ حق سبحانہ و تعالیٰ گفتہ است کہ کذب من ادعی محبتی اذا جنہ الیل نام عنی۔

(نفحات الانس ص36)

حضرت ابو سلیمان دارانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک کتاب میں پڑھا ہے کہ حق سبحانہ و تعالیٰ نے فرمایا ہے وہ شخص جھوٹا ہے جو میری محبت کا دعویٰ کرتا ہے اور جب رات آتی ہے تو سوتا رہتا ہے۔

حضرت ابواسحٰق ابراہیم بن احمد بن اسماعیل خواص رحمتہ اللہ علیہ
(المتوفیٰ 291ھ)

وگفت داروے دل پنج چیز ست خواندن قرآن و دراں تدبر کردن،و پیوستہ شکم از طعام تہی داشتن،و قیام کردن شب،و دعا و تضرع کردن در وقت صحر گاہ،وباصالحان و نیکاں صحبت داشتن۔

(تذکرۃ الاولیاء ص399، صفۃ الصفوۃ ص750)

(طبقات الصوفیہ۔ سلمی ص222)

حضرت ابراہیم خواص رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ دل کی دوا پانچ چیزیں ہیں:

1۔ قرآن پڑھنا اور اس میں غور فکر اور تدبر کرنا
2۔ پیٹ کو خالی رکھنا
3۔ تہجد کی نماز پڑھنا
4۔ صبح کے وقت دعا اور تضرع کرنا
5۔ نیکوں کے ساتھ صحبت رکھنا

حضرت ابوبکر محمد بن اسحٰق بن خزیمہ سلمی نیشاپوری رحمتہ اللہ علیہ
(المتوفیٰ 311ھ)

قال ابو عثمان الحیری حدثنا ابن خزیمۃ قال کنت اذا اردت ان اصنف الشئی دخلت فی الصلاۃ مستخیرا حتی یقع لی فیہا ثم ابتدی۔

(تذکرۃ الحافظ ج2 ص208)

حضرت ابو عثمان حیری رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ امام ابن خزیمہ رحمتہ اللہ علیہ نے ہمیں بتایا جب میں کوئی کتاب تصنیف کرنا چاہتا ہوں تو پہلے نماز میں مصروف ہوتا ہوں پھر دعا استخارہ کرتا ہوں اطمینان قلب حاصل ہونے پر لکھنا شروع کر دیتا ہوں۔

حضرت معین الدین حسن بن حسن سنجری اجمیری رحمتہ اللہ علیہ
(المتوفیٰ 632،633ھ)

مردم از منزل گاه قرب نزدیک نشوند مگر بفرمان برداری در نماز زیراکه معراج موسن همیں نماز است۔

(اخبار الاخیار ص24)

حضرت معین الدین اجمیری رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا لوگ منزل قرب کے نزدیک نہیں ہو سکتے مگر اس وقت جب نماز میں مکمل اطاعت کریں کیونکہ مومن کی معراج یہی نماز ہی ہے۔

حضرت شیخ بہاؤالدین ابو محمد زکریا بن محمد بن علی ملتانی قرشی اسدی سہر وردی رحمتہ اللہ علیہ
(المتوفیٰ 666،661،665ھ)

شیخ بہاؤالدین علیه الرحمة گفتی که ہرچه بمن رسید از نماز۔

(فوائد الفواد ص6)

حضرت بہاؤالدین زکریا سہر وردی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مجھے جو کچھ ملا نماز سے ملا ہے۔

حضرت خواجہ علی نساج رامیتنی المعروف پیر عزیزان رحمتہ اللہ علیہ
(المتوفیٰ 715۔721ھ)

یاران خود را بخواندن سوره یٰسین در نماز تہجد می فرمودند۔

(مجموعہ فوائد عثمانیہ ص65)

حضرت خواجہ پیر عزیزان علی خواجگانیہ رحمتہ اللہ علیہ اپنے فقرا سے فرماتے تھے کہ تہجد نماز میں سورت یٰسین پڑھا کریں۔

حضرت محمد بن احمد بن علی المعروف سلطان المشائخ نظام الدین اولیاء دہلوی
بدایونی بخاری چشتی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفیٰ 725ھ)

فرمود صبح صادق صبح ست و صبح عاشقاں شام۔ واحیا مابین العشائین مشائخ ازا نجاست۔

(الاخبار الاخیار ص 59)

حضرت نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ سچے لوگوں کی صبح، صبح کے وقت ہوتی ہے اور عاشقوں کی صبح شام سے شروع ہوتی ہے اور جو عشاء سے فجر کی نماز تک شب بیدار رہ کر زندہ و تابندہ رہتے ہیں، انہیں لوگوں کو مشائخ کہتے ہیں۔

حضرت مجد الدین محمد معصوم بن شیخ احمد مجدد الف ثانی سرہندی نقشبندی
المعروف عروۃ الوثقےٰ رحمۃ اللہ علیہ
(المتوفیٰ 1079ھ)

و می فرمایند کہ تلاوت کلام مجید کہ درمیان نماز کردہ میشود بسیار لذت بخش است۔

(حضرات القدس ص 265)

حضرت محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حالت نماز میں تلاوت کلام مجید بہت لذت بخش ہے۔

حضرت محمد باقر بن شرف الدین لاہوری مجددی نقشبندی کنز الہدایات میں ص ستر پر لکھتے ہیں:

رتبہ نماز در دنیا در رنگ رتبہ رؤیتست در آخرت

حضرت خواجہ محمد معصوم مجددی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ دنیا میں نماز کا رتبہ آخرت میں اللہ تعالیٰ کے دیدار کے رتبہ کے رنگ میں ہے۔

حضرت شمس الدین حبیب اللہ مرزا جان جاناں بن مرزا جان بن عبد السبحان المعروف مرزا مظہر جان جاناں دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

(المتوفیٰ 1195ھ)

از کثرت نوافل انکسار و شکست دلی واز کثرت تلاوت نور و صفا بہم میرسد۔ (مقامات مظہریہ ص 54)

حضرت مرزا جان جاناں مظہر شہید نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ کثرت نماز سے انکساری اور نرمیٔ دل اور کثرت تلاوت سے نور وصفائی پہنچتی ہے۔

حضرت خواجہ محمد زبیر بن شیخ ابو العلی مجددی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ

(المتوفیٰ 1152ھ)

روزے در عرس حاضر شده بودم که مشاہده نمودم حضرت قبلہ عالم را وایشاں بمن ارشاد فرمودند که کثرت عبادت بکنید که دریں راه تعبدی باید. تا در از تصرفی بکشاید۔

(درالمعارف ص 60)

حضرت شاہ غلام علی مجددی دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ اس فقیر کے پیروں میں جب تک چلنے کی طاقت اور جسم میں توانائی رہی تو حضرت خواجہ محمد زبیر رحمۃ اللہ علیہ کے عرس کی محفل میں پیدل سفر کر کے حاضر ہوتا تھا۔

ایک روز جب میں عرس شریف میں حاضر تھا تو حضرت قبلہ عالم خواجہ محمد زبیر رحمۃ اللہ علیہ نے مجھ سے ارشاد فرمایا کہ عبادت کی کثرت کرو کیونکہ یہ راہ عبادت ہے اور اس سے تصرف واختیار کے دروازے کھلتے ہیں۔

حضرت شاہ عبد اللہ بن عبد اللطیف المعروف شاہ غلام علی دہلوی مجددی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ

(المتوفیٰ 1240ھ)

نماز جامع انواع عبادات است ، تلاوت و تسبیح و درود

و استغفار و دعا را شامل است۔۔در نماز عجب صفائی و حضوری حاصل میشود پیر ما فرمود رضی اللہ عنہ در نماز اگرچہ رویت نیست حالتی کالرویتہ می باشد۔۔ پس ضایع کردن نماز از طریق مسنون ضایع کردن ایمان است۔

(ایضاح الطریقۃ مع فوائد ضروریہ آداب مریدین ص20)

حضرت شاہ غلام علی نقشبندی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ نماز تمام عبادت کی قسموں کو اپنے اندر جمع کرنے والی ہے۔ یعنی تلاوت، تسبیح، درود شریف، استغفار اور دعا کو شامل ہے۔ نماز میں عجیب صفائی اور نزدیکی حاصل ہوتی ہے۔ میرے مرشد حضرت مظہر جان جاناں رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ اگرچہ نماز میں دیدار نہیں لیکن کیفیت دیدار کی سی ہوتی ہے۔ پس نماز کو تباہ برباد کرنا سنت کے طریق سے ایمان کو تباہ وبرباد کرنا۔

حضرت شیخ احمد سعید بن ابو سعید زکی القدر مجددی نقشبندی رحمتہ اللہ علیہ (المتوفیٰ 1277ھ)

نماز است لذت بخش غمگساراں و نماز است راحت دہ بیماراں۔ (اربع انہار ص19)

حضرت شاہ احمد سعید رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ نماز غمگساروں کو لذت بخشنے والی ہے اور نماز بیماروں کو آرام پہنچانے والی ہے۔

فائدہ: وکم از کم یک پارہ قرآن مجید باتدبیر معنی و دوازدہ رکعت تہجد مداومت باید نمود۔

(تحفہ زواریہ در انفاس سعیدیہ ص6، مشائخ نقشبندیہ مجددیہ ص469)

حضرت شیخ احمد سعید مجددی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا کہ طالبان خدا کو چاہیے کہ کم از کم ایک پارہ قرآن شریف باتدبر معنیٰ اور بارہ رکعت نماز تہجد (چھ سلام) پر ہمشگی کریں۔

حضرت خواجہ حاجی محمد عثمان دامانی بن محمد موسیٰ جان بن ملا احمد جان

مجددی نقشبندی

(المتوفیٰ1314ھ)

در صلوۃ تہجد سورتہائے طویل طویل می خواندند ،ہر کہ در تہجد دہ آیت در دو رکعت بخواند اورا ز غافلاں نمے نویسند ، وہر کہ صد آیات در چند رکعت بخواند اورا از عابداں سے نویسند - وہر کہ ہزار آیت بخواند اورا از رازدارن عمدہ سے نویسند۔

(مجموعہ فوائد عثمانیہ ص65)

حضرت خواجہ محمد عثمان دامانی نقشبندی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ تہجد نماز میں لمبی لمبی سورتیں پڑھنا چاہیے۔جو شخص تہجد کی دو رکعت میں دس آیات پڑھے گا تو اسے غافلوں میں نہیں لکھیں گے اور جو شخص تہجد کی چند رکعت میں سو آیات پڑھے گا تو اسے عابدون میں لکھیں گے۔جو شخص ہزار آیات پڑھے گا تو اسے عمدہ رازداروں میں سے لکھیں گے۔

حضرت خواجہ محمد سراج الدین بن محمد عثمان دامانی

مجددی نقشبندی رحمتہ اللہ علیہ

(المتوفیٰ1333ھ)

حضرت خواجہ سراج الدین رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ فقرا کو چاہیے کہ شب روز اپنے ذکر اور پنجگانہ نمازوں پر سختی سے پابند رہیں اور شریعت مصطفوی علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ السلام پر استقامت سے کام لیں۔ نماز اشراق اور اوابین اور ایک تسبیح استغفار فجر کی آذان سے پہلے اور ایک تسبیح عصر کے حلقے کہ بعد ضرور پڑھ لیا کریں۔

(تحفہ زاھدیہ حصہ دوم ص198)

حضرت خواجہ خواجگان قبلہ شیخ غلام صدیق بن قیصر خان بن علی حان غفاری مجددی نقشبندی مسکین پوری قدس سرہ

(المتوفیٰ 1425ھ)

حضرت خواجہ قبلہ غلام صدیق غفاری قدس سرہ فرمایا کرتے تھے کہ رات کے پچھلے حصہ میں تہجد اور مزید نوافل ادا کرنا، قرآن مجید کی تلاوت اور مراقبہ کرنے سے نور معرفت کی دولت نصیب ہوتی ہے۔

فصل پنجاہم

نماز کے متعلق ترہیب و اقوال بزرگان دین

حضرت ابو عمران ابراہیم بن یزید بن قیس نخعی کوفی رحمتہ اللہ علیہ

(المتوفیٰ 95ھ)

وقال: اذا رایت الرجل یتھاون باالتکبیرۃ الاولیٰ فاغسل یدیک من فلاحہ۔

حضرت ابراہیم نخعی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جسے تکبیر اولیٰ میں سستی کرتے ہوئے دیکھو تو اس کے فلاح سے ہاتھ دھو بیٹھو۔

(البدایۃ والنہایۃ ص326)

حضرت ابو عبد اللہ وہب بن منبہ بن کامل یمانی صنعانی ذماری رضی اللہ عنہ

(المتوفیٰ 110،113،114ھ)

وکان یقول من تعبد ازداد قوۃ و من کسل ازداد فترہ۔

(الطبقات الکبریٰ۔ شعرانی ص61)

حضرت وہب بن منبہ رحمتہ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ جس شخص نے عبادت کی اس کی قوت بڑھی اور جس نے کاہلی کی اس کی سستی بڑھی۔

حضرت ابو سلیمان عبد الرحمٰن بن احمد (عطیہ) عنسی دارانی رحمۃ اللہ علیہ
(المتوفیٰ 215،205ھ)

احمد بن ابی الحواری گوید که ابو سلیمان را گفتم که در خلوت نماز گذاردم از آں لذت یافتم پرسید که سبب لذت توچه بود گفتم آں که مرا ہیچ کس ندید گفت انك لضعیف حیث خطر بقلبك ذکر الخلق۔

(نفحات الانس ص36)

حضرت احمد بن ابی حواری رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے پیر حضرت ابو سلیمان دارانی رحمۃ اللہ علیہ سے کہا کہ میں نے خلوت میں نماز پڑھی تو اس سے مجھے مزہ آیا آپ نے پوچھا کہ لذت کا سبب کیا تھا میں نے کہا یہ تھا کہ مجھ کو کسی نے نہ دیکھا تھا آپ نے فرمایا بیشک تو معرفت میں ضعیف ہے کیونکہ تیرے دل میں مخلوق کا خطرہ گذرا ہے۔

حضرت ابو عبد الرحمٰن حاتم اصم بن عنوان بن یوسف بلخی رحمۃ اللہ علیہ
(المتوفیٰ 237ھ)

وقال حاتم الاصم فاتتنی الصلاۃ فی الجماعۃ فعزانی ابو اسحاق البخاری وحدہ ، و نومات لی ولد لعزانی اکثر من عشرۃ آلاف لان مصیبۃ الدین اھون عند الناس من مصیبۃ الدنیا۔

(احیاء العلوم الدین ج1 ص197)

حضرت حاتم اصم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میری نماز باجماعت فوت ہوگئی تو صرف حضرت ابو اسحاق رحمۃ اللہ علیہ نے مجھ سے تعزیت کی اور اگر میرا لڑکا مر جاتا تو دس ہزار سے زیادہ آدمی مجھ سے تعزیت کرتے۔ کیونکہ لوگوں کے نزدیک دین کی مصیبت دنیا کی مصیبت کے مقابلے میں آسان ہے۔




فائدہ: و روی ان السلف کانو یعزون انفسھم ثلاثۃ ایام اذا فاتتھم التکبیرۃ الاولی و یعزون سبعا اذا فاتتھم الجماعۃ۔

(احیاء العلوم الدین ج1 ص 197)

روایات میں ہے کہ اکابر سلف کی اگر تکبیر فوت ہو جاتی تو وہ لوگ اپنے نفسوں پر تین روز سختی کرتے جب جماعت فوت ہو جاتی تو سات روز تک سختی کرتے تھے۔

حضرت محمود الوراق بن حسن رحمۃ اللہ علیہ

لمحمود الوراق۔

لو کان حبك صادق لا طعته ، ان المحب لمن یحب مطیع

(نفحات الانس ص 34)

حضرت محمود وراق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر تیری محبت سچی ہوتی تو اس کی اطاعت کرتا کیونکہ بیشک دوست اپنے دوست کا فرمانبردار ہوا کرتا ہے۔

حضرت محمد ابن ابی الورد رحمۃ اللہ علیہ

ہلاک مردم دردو چیز است : اشتغال به نافله و تضییع فریضه و عمل کردن به جوارح بی موافقت دل۔ (نفحات الانس ص 129)

حضرت محمد ابن ابی ورد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ لوگوں کی ہلاکت دو چیزوں میں ہے، نفلوں میں مشغول رہنا اور فرضوں کو چھوڑ دینا اور دل کی توجہ کے بغیر اعضاء سے عمل کرنا۔

حضرت ابو العباس نہاوندی رحمۃ اللہ علیہ

ابو العباس نہاوندی روزے پس از نماز بامداد صوفیاں را ہمه خفته دید ۔ گفت : ہمه بخسپید که او بکوشد یعنی امر او و صحبت او و دستی با او۔

(طبقات الصوفیہ ۔ ہروی ص 391، نفحات الانس ص 187)




حضرت ابو العباس نہاوندی رحمتہ اللہ علیہ نے ایک دن صبح کی نماز کے لئے صوفیوں کو سوتا ہوا دیکھا تو کہا سب سو رہے ہیں اس کے حکم اور اس کی صحبت اور اس سے دوستی (عبادت) میں کون کوشش کرے گا۔

حضرت خواجہ حسن افغان رحمتہ اللہ علیہ

(المتوفیٰ 689ھ)

وقتی وے در کوئی می گشت در مسجدی رسید موذن تکبیر گفت امام پیش رفت خلقی بجماعت پیوست خواجہ حسن نیز در آمد و اقتدا کرد چوں نماز تمام شد و خلق باز گشت وی نزدیک امام رفت و گفت ای خواجہ تو در نماز شروع کردی و من بتوپیوستم تو از ینجا بدہلی رفتی و بردہا خریدی و باز گشتی و ایں بردہ بہ تبیان بردی و انجا بملتان آمدی من دنبال تو سر گشتہ شدہ می گشتہ شدہ می گشتم آخر اینچہ نماز ست۔

(اخبار لاخیار ص 72۔ فوائد الفواد ص 10)

حضرت خواجہ حسن افغان رحمتہ اللہ علیہ ایک دفعہ ایک گلی میں سے گشت کرتے ہوئے ایک مسجد میں تشریف لے گئے۔ مؤذن نے تکبیر کہی امام صاحب آگے بڑھے اور مقتدی پیچھے کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے اور حضرت خواجہ حسن افغان رحمتہ اللہ علیہ بھی نماز میں شریک ہو گئے۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد جب مقتدی چلے گئے تو خواجہ رحمتہ اللہ علیہ امام صاحب کے پاس تشریف لے گئے اور ان سے کہا امام صاحب تو نے جب نماز شروع کی تو میں بھی آپ کے ساتھ تھا تو نماز ہی میں دہلی چلا گیا اور وہاں سے غلام خریدہ اور ان کو ساتھ لے آئے اور یہ غلام (خراسان) تبیان لے گئے اور وہاں سے ملتان آئے میں بھی آپ کے ساتھ ساتھ پریشان و حیران پھرتا رہا۔ آپ فرمائیں کہ آخر یہ کیسی نماز ہے؟

حضرت شاہ عبد العزیز بن شاہ ولی اللہ بن عبد الرحیم عمری دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

(المتوفیٰ 1239ھ)

نباید کہ شخص ترک تہجد نماید۔

(بستان المحدثین ص 149)

حضرت شاہ عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ انسان کو مناسب نہیں کہ تہجد کو ترک کرے۔

حضرت شاہ عبد اللہ بن عبد اللطیف المعروف شاہ غلام علی دہلوی مجددی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ

(المتوفیٰ 1240ھ)

شخصے در خواندن یک نماز اجر دہ نماز می یابد و مردی اجر نہ نماز و مردی اجر ہشت نماز بہمیں نہج کسی اجر یک نماز می یابد و کسی می خواند و ہیچ اجر نمی یابد پس معلوم شد کہ کسے کہ بارعایت سنن و آداب و تدبر و خشوع و خضوع و اطمینان صلو ۃ ادا می کند اجر زیادہ تر می یابد و ہر کہ ازیں کمتر نماید اجر کمتر می یابد۔

(در المعارف ص 64)

حضرت شاہ غلام علی مظہری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ کسی شخص کو ایک نماز پڑھنے پر دس نمازوں کا ثواب ملتا ہے، کسی کو نو نمازوں کا، کسی کو آٹھ کا اور اسی طرح کسی کو صرف ایک نماز کا ثواب ملتا ہے جبکہ کسی کو مطلقا ثواب نہیں ملتا۔ پس معلوم ہوا کہ جو سنن و آداب کی رعایت کرتا اور خشوع و خضوع کے ساتھ اطمینان سے نماز ادا کرتا ہے وہ زیادہ ثواب حاصل کرتا ہے اور جو ان امور کو کم خیال کرتا ہے وہ ثواب بھی کم پاتا ہے۔

ایک کنیز

روزی خواجہ کنیز کی خرید چوں شب شد گفت اے کنیز کہ جامہ خواب من راست کن تا بخسپم گفت یا مولائی الك مولی قال نعم قالت ایرقد مولاك ام لا قال لا قالت الا تستحیی ان ترقد و مولاك یقضان۔

(اخبار الاخیار ص 105)

ایک روز شیخ حمید الدین ناگوری رحمتہ اللہ علیہ نے ایک لونڈی خریدی جب رات ہوئی تو آپ نے اسے فرمایا کہ ہمارا بستر درست کردو تاکہ ہم سو جائیں۔ لونڈی نے کہا: اے میرے آقا! کیا آپ کا بھی کوئی مولیٰ اور آقا ہے؟ شیخ نے جواب دیا ہاں۔ لونڈی نے پھر عرض کیا کیا آپ کا مولیٰ سوتا ہے؟ شیخ نے جواب دیا نہیں، تو لونڈی نے کہا پھر آپ کو غیرت نہیں آتی کہ آپ سو رہے ہیں اور آپ کا آقا بیدار ہے۔

حضرت محمد فضل علی شاہ بن مراد علی شاہ بن موج علی شاہ ہاشمی قریشی سراجی مجددی نقشبندی المعروف پیر قریشی رحمتہ اللہ علیہ

(مرشد حضور پیر مٹھار حمتہ اللہ علیہ)

(المتوفیٰ 1354ھ)

حضرت مرشدنا و مربینا خواجہ محمد عبد الغفار فضلی نقشبندی رحمتہ اللہ علیہ ملفوظات فضلیہ صفحہ پینتیس پر لکھتے ہیں کہ مرشدی و مربی حضرت فضل علی قریشی نقشبندی فرماتے ہیں کہ آج کے دیہاتی ملا اتنی تیزی سے اور مختصر نماز پڑھتے ہیں کہ قومہ اور جلسہ تو خود ماند (رہا) لیکن قیام اور قعدہ، رکوع اور سجود کا پتہ بھی نہیں چل سکتا۔ بوڑھی آدمی تو ان کے پیچھے پڑھ ہی نہیں سکتے۔ حالانکہ خوش لہجہ سے سادہ اور صحیح پڑھنے والا افضل ہے اور سچ یہ کہ آج کل کے علما کریما اور پندنامہ پر بھی عمل کرتے۔

(ملفوظات فضلیہ ص 35)

حضرت خواجہ خواجگان قبلہ شیخ غلام صدیق بن قیصر خان بن علی حان غفاری
مجددی نقشبندی مسکین پوری قدس سرہ
(المتوفیٰ1425ھ)

مرشدی و مربی خواجہ مسکین پوری قدس سرہ فرمایا کرتے تھے کہ بے نمازی بے نور اور نابینہ ہوتا ہے۔

(فائدہ) مرشدی و مربی خواجہ مسکین پوری قدس سرہ کی زندگی مبارک کے جواہرات فقیر راقم الحروف کی کتاب "التحفة الحضورية فی مناقب الصوفياء النقشبندية" میں ملاحظہ فرماسکیں گے۔

خطبہ اول جمعۃ المبارک

اعوذ باللہ من شیطان الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی آلِہِ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاہِرِیْنَ وَاَصْحَابِہِ الْھَادِیْنَ الْمَھْدِیِّیْنَ۔

اَمَّا بَعْدُ: فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ، بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوا اذْکُرُوا اللّٰہَ ذِکْرًا کَثِیْرًا ۔(۱) فَاِذَا قُضِیَتِ الصَّلٰوۃُ فَانْتَشِرُوْا فِی الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰہِ وَاذْکُرُوا اللّٰہَ کَثِیْرًا لَّعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ ۔(۲) فَاذْکُرُوْنِیْٓ اَذْکُرْکُمْ وَاشْکُرُوْا لِیْ وَلَا تَکْفُرُوْنِ ۔ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوا اسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوۃِ ؕ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ ۔(۳) وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَثَلُ الَّذِیْ یَذْکُرُ رَبَّہٗ وَالَّذِیْ لَا یَذْکُرُ مَثَلُ الْحَیِّ وَالْمَیِّتِ۔ (۴) وَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِذَا مَرَرْتُمْ بِرِیَاضِ الْجَنَّۃِ فَارْتَعُوْ قَالُوْا وَمَا رِیَاضُ الْجَنَّۃِ قَالَ حَلَقُ الذِّکْرِ (۵) وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰٓی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ وَّالِدِہٖ وَوَلَدِہٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ (۶) بَارَکَ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُمْ بِالْقُرْآنِ الْعَظِیْمِ وَنَفَعَنَا وَاِیَّاکُمْ بِالْآیَاتِ وَالذِّکْرِ الْحَکِیْمِ اِنَّہٗ تَعَالٰی جَوَادٌ قَدِیْمٌ مَلِکٌ بَرٌّ رَؤُوْفٌ رَّحِیْمٌ۔

---

1 (سورۃ الاحزاب آیت 41) 2 (سورۃ الجمعۃ آیت 10) 3.(سورۃ البقرۃ آیت 153) 4. (عن ابی موسیٰ۔ مشکوۃ باب ذکر اللہ عزوجل۔ متفق علیہ) 5. (عن انس۔ مشکوۃ باب ذکر اللہ عزوجل۔ الترمذی) 6. (عن انس۔ مشکوۃ کتاب الایمان۔ متفق علیہ)

خطبہ ثانیہ جمعۃ المبارک

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ہَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ (۱) یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ حَقَّ تُقَاتِہٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ۔(۲) یٰاَیُّھَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّکُمُ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَۃٍ وَّخَلَقَ مِنْھَا زَوْجَھَا وَبَثَّ مِنْھُمَا رِجَالًا کَثِیْرًا وَّنِسَآءً وَّاتَّقُوا اللّٰہَ الَّذِیْ تَسَآءَلُوْنَ بِہٖ وَالْاَرْحَامَ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلَیْکُمْ رَقِیْبًا ۔(۳) یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًا ۔(۴) وَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی فِیْ مَقَامٍ اٰخَرَ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا (۵) اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی حَبِیْبِکَ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ وَعَلَی الْخَلِیْفَۃِ الْاَوَّلِ الَّذِیْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ فِیْ مَنَاقِبِہٖ رَحِمَ اللّٰہُ اَبَا بَکْرٍ زَوَّجَنِی ابْنَتَہٗ وَحَمَلَنِیْ اِلٰی دَارِ الْھِجْرَۃِ وَصَحِبَنِیْ فِی الْغَارِ وَاَعْتَقَ بِلَالًا مِنْ مَّالِہٖ ۔ وَعَلَی الْخَلِیْفَۃِ الثَّانِی الَّذِیْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ فِیْ مَنَاقِبِہٖ رَحِمَ اللّٰہُ عُمَرَ یَقُوْلُ الْحَقَّ وَاِنْ کَانَ مُرًّا تَرَکَہُ الْحَقُّ وَمَالَہٗ مِنْ صَدِیْقٍ ۔ وَعَلَی الْخَلِیْفَۃِ الثَّالِثِ الَّذِیْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ فِیْ مَنَاقِبِہٖ رَحِمَ اللّٰہُ عُثْمَانَ یَسْتَحْیِیْ مِنْہُ الْمَلٰٓئِکَۃُ ۔ وَعَلَی الْخَلِیْفَۃِ الرَّابِعِ الَّذِیْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ فِیْ مَنَاقِبِہٖ رَحِمَ اللّٰہُ عَلِیًّا اَللّٰھُمَّ اَدِرِ الْحَقَّ مَعَہٗ حَیْثُ دَارَ ۔(۶) وَعَلٰی عَمَّیْہِ السَّعِیْدَیْنِ الشَّرِیْفَیْنِ الْکَرِیْمَیْنِ حَمْزَۃَ وَعَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا ۔ وَعَلٰی سَیِّدَیْ شَبَابِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ الْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا (۷) وَعَلٰی سَیِّدَۃِ نِسَاءِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ الْبَتُوْلِ الزَّھْرَآءِ وَعَلٰی جَمِیْعِ اَخَوَاتِھَا

---

1 (عن عبداللہ بن مسعود ۔ سنن النسائی باب کیف الخطبۃ) 2 (سورۃ ال عمران آیت 102)
3 (سورۃ النساء آیت 1) 4 (سورۃ الاحزاب آیت 70) 5 (سورۃ الاحزاب آیت 56) 6 (جامع ترمذی جلد دوم مناقب علی بن ابی طالب ۔ مشکوۃ) 7 (جامع الترمذی جلد دوم مناقب ابی محمد الحسن)

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُنَّ (۱) وَعَلَی السِّتَّۃِ الْبَقِیَّۃِ وَعَلَی الصَّحَابَۃِ کُلِّھِمْ رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْنَ

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلَنَا وَ لِوَالِدِیْنَا وَلِاَسَاتِذِنَا وَ لِاَخْوَانِنَا وَلِاَخَوَاتِنَا وَلِاَزْوَاجِنَا وَ لِذُرِّیَّتِنَا وَ لِاَقْرِبَآئِنَا وَلِمَنْ لَہٗ حَقٌّ عَلَیْنَا وَلِجَمِیْعِ الْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَلِجَمِیْعِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ الْاَحْیَآءِ مِنْھُمْ وَالْاَمْوَاتِ۔ اَللّٰھُمَّ اَیِّدِ الْاِسْلَامَ وَالْمُسْلِمِیْنَ اَللّٰھُمَّ انْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ ۔ اَللّٰھُمَّ ثَبِّتْ قُلُوْبَنَا عَلٰی دِیْنِکَ ۔ اَلتَّآئِبُوْنَ الْعٰبِدُوْنَ الْحٰمِدُوْنَ السَّآئِحُوْنَ الرّٰکِعُوْنَ السّٰجِدُوْنَ الْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّاھُوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ وَالْحٰفِظُوْنَ لِحُدُوْدِ اللّٰہِ ؕ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ (۲) وَلَذِکْرُ اللّٰہِ تَعَالٰی اَعْلٰی وَاَوْلٰی وَاَعَزُّ وَاَجَلُّ وَاَتَمُّ وَاَھَمُّ وَاَکْبَرُ وَاللّٰہُ یَعْلَمُ مَا تَصْنَعُوْنَ ۝

جمعۃ المبارک کے چند ضروری فقہی مسائل

مسئلہ: جمعہ میں امام اور ہو اور خطیب دوسرا ہو تو جائز ہے۔ بلا عذر خلاف اولیٰ اور عذر سے خلاف اولیٰ بھی نہ ہو گا

مسئلہ: خطبہ جمع نماز سے پہلے ہو پس اگر جمعہ نماز کے بعد خطبہ پڑھا تو جائز نہیں ہے۔

مسئلہ: خطبہ ذکر الٰہی کا نام ہے اگرچہ الحمد للہ یا سبحان اللہ یا لا الہ الا اللہ کہا اسی قدر فرض ادا ہو گیا مگر اتنے پر اکتفا کرنا مخالفت سنت کی وجہ سے مکروہ ہے۔ سنت یہ ہے کہ دو خطبے پڑھے جائیں اور بڑے بڑے نہ ہوں۔ اگر دونوں مل کر طوال مفصل سے بڑھ جائیں تو مکروہ ہے۔ خصوصا جاڑوں میں۔

مسئلہ: خطبہ کا کسی کتاب وغیرہ سے دیکھ کر پڑھنا جائز ہے

خطبہ میں یہ چیزیں سنت ہیں:

1 (جامع الترمذی جلد دوم مناقب ابی محمد الحسن) 2 (سورۃ التوبہ آیت 112)

(1) خطبہ کھڑے ہو کر پڑھنا۔ عذر کی حالت میں بیٹھ کر خطبہ پڑھنا بلا کراہت جائز ہے اور بلا عذر کراہت کے ساتھ جائز ہے۔ خطبہ سے پہلے خطیب کا بیٹھنا

(2) خطیب کا منبر پر ہونا اور منبر کا محراب کا بائیں جانب ہونا

(3) اگر منبر نہ ہو تو عصا (لاٹھی) ہاتھ میں لینا، اور منبر ہو تو عصا ہاتھ میں لینا سنت غیر مؤکدہ ہے

(4) خطیب کا حاضرین کی طرف منہ اور قبلہ کی طرف پیٹھ کرنا اور حاضرین کا قبلہ رو ہو کر بیٹھنا

(5) خطبہ سے پہلے اعوذ باللہ اور بسم اللہ آہستہ پڑھنا

(6) بلند آواز سے خطبہ پڑھنا تاکہ لوگ سنیں

(7) الحمد للہ سے شروع کرنا

(8) اللہ عزوجل کی حمد و ثنا کرنا

(9) اللہ عزوجل کی وحدانیت اور رسول اللہ ﷺ کی رسالت کی شہادت دینا

(10) حضور اکرم ﷺ پر درود بھیجنا

(11) کم سے کم ایک آیت کی تلاوت کرنا یہ دونوں خطبوں کے لئے الگ الگ سنت ہے۔

(12) پہلے خطبے میں وعظ و نصیحت کرنا

(13) دوسرے میں حمد و ثنا و شہادت کا اعادہ کرنا اور مسلمانون کے لئے دعا کرنا

(14) دونوں کے درمیاں بقدر تین آیت پڑھنے جتنا بیٹھنا

(15) حاضرین کا متوجہ با امام ہونا، یعنی آپ میں بات چیت کرنا، سلام کا جواب دینا یا کوئی آدمی کوئی بات پوچھے تو اس کا جواب دینا یا کوئی بول رہا ہے تو اس کو کہنا کہ چپ ہو جا یہ سب شرعاً ناجائز ہے

مسئلہ: مستحب یہ ہے کہ دوسرے خطبے میں آواز بہ نسبت پہلے کے پست ہو اور دوسرے خطبے میں نبی ﷺ کے آل واصحاب وازواج مطہرات خصوصا خلفاء راشدین و عمین کریمین حضرت حمزہ وعباس رضی اللہ عنہم اجمعین کا ذکر اور دعا ہو۔

مسئلہ: مستحب و بہتر ہے کہ دوسرا خطبہ الفاظ مسنونہ الحمد لله نحمده و نستعينه الخ سے شروع کریں

مسئلہ: مرد کا امام کے قریب ہونا افضل ہے مگر یہ جائز نہیں کہ امام سے قریب ہونے کے لئے لوگوں کی گردنیں پھلانگے

مسئلہ: خطبہ عربی میں پڑھنا اولیٰ ہے

مسئلہ: خطبے کے دوراں خاموش ہو کر خطبہ کو سننا فرض ہے اگر کسی کو بری بات کرتے دیکھیں تو ہاتھ یا سر کے اشارے سے منع کر سکتے ہیں زبان سے ناجائز ہے

مسئلہ: جب خطیب حضور اکرم ﷺ کا نام مبارک لے یا آیت ان اللہ وملائکتہ آخر تک پڑھ لے تو سننے والے لوگ آہستہ دل میں درود شریف پڑھیں آواز سے پڑھنا منع ہے۔

مسئلہ: سنت یہ کہ پہلے خطبہ کے سنتے وقت سننے والا شخص اپنے ہاتھ ناف کے نیچے باندھے رکھے اور دوسرے خطبے کے شروع ہوتے وقت ہاتھ ناف سے کھول کر رانوں پر رکھ لے۔

(ناچیز راقم الحروف نے یہ مذکور بالا تمام فقہی مسائل در مختار، عالمگیر، بہار شریعت، امداد الفتاویٰ، زبدۃ الفقہ سے نقل کئے ہیں)

سلسلہ شریف

حضرات خواجہ خواجگانیہ نقشبندیہ مجددیہ غفاریہ صدیقیہ نوراللہ مراقدھم

1. دادگر اے داورا اپنی رضا کے واسطے — والیء کونین خاتم الانبیاء کے واسطے
2. بوبکر صدیق اکبر حضرت سلمان پاک — قاسم و جعفر مکرم مقتدیٰ کے واسطے
3. شیخ اکبر بایزید و بوالحسن کے واسطے — ابوالقاسم بو علی کہف الوریٰ کے واسطے
4. حضرت بو یوسف عالی ماہ تابندہ منیر — پیر عبدالخالق شمس الضحیٰ کے واسطے
5. شہ محمد عارف و محمود انجیر امیر — پیر عزیزان علی قمر اللقا کے واسطے
6. خواجۂ بابا سماسی شہ کلال باکمال — شہ بہاؤ الدین پیر پارسا کے واسطے
7. پیر علاؤالدین ہم یعقوب چرخی دستگیر — پیر عبید اللہ عابد بے ریا کے واسطے
8. حضرت خواجہ محمد زاہد واصل بحق — خواجہ درویش محمد اولیاء کے واسطے
9. خواجہ امکنگی محمد باقی باللہ رازداں — شہ مجدد الف ثانی بادشاہ کے واسطے
10. خواجۂ معصوم سیف الدین قیوم زمان — شہ محمد محسن مرد خدا کے واسطے
11. سید نور محمد جان جاناں پیر حق — حضرت شاہ غلام علی علا کے واسطے
12. بو سعید احمدی احمد سعید صاف دل — حاجی دوست محمد مرتضیٰ کے واسطے
13. حضرت عثمان عارف اور محمد لعل شاہ — شہ سراج الدین تارک ماسوا کے واسطے
14. غوث الاعظم پیر پیراں خواجہ قیوم زماں — حضرت فضل علی شمس الہدیٰ کے واسطے
15. چودھویں سن کا مجدد حضرت عبدالغفار — خواجہ رحمت پوری غوث الوریٰ کے واسطے
16. قطب ارشاد و منور کامل و روشن ضمیر — مظہر نور خدا پیر مٹھا کے واسطے
17. شاہ شاہاں پیر کامل واقف اسرار حق — حضرت غلام صدیق با خدا کے واسطے
18. ظاہری ہم باطنی تعلیم دہ محبوب من — مرشد مسکین پوری حق نما کے واسطے
19. خاص کر بندوں سے اپنے اے پیارے پاک حق — اس سگ ناچیز کو اپنی رضا کے واسطے
20. موت کا دن عید کا ہو بے توسط جاں بحق — ان تمامی اولیاءو اصفیا کے واسطے
21. ہے عرض اس ملتجی کی یا خدایا روز شب — دے دین و دنیا کی عافیت اس بینوا کے واسطے

مرشدی و مربی حضرت شیخ غلام صدیق غفاری فضلی نقشبندی رحمتہ اللہ علیہ کے قدم مبارک پر تمام فقرا نے بوسہ دیا

مرشدی و مربی خواجہ مسکین پوری رحمتہ اللہ علیہ شفقت والفت سے ناچیز راقم الحروف کو صغر سنی سے اکثر اوقات اپنی مصاحبت میں رکھتے تھے۔ حتیٰ کہ اپنی تبلیغی سفروں کے دوراں بھی جو اکثر ریل گاڑیوں میں فرماتے تھے۔ ایک مرتبہ مرشدی و مربی خواجہ مسکین پوری رحمتہ اللہ علیہ اور فقیر راقم الحروف بمع فقرا کے ریل گاڑی میں فقیر جمال الدین جت کی دعوت پر روانہ ہوئے۔ جب آپ قدس سرہ سفر کرتے ہوئے بلوچستان ڈیرہ مراد جمالی پہنچے تو وہاں فقرا جو استقدام اور استقبال کے لئے آئے ہوئے تھے۔ بڑے جوش و جذبہ اور بلند آواز سے ذکر الاہی اللہ، اللہ، اللہ، کرتے ہوئے مرشدی و مربی خواجہ مسکین پوری رحمتہ اللہ علیہ سے مصافحہ اور چند محب فقرا قدم بوسی کرتے رہے۔ فقیر صاحب دعوتی اپنی غریبی اور مرشد کریم کی بے نفسی اور کمال تواضع کا علم رکھتے ہوئے بے تکلف ہو کر اسٹیشن سے اپنے گھر تک سفر طئے کرانے کے لئے سواری (تقریبا سفر 4 کلو میٹر ہے) گدھا گاڑی لے کر آیا تھا۔ اس گدھا گاڑی پر مرشدی و مربی خواجہ مسکین پوری رحمتہ اللہ علیہ، ناچیز راقم الحروف، اور بحکم مرشدی و مربی خواجہ مسکین پوری رحمتہ اللہ علیہ فقیر دعوتی بھی سوار ہو کر فقیر کے مسکن کی طرف روانہ ہوئے۔ باقی فقرا ساتھ ہی پیچھے سے اللہ اللہ اللہ کرتے ہوئے آرہے تھے۔ راستہ کھابڑ ہونے کے باعث کبھی راستہ میں صاحب دعوتی گدھا گاڑی سے اترتے اور پھر سوار ہو جاتے تھے۔ وہ اس لئے تاکہ مرشدی و مربی خواجہ مسکین پوری رحمتہ اللہ علیہ کو کوئی تکلیف نا پہنچے۔ اور جب مرشدی و مربی خواجہ مسکین پوری رحمتہ اللہ علیہ کو سامنے سے کوئی کھائی، گڑھا نظر آجاتا تو آپ قدس

سرہ فقیر راقم الحروف کے گر پڑنے کے خوف سے فقیر راقم الحروف کو اپنی طرف کھینچ کر اپنے شانے کے نیچے یعنی بغل میں جگہ دیتے اور پیار و بوسے بخشتے رہے۔ آپ قدس سرہ جو فقیر راقم الحروف سے پیار محبت کر رہے تھے تو فقیر جمال الدین جت صاحب بھی اس شفقت و مہربانی کو دیکھ رہے تھے اور دیکھتے دیکھتے حتیٰ کہ فقیر سے رہ نہ سکا بے قابو ہو کر جذبہ کی حالت میں کہنا شروع کیا کہ یا حضرت! یہ آپکا نورانی پیارا سا چھوٹا سا بچہ ولی اللہ ہے اور ایک دن کامل و مکمل ولی اللہ بن کر رہے گا۔ آپ قدس سرہ فقیر جت صاحب کی بصیرت کی بات سن کر خوش ہوتے ہوئے فرمانے لگے کہ فقیر صاحب! یہ میرا چھوٹا سا بچہ ایک دن انشاء اللہ ضرور کامل و مکمل ولی اللہ بنے گا۔

فائدہ: فقیر راقم الحروف کی کتاب "بوسہ۔ حصہ سوم" میں تفصیل ملاحظہ فرما سکیں گے۔

درگاہ مسکین پور شریف کے فقراء کی خصوصیات

1. فقراء سنی، حنفی، اہل سنت والجماعت، نقشبندیہ، مجددیہ، غفاریہ اور صدیقیہ ہیں۔
2. فقراء نماز باجماعت، روزہ اور زکواۃ کے پابند ہیں۔ 3. فقراء عمامہ بر کلاہ سفید، سیاہ یا سبز باندھا رکھتے ہیں 4. فقراء داڑھی مبارک سے مزین ہیں۔ 5. فقراء وضو میں مسواک استعمال کرتے ہیں۔ 6. فقراء صبح نماز کے بعد مراقبہ کرتے ہیں۔
7. فقراء عصر تا مغرب مسجد شریف میں بیٹھتے ہیں۔ 8. فقراء ذکر جہری اور خفی کرتے ہیں۔ 9. فقراء آپس میں رشتیداری کرتے ہیں۔ 10. فقراء کے مکانات میں ڈش انٹینا، کیبل، ٹیلیویژن اور ریڈیو نہیں ہے۔ 11. فقراء کے مکانات میں کتا نہیں ہے یعنی درگاہ شریف میں کتا نہیں ہے۔ 12. فقراء شراب، بھنگ، چرس، سگریٹ، بیڑی، حقہ اور نسوار استعمال نہیں کرتے۔ 13. فقراء باری باری درگاہ شریف کے گرداگرد رات کے وقت پہرہ دیتے ہیں۔ 14. فقراء ایک دوسرے کے مکانات میں نہیں جاتے کیونکہ فقراء کی بیویاں شرعی پردہ کرتی (نقاب پہنتی) ہیں۔
15. فقراء کے درمیان خدانخواستہ بالفرض کوئی جھگڑا واقع ہو تو آپس میں فقراء بیٹھ کر قرآن و سنت کی روشنی میں حل کرتے ہیں۔ 16. فقراء عربی، فارسی، اردو اور سندھی کے ساتھ بقدر ضرورت انگریزی علم بھی سیکھتے ہیں۔ 17. فقراء کے مکانات کی زمین ناچیز راقم الحروف کی ہے، مکان اغنیائنے خود بنائے ہیں اور غرباء کو مرشدی و مربی خواجہ مسکین پوری رحمتہ اللہ علیہ اور ناچیز راقم الحروف نے بنا کر دیئے ہیں۔ 18. فقراء شادیوں میں دہل، شرنا، ساز اور دف نہیں بجاتے۔

(عجب قافلہ ص 16)

ساتواں سالانہ

اجتماع

اصلاحی روحانی

بسلسلہ عید میلاد النبی ﷺ و عرسِ مبارک

غلام صدیق غفاری

(خصوصی خطاب) صوفی باصفا ولی اللہ

حضرت ابن الصدیق

محترم محمد حضور بخش نقشبندی غفاری صدیقی صاحب

دامت برکاتہم العالیہ

سجادہ نشین درگاہ مسکین پور شریف

مورخہ

17	16	15

ربیع الاوّل ۱۴۳۲ھ

بمقام درگاہ مسکین پور شریف

نزد مستوئی شاخ تحصیل میرو خان

ضلع قمبر شہداد کوٹ سندھ

ہر خاص و عام و خصوصاً معتقدین احباب کو بصدِ دل نہایت خلوص و اشتیاق سے اس بابرکت و پرنور اجتماع میں شرکت کی دعوت دی جاتی ہے

نوٹ

ہمیں بہت سے مشائخ عظام و علماء کرام کی زیارت کی دولت نصیب ہوگی خواتین حضرات کے لیے علیحدہ جگہ اور پردے کا مکمل انتظام ہے۔

الداعی الی الخیر

اراکین و خدام درگاہ مسکین پور شریف

معلومات کیلئے رابطہ کریں 0333-7504458

تمام مسلمین اور فقرا حضرات کی خدمت میں نہایت محبت اور

خلوص دل سے

دعوت نامہ

سالانہ ایک روزہ اصلاحی وروحانی اجتماع

بسلسلہ عرس مبارک

حضور پیر مٹھار رحمتہ اللہ علیہ - محترمہ امی جان رحمتہ اللہ علیہا

شعبان المعظم کا پہلا اتوار (بوقت ظہر تا عصر)

خصوصی اصلاحی وروحانی خطاب

پیر طریقت رہبر شریعت ولی ابن ولی قبلہ ابن الصدیق

محمد حضور بخش صدیقی

غفاری مجددی نقشبندی دامت برکاتہم العالیہ

بمقام: خانقاہ احسن پور شریف نزد سری روڈ سپر ہائے وے، 7 نمبر چوکی،

تحصیل بولا خان ضلع جامشورو سندھ

نوٹ: خواتین کے لئے علیحدہ جگہ، پردہ اور لنگر کا مکمل انتظام ہے۔

رابطہ: 03333618935

03333791871 - 03342012060

ناچیز راقم الحروف نے محترمہ پیاری امی جان رحمتہ اللہ علیہا کے چہرہ مبارک کو بوسہ دیا

بتاریخ 4 صفر سنہ 1431 ھ جناب فرید احمد بن اسرار احمد کھہاوڑ صاحب کے غریب خانہ میں ناچیز راقم الحروف کی محترم امی جان رحمتہ اللہ علیہا علاج معالجہ کے لئے بارہ دن قیام پذیر فرمائیں۔ ناچیز راقم الحروف روزانہ صبح کے وقت درگاہ مسکین پور شریف شہداد کوٹ سے محترمہ پیاری امی جان رحمتہ اللہ علیہا کی زیارت کی شرف سے مشرف ہونے کے لئے فقیر صاحب کے ہاں لاڑکانہ آتا جاتا تھا۔ جب بھی ناچیز راقم الحروف محترمہ پیاری امی جان رحمتہ اللہ علیہا کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوتا تھا تو محترمہ پیاری امی جان رحمتہ اللہ علیہا ناچیز راقم الحروف کے ہاتھ کو بوسہ دیتے ہوئے فرماتیں تھیں کہ بیٹے ہمیں آپ کی زیارت کی تڑپ رہتی ہے اور ناچیز راقم الحروف محترمہ پیاری امی جان رحمتہ اللہ علیہا کے چمکتے ہوئے چاند سے چہرہ مبارک پر بوسہ دیتا تھا۔

واضح رہے کہ محترمہ امی جان رحمتہ اللہ علیہا اور ناچیز راقم الحروف کے بوسہ کے متعلق تمام حکایات وواقعات حصہ سوم باب دوم میں دیکھ سکیں گے

مرشدی و مربی خواجہ مسکین پوری قدس سرہ کی تین دعائیں

مرشدی و مربی الحاج غلام صدیق غفاری مجددی نقشبندی قدس سرہ فرمایا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے فقیر کو بچپن ہی سے اپنی ولایت و معرفت کے لئے چن لیا تھا۔ بچپن میں فقیر کو محترم ابا جان بکریاں چرانے کے لیے حکم کرتے تھے اور میں حکم کے مطابق بکریوں کے ریوڑ کو گھر سے لے جا کر جنگل و سرسبز علاقہ میں اللہ تعالیٰ کے حوالہ کر کے خود اکیلے کسی ویرانہ جگہ بعض اوقات کسی قبرستان میں جا کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ قدس میں تواضع اور زار و زار روتے ہوئے بلند آواز سے حضور اکرم ﷺ اور آپ ﷺ کے نائبوں بالخصوص حضرت محبوب سبحانی شیخ عبد القادر جیلانی بغدادی رحمتہ اللہ علیہ کے وسیلہ سے تین دعائیں کرتا تھا۔ اے فقراء الحمد للہ ثم الحمد للہ تینوں دعائیں قبول ہوئیں۔ پہلی دعا یہ تھی کہ یا الٰہی مجھے پیر کامل و مکمل نائب نبی عطا فرما اور الحمد للہ مجھے ایسا رہبر ملا جو ہمہ مطلب حل ہوئے۔ اے فقراء دوسری دعا یہ تھی کہ یا الٰہی مجھے خوبصورت مسجد شریف بلا چندہ بنانے کی توفیق عطا فرما۔ الحمد للہ تین گنبد اور دو مینار والی خوبصورت مسجد شریف بنانے کی توفیق نصیب ہوئی۔ اے فقراء تیسری دعا الحمد للہ قبول ہوئی لیکن اسے مخفی رہنے دو۔

(عجب قافلہ ص9)

فقیر راقم الحروف کی کتاب بوسہ کے متعلق علماء کرام کے چند اقوال پیش کیے جاتے ہیں

- حضرت مولانا مفتی احمد علی حبیبی سعیدی کراچوی صاحب فرماتے ہیں کہ کتاب بوسہ عوام اہلسنت کے لئے باعث اطمینان و تسکین ہے۔
- حضرت مولانا مفتی محمد عبد الحلیم ہزاروی کراچوی صاحب فرماتے ہیں کہ میں نے کتاب بوسہ کو نہایت عمدہ پایا۔
- حضرت مولانا صاحبزادہ ابو الخیر محمد زبیر حیدر آبادی صاحب فرماتے ہیں کہ کتاب بوسہ میں تفصیلی گفتگو اور لاجواب ہے۔
- حضرت مولانا مفتی عبد الرحمٰن ٹھٹھوی صاحب فرماتے ہیں کہ کتاب بوسہ نور نظر اور محقق ہے۔
- حضرت مولانا مفتی عبد الرحیم نوڈیروی صاحب فرماتے ہیں کہ کتاب بوسہ ہر ثبوت اور دلیل حوالہ سے مزین ہے۔
- حضرت مولانا سید عظمت علی شاہ ہمدانی کراچوی صاحب فرماتے ہیں کہ کتاب بوسہ مستند مواد سے پر اور مدلل ہے۔
- حضرت مولانا میاں جمیل احمد گھوٹکوی صاحب فرماتے ہیں کہ کتاب بوسہ مستند و محقق اور حسین ہے۔
- حضرت مولانا جمیل احمد کنڈیاروی صاحب فرماتے ہیں کہ کتاب بوسہ ظاہری، باطنی اور روحانی علمی مواد سے پر ہے۔
- حضرت مولانا فاروق احمد حیدر آبادی صاحب فرماتے ہیں کہ کتاب بوسہ عظیم علمی شاہکار ہے۔
- حضرت مولانا مفتی حبیب الرحمٰن گبول کنڈیاروی صاحب فرماتے ہیں کہ کتاب بوسہ مثالی تحقیق پر مشتمل ہے۔

نوٹ: مذکور بالا تمام تقاریظ کو بالتفصیل کتاب بوسہ حصہ اول و حصہ دوم میں پڑھ سکتے ہیں۔

التحفة الحضورية

دستار مبارک



آداب حضور

شیر و شیر



بوسہ
حصہ سوم حصہ چہارم

مردن و زندہ شدن